جہنم کی ہولناکیوں اور علاماتِ قیامت پر عبرت انگیز کتاب

جہنم کے خطرات

مع

قیامت کب آئیگی؟

شیخ الحدیث حضرت علامہ
مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ

مکتبۃ المدینہ
شہید مسجد کھارادر کراچی
2203311
2314045

Marfat.com

Marfat.com

جہنم کی ہولناکیوں اور علاماتِ قیامت پر عبرت انگیز کتاب

جہنم کے خطرات

مع

قیامت کب آئے گی؟

MFN
207155
DATA ENTERED

مؤلف

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبد المصطفٰے اعظمی علیہ الرحمۃ

ناشر

مکتبۃ المدینہ

شہید مسجد کھارادر کراچی 2314045

داتا دربار مارکیٹ لاہور 7115178

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

۲۹۷۷۶۶
ع 530 ۶
۲۵۲۵۸

نام کتاب ______ جہنم کے خطرات
مع
قیامت کب آئے گی ؟

مؤلف ______ مولانا عبد المصطفےٰ اعظمی علیہ الرحمۃ

صفحات ______ ۲۱۶

ناشر ______ مکتبۃ المدینہ، کراچی

تاریخ اشاعت ______ بدھ ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ
بمطابق ۵ جنوری ۲۰۰۰ء

تعداد ______ تین ہزار

ہدیہ ______

مکتبۃ المدینہ

شہید مسجد کھارادر کراچی 2314045 - 203311

داتا دربار مارکیٹ، لاہور، فون:- 7115178

Marfat.com

سببِ تالیف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمِدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

ہر مسلمان کی روحانی خواہش اور قلبی تمنا یہی ہوتی ہے کہ اس کو آخر میں جنت ملے اور جَہَنَّم کے عذابوں سے بچ جائے اور دینِ اسلام کا یہی فیصلہ ہے کہ جنت میں جانے کا خاص ذریعہ اعمالِ صالحہ اور نیکیاں ہیں اور جَہَنَّم سے بچنے کا خاص ذریعہ بُرے اعمال اور گُناہوں کو چھوڑ دینا اور اُن سے دور رہنا ہے لہٰذا ہر مُسلمان کو یہ جان لینا بے حد ضروری ہے کہ کون کون سے اعمال جنت میں لے جانے والے ہیں ؟ اور کون کون سے اعمال جَہَنَّم میں لے جانے والے ہیں۔

اِس لیے ایک مُدت دراز سے میں اِس ضرورت کو محسوس کرتا رہا کہ دو کتابیں لکھ دوں۔ ایک کتاب میں تو چند اعمالِ جنت کا تذکرہ کردوں اور دوسری کتاب میں اعمالِ جَہَنَّم کا بیان لکھ دوں۔ اور دونوں کتابوں میں ہر عنوان کے تحت چند حدیثیں ذکر کروں تاکہ ہر عنوان انوارِ حدیث کی نُورانیت سے مُنوّر ہو کر ہدایت کا آفتاب وماہتاب بن جائے۔ اور میرا مقصد اِس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ مسلمان مرد وعورت جنت میں لے جانے والے اعمال پر کاربند ہو کر جنت کے حقدار بن جائیں اور جَہَنَّم میں لیجانے والے اعمال سے بچ کر عذابِ نار سے رہائی پاجائیں۔ لیکن افسوس کہ کثرتِ کار و ہجومِ افکار نے مجھے اِتنی مُہلت ہی نہیں دی کہ میں اس ضروری کام کے لیے قلم اُٹھاتا۔ اِس لیے اس کارِ خیر میں برابر تاخیر ہوتی رہی۔ مگر رَمَضان میں اپنی ضعیفی اور علالت کے باعث چونکہ میں کوئی سفر نہ کرسکا اور تقریباً دو ماہ تک مسلسل مکان ہی پر مقیم رہا اِس لیے بحمدہٖ تعالیٰ اِس فُرصت میں دونوں کتابوں کا مسودہ مکمل ہو گیا۔ چنانچہ پہلی کتاب ”بہشت کی کنجیاں“ کے نام سے جس میں اُن 65 اعمال صالحہ کا ذکر ہے جن پر حدیثوں میں جنت کی بشارت آئی ہے اور دوسری کتاب ”جَہَنَّم کے

Marfat.com

خطرات" کے نام سے جس میں اُن 70 گُناہوں کا بیان جن پر جہنم کا خطرہ ہے ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اپنی کوتاہیوں پر معذرت خواہ ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خداوندِ کریم (عزوجل) اِن دونوں کتابوں کو شرفِ قُبولیت سے سرفراز فرمائے۔ اور میری اِس حقیر دینی خدمت کو میرے والدین کے لئے نیز میرے اُساتذہ و تلامذہ واحباب کے لئے ذخیرۂ آخرت وذریعۂ مغفرت بنائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ الطیبین واصحابہ المکرمین وعلینا معھم وھوارحم الراحمین والحمد للہ رب العٰلمین۔

(آمین)

عبدالمصطفیٰ الاعظمی عفی عنہ

دارالعلوم فیض الرسول۔ براؤں شریف

۴ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ

Marfat.com

۲۹/۷۸۶

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ
جہنم کیا ہے؟	8
جہنم کہاں ہے؟	8
جہنم کے طبقات	8
جہنم کی خوفناک شکل	9
جہنم کا داروغہ	9
عذابِ جہنم کی چند صورتیں	9
آگ کا عذاب	9
خونی دریا کا عذاب	10
گلپھڑ چیرنے کا عذاب	11
پتھراؤ کا عذاب	11
مُنہ نوچنے کا عذاب	11
سانپ بچھو کا عذاب	12
حلق میں پھنسنے والے کھانوں کا عذاب	12
گرم پانی اور پیپ کا عذاب	13
جہنم میں لے جانے والے اعمال	14
شرک	14
شرک کیا ہے؟	14
کون کون چیزیں شرک نہیں؟	15
کفر	16
کُفر کیا ہے؟	17
مُسلمان کا قتل	18
زناکاری	20
لواطت	23
چوری	25
شراب	26
جوا	30
سود (بیاج)	31
جادو	33
یتیم کا مال کھانا	33
جہاد سے بھاگ جانا	35
زنا کی تہمت لگانا	35
ماں باپ کی ایذارسانی	36
جھوٹی گواہی	38
غیبت	41
غیبت کیا ہے؟	42
چُغلی	43
چُغلی کسے کہتے ہیں؟	44
امانت میں خیات	44

Marfat.com

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
کم ناپ تول	46	وعدہ خلافی	76
رشوت	48	اجنبی عورتوں کے ساتھ تنہائی	77
مالِ حرام	49	بے پردگی	79
نماز چھوڑ دینا	51	پیشاب سے نہ بچنا	80
جمعہ چھوڑ دینا	54	حیض میں ہمبستری	81
جماعت چھوڑ دینا	56	غُسلِ جنابت نہ کرنا	81
جماعت چھوڑنے کے چند اعذار	58	خودکشی	84
نمازی کے آگے سے گزرنا	59	احتکار (ذخیرہ اندوزی)	85
نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا	60	تصویریں	87
امام سے پہلے سر اُٹھانا	60	کہنا کچھ اور' کرنا کچھ اور	90
زکوٰۃ نہ ادا کرنا	61	گالی گلوچ	91
روزہ چھوڑ دینا	62	جھوٹا خواب بیان کرنا	93
حج چھوڑ دینا	64	داڑھی کٹانا	94
حقوق العباد نہ ادا کرنا	65	مردانی عورتیں' زنانے مرد	95
رشتہ داریوں کو کاٹ دینا	66	ممنوع لباس پہننا	95
پڑوسیوں کے ساتھ بد سلوکی	68	قبروں پر پیشاب پاخانہ کرنا	98
جانوروں کو ستانا	69	کالا خضاب	100
ظلم	72	سونے چاندی کے برتن	102
دُشمنانِ اِسلام سے دوستی	74	ریاکاری	103
بہتان	75	تکبر	106

Marfat.com

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
بخیلی	109	قرآن مجید بھلا دینا	119
حرص وطمع	111	کسی دوسرے کو اپنا باپ بنالینا	120
حسد	112	بیویوں کے درمیان عدل نہ کرنا	122
بغض وکینہ	113	بائیں ہاتھ سے کھانا پینا	123
مکرودھوکا بازی	115	کتا پالنا	124
کسی کا مذاق اڑانا	116	بے ضرورت بھیک مانگنا	126
مسجد میں دنیا کی بات	118	قارئین ومریدین کے لئے ضروری ہدایات	128

اِس کتاب کی مزید اِصلاح و بہتری کے لئے اپنی قیمتی آراء ہمیں اِرسال فرمائیں (جزاک اللہ خیراً)

مکتبۃُ المدینہ

داتا دربار مارکیٹ لاہور Ph:-7115178

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

جَہَنَّم کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) نے کافروں، مُشرِکوں، مُنافقوں اور دوسرے مُجرِموں اور گُناہ گاروں کو عذاب اور سزا دینے کے لیے آخرت میں جو ایک نہایت ہی خوفناک اور بھیانک مَقام تیار کر رکھا ہے اُس کا نام جَہَنَّم ہے اور اُسی کو اُردو میں دوزخ بھی کہتے ہیں۔

جَہنم کہاں ہے؟

ایک قول یہ ہے کہ دوزخ ساتویں زمین کے نیچے ہے (حاشیہ شرح عقائد ص80 بحوالہ شرح مقاصد)

جَہَنَّم کے طبقات

قُرآنِ مجید کی آیت لَھَا سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ ؕ لِکُلِّ بَابٍ مِّنْھُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ (الحجر44)
ترجمۂ کنزالایمان:۔ اُس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کیلئے اِن میں سے ایک حصہ بٹا ہوا ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں مُفسرین کا قول ہے کہ جَہَنَّم کے سات طبقات ہیں جن کے نام یہ ہے

(۱) جَہنم (2) لَظٰی (3) حُطَمَہ (4) سَعِیر (5) سَقَر (6) جحیم (7) ہاویہ۔ پوری آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ شیطان کی پیروی کرنے والے بھی سات حصوں میں مُنقسم ہیں اِن میں سے ہر ایک کے لیے جَہَنَّم کا ایک طبقہ معین ہے۔ (تفسیر صاوی جلد 2 ص 250)

Marfat.com

جہنم کی خوفناک شکل

حدیث شریف میں ہے کہ جہنم جب قیامت کے دن اپنی جگہ لائی جائے گی تو اس کو ستر ہزار لگامیں لگائیں جائیں گی اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچتے ہوں گے۔

جہنم کا داروغہ

جہنم کے داروغہ کا نام مالک (علیہ السلام) ہے یہ ایک فرشتہ ہیں اِن ہی کے زیرِ اہتمام دوزخیوں کو ہر قسم کا عذاب دیا جائے گا۔

عذابِ جہنم کی چند صورتیں

جہنم میں دوزخیوں کو طرح طرح کے خوفناک اور بھیانک عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اُن عذابوں کی قسموں اور اُن کی کیفیتوں کو خداوندِ علامُ الغیوب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جہنم میں دی جانے والی سزاؤں کو دنیا میں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔ عذاب کی چند صورتیں ہیں جن کا حدثیوں میں تذکرہ آیا ہے اُن میں سے بعض یہ ہیں۔

آگ کا عذاب

دوزخیوں کو جہنم کی آگ میں بار بار جلایا جائے گا جب وہ جل بھن کر کوئلہ ہو جائیں گے تو پھر دوبارہ ان کو نئے گوشت اور نئے چمڑے کے ساتھ زندہ کیا جائے گا اور پھر اُن کو آگ میں جلائے جائے گا۔ یہ عذاب بار بار ہوتا رہے گا۔ جہنم کی آگ کی گرمی کا یہ عالم ہے کہ حُضُور ﷺ نے فرمایا کہ فرشتوں نے ایک ہزار برس تک جہنم کی آگ کو بھڑکایا تو وہ سُرخ ہوگئی پھر دوبارہ ایک ہزار برس تک بھڑکائی گئی تو وہ سفید ہوگئی پھر تیسری بار جب ایک ہزار برس تک بھڑکائی گئی تو وہ کالے رنگ کی ہوگئی تو وہ نہایت ہی خوفناک سیاہ رنگ کی ہے۔

Marfat.com

(مشکوٰۃ جلد 2 صفحہ 503 بحوالہ ترمذی)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جہنم کی آگ کی گرمی دُنیا کی آگ کی گرمی سے اُنہتر(۶۹) درجے زیادہ گرم ہے (مشکوٰۃ جلد 2 صفحہ 503 بحوالہ ترمذی)۔

ایک دوسری حدیث میں یہ بھی ہے کہ جہنم میں آگ کا پہاڑ ہے جس کی بلندی ستر برس کا راستہ ہے۔ اُس پہاڑ کا نام صعود ہے دوزخیوں کو اُس کے اُوپر چڑھایا جائے گا۔ تو ستر برس میں وہ اُس کی بلندی پر پہنچیں گے پھر اُن کو اُوپر سے نیچے گرایا جائے گا۔ تو ستر برس میں وہ نیچے پہنچیں گے اِسی طرح ہمیشہ عذاب دیا جاتا رہے گا۔ (مشکوٰۃ جلد 2 صفحہ 563 بحوالہ ترمذی)

یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ دوزخی جہنم کی آگ میں جھلس کر ایسے مسخ ہو جائیں گے کہ اوپر کا ہونٹ سُکڑ کر آدھے سر تک پہنچ جائے گا۔ اور اسی طرح نچلا ہونٹ لٹک کر ناف تک پہنچ جائے گا۔ (ایضاً)

یہ بھی روایت ہے کہ جہنم میں ایک تنور ہے جو اندر سے بہت چوڑا اور اُوپر سے بہت کم چوڑا ہے اُس میں زناکار عورتوں اور مردوں کو ڈال دیا جائے گا تو آگ کے شعلوں میں وہ سب جلتے ہوئے تنور کے منہ تک اُوپر آجائیں گے پھر ایک دم وہ شعلے بجھ جائیں گے تو وہ سب اُوپر سے نیچے تنور کی گہرائی میں گر پڑیں گے (بخاری اول صفحہ 158)

خونیں دریا کا عذاب

کچھ دوزخیوں کو خون کے دریا میں ڈال دیا جائے گا۔ تو وہ تیرتے ہوئے کنارہ کی طرف آئیں گے تو ایک فرشتہ ایک پتھر کی چٹان اُن کے منہ پر اس زور سے مارے گا کہ وہ پھر بیچ دریا میں پلٹ کر چلے جائیں گے۔ بار بار یہی عذاب اُن کو دیا جاتا رہے گا یہ سود خوروں کا گروہ ہوگا۔

(بخاری جلد اول 185)

Marfat.com

گلپھڑے چیرنے کا عذاب

لوگوں کو جہنم میں اِسطرح عذاب دیا جائے گا کہ ایک فرشتہ اُن کو لٹا کر ایک سنسی اُن کے مُنہ میں ڈالے گا اور ایک گلپھڑے کو اِس قدر پھاڑ دے گا کہ اُس کا شگاف اُس کے سر کے پچھلے حصہ تک پہنچ جائے گا پھر اِسی طرح دوسرے گلپھڑے کو پھاڑ دے گا۔ جب تک پہلا گلپھڑا درست ہو جائے گا۔ پھر اس کو پھاڑ دے گا اِسی طرح گلپھڑے درست ہوتے رہیں گے اور وہ فرشتہ اُن کو سنسی کی پکڑ سے چیرتا اور پھاڑتا رہے گا یہ جھوٹ بولنے والوں کا گروہ ہوگا (بخاری ص ۱۸۵)

پتھراؤ کا عذاب

کچھ جہنمیوں کو اِس طرح کا عذاب دیا جائے گا کہ ایک فرشتہ اُن کو لٹا کر اُن کے سروں پر ایک پتھر اس زور سے مارے گا کہ اُن کا سر کچل جائے گا اور وہ پتھر لُڑھک کر کچھ دور چلا جائے گا پھر وہ فرشتہ جب تک اُس پتھر کو اُٹھا کر لائے گا اُس کے سر کا زخم اچھا ہو چکا ہو گا۔ پھر وہ پتھر مارے گا تو اُس کا سر کچل جائے گا اور پتھر پھر لُڑھک کر دور چلا جائے گا پھر فرشتہ پتھر اُٹھا کر لائے گا اور پھر وہ پتھر مار کر اُس کا سر کچل دے گا اِسی طرح لگاتار یہی عذاب ہوتا رہے گا۔ (بخاری جلد اول ص ۱۸۵)

مُنہ نوچنے کا عذاب

یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ شبِ معراج میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو (جہنم میں) تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے تو آپ نے پوچھا کہ اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہے جو آدمیوں کا گوشت کھاتے تھے یعنی لوگوں کی غیبت کرتے تھے اور لوگوں کی

Marfat.com

آبروریزی کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۹ بحوالہ ابو داؤد)

سانپ بچھو کا عذاب

حدیث میں ہے کہ عجمی اُونٹوں کے مثل بڑے بڑے سانپ ہوں گے جو جہنمیوں کو ڈستے ہوں گے وہ ایسے زہریلے ہوں گے کہ اگر وہ ایک مرتبہ کاٹ لیں گے تو چالیس برس تک اُن کے زہر کا درد نہیں جائے گا اور لگام لگائے ہوئے خچروں کے برابر بڑے بڑے بچھو دوزخیوں کو ڈنک مارتے رہیں گے۔کہ ایک مرتبہ اُن کے ڈنک مارنے کی تکلیف چالیس برس تک باقی رہے گی۔(مشکوٰۃ جلد 2 صفحہ 504 بحوالہ احمد)

بعض دوزخیوں کے گلے میں سانپوں کا طوق پہنا دیا جائے گا جو نہایت ہی زہریلے ہوں گے اور وہ لگاتار کاٹتے رہیں گے۔(القرآن)۔

حلق میں پھنسنے والے کھانوں کا عذاب

دوزخیوں کو حلق میں پھنسنے والا کھانا کھلایا جائے گا جو اُن کے حلق میں پھنس جائے گا اور اُن کا دم گھٹنے لگے گا۔ تو وہ پانی مانگیں گے اُس وقت اُن کے سامنے اِتنا گرم پانی پیش کیا جائے گا جس کی گرمی کا یہ عالم ہو گا کہ برتن منہ کے سامنے لاتے ہی چہرہ کی پوری کھال جل بھن کر اور پگھل کر برتن میں گر جائے گی۔ اور جب یہ پانی پیٹ میں جائے گا تو پیٹ کے اندر تمام اعضاء آنتوں وغیرہ کو جلا کر ٹکڑے ٹکڑے کر کر اُن کے پیروں میں گرا دے گا۔

(مشکوٰۃ جلد 2 صفحہ 504 بحوالہ ترمذی)

قُرآنِ مجید میں ہے کہ زقوم کا (تھوہڑ) درخت جہنمیوں کو کھلایا جائے گا۔ اور حدیث میں ہے کہ اگر زقُوم کا ایک قطرہ زمین پر گر پڑے تو دنیا والوں کے کھانے پینے کی تمام چیزوں کو تلخ اور بدبودار بنا کر خراب کر دے۔(مشکوٰۃ ج ۲ ص 503 بحوالہ ترمذی)

Marfat.com

گرم پانی اور پیپ کا عذاب

دوزخیوں کو گرم پانی جو روغن زیتون کے تلچھٹ کی طرح گندہ ہوگا پینا پڑے گا جو منہ کے قریب لاتے ہی چہرے کی پوری کھال کو پگھلا کر گرادے گا اور یہی گرم پانی اُن کے سروں میں ڈالا جائے گا تو یہ پانی پیٹ میں داخل ہو کر پیٹ کے اندر تمام اعضاء کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُن کے قدموں میں گرادے گا۔ (مشکوۃ ج ۲ ص 503 ابو داؤد، ترمذی)

اِسی طرح دوزخیوں کو جہنمیوں کے بدن کا پیپ اور پچھا بھی پلایا جائے گا۔ جس کو عنساق کہتے ہیں اُس کی بدبو کا یہ حال ہوگا کہ اگر ایک ڈول دُنیا میں گرادیا جائے تو تمام دنیا بدبو سے بھر جائے (مشکوۃ ج ۲ ص 503 ابو داؤد ترمذی)

الحاصل جہنم میں طرح طرح کے عذابوں کے ساتھ دوزخیوں کو عذاب دیا جائے گا۔ اور جس طرح جنت کی نعمتوں کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے نہ کسی کے دل میں اُس کا خیال گزرا ہے اِسی طرح جہنم کے عذابوں کو بھی نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سُنا ہے نہ کسی کے دل میں اُس کا خیال گزرا ہے۔ غرض جہنم میں قسم قسم کے ایسے ایسے بے مثل و بے مثال عذابوں کی بھرمار ہوگی کہ دنیا میں اُسکی مثال تو کہاں کوئی اُن کو سوچ بھی نہیں سکتا اُوپر جو کچھ ہم نے تحریر کیا ہے وہ سمجھانے کے لیے چند مثالیں لکھ دی ہیں ورنہ جو کچھ لکھا گیا ہے وہ جہنم کے عذابوں کا ہزار ہواں حصہ بھی نہیں۔ بس اُس کی مقدار اور کیفیتوں اور قسموں کو تو صرف اللہ تعالیٰ (عزوجل) ہی جانتا ہے اللہ تعالیٰ (عزوجل) ہر مسلمان کو جہنم کے عذابوں سے بچائے اور ایسے اعمال سے محفوظ رکھے جو جہنم کے عذابوں میں لیجانے والے ہیں۔

اب ہم اُن چند اعمال کی فہرست تحریر کرتے ہیں جن پر قرآن وحدیث میں جہنم کی وعیدیں آئی ہیں اِن اعمال کو غور سے پڑھیے اور اِن کاموں سے بچتے رہیے تاکہ جہنم کے

Marfat.com

عذابوں سے نجات مل جائے۔

جہنم میں لے جانے والے اعمال

(۱) شرک

"شرک" اکبر الکبائر یعنی تمام بڑے بڑے گناہوں میں سب سے زیادہ بڑا گناہ ہے اِسکے بارے میں خداوندِ قدوس نے قرآنِ مجید میں فرمایا کہ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰۤی اِثْمًا عَظِیْمًا (النساء رکوع ۷)

ترجمۂ کنز الایمان :۔ بے شک اللہ اُسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا

اِسی طرح دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًا۔ (النساء رکوع ۱۶)

اور جو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا۔

شرک کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے کہ وہ اِس گناہ کو کبھی نہ بخشے گا باقی شرک کے سوا دوسرے تمام گناہوں کو جس کے لیے وہ چاہے گا بخش دے گا اور مشرک ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ضرور جہنم میں جائے گا، مُشرک کی کوئی عبادت مقبول نہیں۔ بلکہ عمر بھر کی عبادت شرک کرنے سے غارت و برباد ہو جاتی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ

لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ

اگر تو نے شرک کر لیا تو ضرور تیرا عمل برباد ہو جائے گا۔

حدیث۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کون سا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ بڑا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہے کہ تم اللہ (عَزَّوَجَلَّ)

Marfat.com

کے لیے کوئی شریک ٹھہراؤ حالانکہ اُسی نے تم کو پیدا کیا ہے۔

(مشکوٰۃ جلد اول صفحہ 16 بحوالہ بخاری و مسلم)

اِن کے علاوہ دوسری بہت سی آیات اور حدیثیں بھی شرک کی ممانعت میں وارد ہوئی ہیں۔ لہذا جہنم کے عذاب سے بچنے کے لیے شرک سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔

شرک کیا ہے؟ شرک کسے کہتے ہیں اور شرک کی حقیقت کیا ہے؟ تو اس کے بارے میں علامہ حضرت سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمتہ نے اپنی کتاب شرح عقائد میں تحریر فرمایا کہ

اَلاِشْرَاکُ هُوَاِثْبَاتُ الشَّرِيْكِ فِي الْاُلُوْهِيَّةِ بِمَعْنٰى وُجُوْبِ الْوُجُوْدِ كَمَا لِلْمَجُوْسِ اَوْبِمَعْنٰى اِسْتِحْقَاقَ الْعِبَادَةِ كَمَالِعَبَدَةِالْاَصْنَامِ

(شرح عقائد ص 61)

شرک کے معنی ہیں کہ خدا کی الوہیت میں کسی کو شریک ٹھرانا یا تو اس طرح کہ خدا کے سوا کسی کو واجب الوجود مان لینا جیسا کہ مجوسی کہتے ہیں۔ یا اسطرح کہ خدا کے سوا کسی کو عبادت کا حقدار مان لینا جیسا کہ بت پرستوں کا عقیدہ ہے۔

حضرت علامہ تفتازانی علیہ الرحمتہ نے اپنی اِس عبارت میں فیصلہ کر دیا ہے کہ شرک کی دو ہی صورتیں ہیں ایک یہ کہ خدا (عزوجل) کے سوا کسی کو واجب الوجود مانا جائے۔ دوسری یہ کہ خدا (عزوجل) کے سوا کسی کو عبادت کے لائق مان لیا جائے۔

کون کونسی چیزیں شرک نہیں ہیں

انبیاء و اولیاء کو محبت سے پکارنا یعنی یارسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یا غوث (رضی اللہ عنہ) کہنا (2) بزرگوں سے مدد طلب کرنا (3) بزرگوں کے مزاروں پر چادر پھول ڈالنا (4) فاتحہ پڑھنا (5) بزرگوں کو خدا (عزوجل) کی بارگاہ میں وسیلہ بنانا (6) بزرگوں کے سامنے مراقبہ کرنا (7) بزرگوں کے مزاروں کا ادب کرنا (8) بزرگوں کے فاتحہ کے کھانوں اور مٹھائیوں کو تبرک سمجھ کر کھانا جو ہندوستان بھر میں سُنّی مسلمانوں کا دستور و طریقہ ہے یہ ہرگز شرک نہیں کیونکہ کوئی مسلمان بھی انبیا و اولیا

Marfat.com

اور دوسرے بزرگوں یعنی پیروں اور اماموں اور شہیدوں کو واجب الوجود یا لائقِ عبادت نہیں مانتا ہے بلکہ تمام مسلمان ان بزرگوں کو اللہ (عزوجل) کا بندہ مان کر ان کی تعظیم کرتے ہیں۔تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کی تعظیم سے خوش ہو جائے لہذا سُنّیوں کے یہ اعمال ہرگز شرک نہیں ہو سکتے ہاں البتہ جو جاہل لوگ قبروں کو سجدہ کرتے ہیں اگر وہ لوگ ان بزرگوں کو قابلِ عبادت سمجھ کر سجدہ کریں تو وہ کُھلا ہوا شرک ہوگا اور اگر ان بزرگوں کی تعظیم کے لیے سجدہ کریں تو یہ اگرچہ شرک نہیں ہوگا مگر ناجائز و حرام اور بہت سخت گناہ ہوگا۔لہذا مسلمان کو قبروں کے سجدے سے خود بھی بچنا چاہیے اور دوسروں کو بھی روکنا چاہیے۔خاص کر خانقاہوں کے سجادہ نشین اور مزاروں کے مجاورین حضرات کا فرض ہے کہ وہ قبروں پر سجدہ کرنے والے جاہل زائرین کو سجدہ کرنے سے روکیں۔اور خلافِ شرع حرکت کرنے والے زائرین کو مزاروں اور خانقاہوں سے باہر کر دیں۔ورنہ وہ بھی ان زائرین کے گناہوں میں شریک ٹھہریں گے۔اور قہرِ قہار و غضبِ جبار میں گرفتار ہو کر عذابِ نار کے حقدار ٹھریں گے۔مگر افسوس کے سجادہ نشین و مجاورین حضرات چند پیسوں اور چند بتاشوں کے لالچ میں گنوار قسم کے زائرین اور اَجڈ عورتوں کو خانقاہوں اور مزاروں میں جانوروں کی طرح گھس پڑنے کی اجازت دے دیتے ہیں اور یہ گنوار قبروں پر سر ٹپک ٹپک کر علانیہ سجدہ کرتے ہیں اور سجادہ نشین اور مجاورین اپنی آنکھوں سے ان حرکتوں کو دیکھتے ہیں مگر دم نہیں مار سکتے اور اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہابی سُنّیوں کو طعنہ دیتے ہیں بلکہ بہت سے مسلمان ان قبیح حرکتوں کو دیکھ کر سُنیت سے متنفر ہو کر وہابی ہو جاتے ہیں۔(نعوذباللہ منہ)

(2) کُفر

شرک کی طرح کُفر بھی وہ بڑا گناہ ہے جو مُعاف نہیں ہو سکتا۔اور مشرک کی طرح کافر بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جَہنم میں داخل کیا جائے گا۔قرآن مجید کی سیکڑوں آیتوں اور حدیثوں میں

Marfat.com

کافروں کے لیے جہنم کے عذاب کی وعیدِ شدید آئی ہے چنانچہ قرآنِ مجید میں بار بار اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ :۔

وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔

ترجمۂ کنزالایمان :۔ اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اسی طرح دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَیَمُتْ وَھُوَ کَافِرٌ فَاُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۔(البقرہ 217)

ترجمۂ کنزالایمان :۔ اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔

اور ایک آیت میں یہ فرمایا کہ

بَلٰی مَنْ کَسَبَ سَیِّئَۃً وَّاَحَاطَتْ بِہٖ خَطِیْٓئَتُہٗ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ (البقرہ رکوع 8)

ہاں کیوں نہیں جو گناہ کمائے اور اس کی خطا اسے گھیر لے وہ دوزخ والوں میں ہے انہیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے۔

بہر حال خلاصہ یہ ہے کہ کافر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ضرور جہنم میں جائے گا۔

کفر کیا ہے ؟

دین اسلام کی ضروریات میں سے کسی ایک بات کا انکار کرنا یا اس میں شک کرنا یا اس سے ناراض ہونا یا اسکو حقیر سمجھنا یا اُسکی توہین کرنا یہ سب کفر ہے مثلاً خدا (عزوجل) کی ذات و صفات سے انکار کرنا یا خدا (عزوجل) کے رسولوں اور نبیوں علیہمُ السلام میں سے کسی رسول اور نبی کا انکار کرنا یا خدا (عزوجل) کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا انکار کرنا یا فرشتوں کا انکار کرنا یا قیامت کا انکار کرنا یا کسی نبی یا رسول یا فرشتہ یا قرآن یا کعبہ کی توہین کرنا اسی طرح بعض کام بھی کفر ہیں جیسے بت کو سجدہ کرنا یا بت پرستی کی جگہوں کی تعظیم کرنا یا شعارِ کفر یعنی کفار کی دینی علامتوں پر عمل کرنا۔ مثلاً جنیو پہننا یا سر پر چُٹیا رکھنا یا عیسائیوں کی صلیب پہننا یہ سب کفر کی باتیں ہیں۔ غرض ہر وہ عقیدہ و عمل کفر ہے جس سے اسلام کی تکذیب یا توہین ہوتی ہو۔ اگر کوئی

Marfat.com

کفر سرزد ہو جائے تو فوراً ہی اُس سے توبہ کر کے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونا اور بیوی سے دو بارہ نکاح کر لینا ضروری ہے ورنہ اگر کفر سے توبہ کیے بغیر مر گیا تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ نعوذ باللہ۔

مسائل و فوائد :۔ جو مسلمان ہو کر کفر کرے اس کو شریعت میں مُرتد کہتے ہیں اور دنیا میں مُرتد کی یہ سزا ہے کہ اس کو تین دن کی مہلت دی جائے گی اور اُن تین دنوں میں علماء کرام اُس کو سمجھائیں گے اور توبہ کا مطالبہ کریں گے اگر وہ توبہ کر کے مسلمان ہو گیا تو خیر۔ ورنہ تیسرے دن بادشاہِ اسلام اُس کو قتل کرا دے گا۔

3 مسلمان کا قتل

مسلمان کا خونِ ناحق کرنا یہ بھی جہنم میں لے جانے والا گناہ کبیرہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ دنیا کا ہلاک ہو جانا اللہ (عزوجل) کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے ہلکا ہے

(خزائنُ العرفان ص 136)

قرآن مجید میں ہے کہ

وَمَنۡ یَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَہَنَّمُ خَالِدًا فِیۡہَا وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَلَعَنَہٗ وَاَعَدَّ لَہٗ عَذَابًا عَظِیۡمًا ۝
(النساء آیت 93 رکوع 13)

ترجمۂ کنز الایمان :۔ جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ (عزوجل) نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لیے تیار رکھا بڑا عذاب۔

دوسری آیت میں یہ ارشاد فرمایا کہ

وَلَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالۡحَقِّ ؕ ذٰلِکُمۡ وَصّٰکُمۡ بِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ (الانعام آیت 151 رکوع 19)

ترجمۂ کنز الایمان :۔ اور جس جان کی اللہ (عزوجل) نے حرمت رکھی اُسے ناحق نہ مارو یہ تمہیں حکم فرمایا ہے کہ تمہیں عقل ہو۔

ایک دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا کہ

وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمۡ رَحِیۡمًا ۝ (النساء آیت 29 رکوع 4)

ترجمۂ کنز الایمان :۔ اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ (عزوجل) تم پر مہربان ہے۔

Marfat.com

ایک دوسری آیت میں ہے کہ

وَلَا تَقْتُلُوْآ اَوْلَادَکُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُکُمْ وَاِیَّاھُمْ (الانعام 151 رکوع 19)

ترجمۂ کنز الایمان :۔ اور اپنی اولاد کو مفلسی کے باعث قتل نہ کرو ہم تمھیں اور انھیں رزق دیں گے۔

ایک دوسری آیت میں یہ بھی فرمایا کہ

وَاِذَا الْمَوْءٗدَۃُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ (التکویر آیت 8,9 رکوع ١)

ترجمۂ کنز الایمان :۔ اور جب زندہ دبائی ہوئی سے پوچھا جائے گا کس خطا پر ماری گئی۔

اب اِس مضمون کے بارے میں چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے جو بہت رقت انگیز و عبرت خیز ہیں

حدیث نمبر 1 :۔ حضرت ابو سعید و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ "اگر تمام آسمان و زمین والے ایک مسلمان کا خون کرنے میں شریک ہو جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ اُن سب کو منہ کے بل اُوندھا کر کے جہنم میں ڈال دے گا"۔ (مشکوٰۃ ج 2 ص 300 بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر 2 :۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قیامت کے دن) مقتول کی رگوں سے خون بہتا ہو گا۔ اور وہ اپنے قاتل کے سر کا اگلا حصہ اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے خدا (عزوجل) کے حُضُور حاضر ہو گا۔ اے میرے پروردگار اِس نے مجھ کو قتل کیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ کر خدا (عزوجل) کے دربار میں اپنا مقدمہ پیش کرئے گا۔ (مشکوٰۃ ج ٢ ص ٣٠١ بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر 3 :۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر گناہ کے بارے میں اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ بخش دے گا لیکن جو شرک کی حالت میں مر گیا اور جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دیا ان دونوں کو نہیں بخش گا۔

(مشکوٰۃ ج ٢ ص ٣٠١ و ابو داؤد و غیرہ)

حدیث نمبر 4 :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص ایک مسلمان کے قتل میں مدد دے گا اگرچہ وہ ایک لفظ

Marfat.com

بول کر بھی مدد کرے تو وہ اِس حال میں قیامت کے دن اللہ (عزوجل) کے دربار میں حاضر ہوگا کہ اِس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا کہ "یہ اللہ کی رَحمت سے مایوس ہو جانے والا ہے" (مشکوٰۃ ج2 ص302 بحوالہ ابن ماجہ)

مسائل و فوائد۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ کسی مسلمان کو قتل کرنا بہت ہی سخت گناہ کبیرہ ہے پھر اگر مسلمان کا قتل اس کے ایمان کی عداوت سے ہو۔ یا قاتل مسلمان کے قتل کو حلال جانتا ہو تو یہ کُفر ہوگا۔ اور قاتل کافر ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جَہنم میں جلتا رہے گا۔

اور اگر صرف دُنیوی عداوت کی بِنا پر مسلمان کو قتل کر دے اور اِس قتل کو حلال نہ جانے جب بھی آخرت میں اس کی سزا یہ ہے کہ وہ مدتِ دراز تک جَہنم میں رہے گا۔

دُنیا میں مقتول کے وارثوں کو یہ اختیار ہے کہ اگر وہ چاہیں تو قاتل کو قتل کر کے قصاص لے لیں اور اگر وہ چاہیں تو ایک سو اونٹ یا اس کی قیمت قاتل سے بطور خونِ بہا کے لے لیں اور اگر چاہیں تو قاتل کو مُعاف کر دیں (واللہ تعالیٰ اعلم)

4 زناکاری

یہ وہ جرم ہے کہ دنیا کی تمام قوموں کے نزدیک فعلِ قبیح اور جرم و گناہ ہے اور اسلام میں یہ کبیرہ گناہ ہے اور دنیا و آخرت میں ہلاکت کا سبب اور جہنم میں لے جانے والا بدترین فعل ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَلَاتَقْرَبُوا الزِّنٰی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِيْلًا۔ (بنی اسرائیل رکوع ۴)

ترجمۂ کنزالایمان :۔ اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔

اللہ اکبر! زنا کرنا بہت ہی بُری اور بڑی بات ہے ارشاد ربانی ہے کہ زنا کے قریب بھی مت جاؤ یعنی ان باتوں سے بھی بچتے رہو جو تمھیں زناکاری کی طرف لے جائیں۔

چنانچہ ایک دوسری آیت میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ

Marfat.com

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ہ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ (النور رکوع ۴)

ترجمۂ کنزالایمان :۔ مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے بہت ستھرا ہے۔ بے شک اللہ (عزوجل) کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔ اور عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں۔

زناکاری کی مذمت و ممانعت کے بارے میں مندرجہ ذیل چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے۔

حدیث نمبر۱ :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زنا کرنے والا جتنی دیر تک زنا کرتا رہتا ہے اس وقت تک وہ مومن نہیں رہتا۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ زنا کرتے وقت ایمان کا نور اس سے جدا ہو جاتا ہے پھر اگر وہ اس کے بعد توبہ کرلیتا ہے تو اس کا نورِ ایمان پھر اس کو مل جاتا ہے ورنہ نہیں۔

حدیث نمبر 2 :۔ حضرت صفوان بن عسّال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے آیاتِ بیّنات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ 1۔ شرک نہ کرو 2۔ چوری نہ کرو 3۔ زنا نہ کرو 4۔ اور اس جان کو نہ قتل کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا مگر حق کے ساتھ 5۔ کسی بے قصور کو بادشاہ کے سامنے قتل کے لیے پیش نہ کرو 6۔ جادو مت کرو 7۔ سود مت کھاؤ 8۔ کسی پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت نہ لگاؤ 9۔ جہادِ کفار کے وقت میدانِ جنگ چھوڑ کر نہ بھاگو 10۔ اور خاص یہودیوں کے لیے یہ کہ سنیچر کے دن کا احترام کریں۔ (مشکوٰۃ ج ا ص 17 بحوالہ ترمذی وابوداؤد وغیرہ)

حدیث نمبر 3 :۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ کون سا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ بڑا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ تم اللہ کے لیے کوئی شریک ٹھہراؤ۔ حالانکہ اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا۔ تو

Marfat.com

اس شخص نے کہا کہ پھر اس کے بعد کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ تو آپ نے فرمایا یہ ہے کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرو کہ وہ تمھارے ساتھ کھائے گی اِس پر اُس شخص نے کہا کہ پھر اس کے بعد کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے؟ تو آپ نے فرمایا یہ ہے کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اِس کی تصدیق قُرآنِ مجید میں نازل فرما دی کہ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ۔۔ یعنی جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور اس جان کو قتل نہیں کرتے جس کو اللہ نے حرام کیا مگر حق کے ساتھ وہ لوگ زنا نہیں کرتے۔ (مشکوٰۃ ج 1 ص 16 بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل فوائد: ۔ زنا بہت سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ جس کی سزا آخرت میں جہنم کا عذاب اور دنیا میں زنا کار کی یہ سزا ہے کہ زنا کار مرد و عورت اگر کنوارے ہوں تو بادشاہِ اسلام اِن کو مجمع عام میں ایک سَو دُرّے (۱۰۰) لگوائے گا۔ اور اگر وہ شادی شدہ ہوں تو انھیں عام مجمع کے سامنے سنگسار کرا دے گا۔ یعنی ان پر پتھر برسا کر ان کو جان سے مار ڈالے گا۔ اور دنیا میں خداوندی عذاب کے بارے میں ایک حدیث میں یہ آیا ہے کہ کَثُرَ فِیْھِمُ الْمَوْتُ یعنی زنا کار قوم میں بکثرت موتیں ہونگی (مشکوٰۃ ج 1 ص 459) ایک اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ اُخِذُوْا بِالسَّنَۃِ یعنی زنا کار قوم قحط میں مبتلا کر دی جائے گی (مشکوٰۃ ج 2 ص 313)

الغرض دنیا و آخرت میں اس فعلِ بد کا انجام ہلاکت و بربادی ہے لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ اپنے معاشرہ کو اس ہلاکت خیز بدکاری کی نحوست سے بچائیں۔ خداوندِ کریم اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں ہر مسلمان مرد و عورت کو اس بلاءِ عظیم سے محفوظ رکھے۔

(آمین)

۲۵۲۵۸

Marfat.com

5 لواطت

یہ گندہ اور گھنونا کام زنا کاری سے بھی بڑھ کر شدید گناہ کبیرہ ہے اور جہنم میں لے جانے والا بد ترین کام ہے اللہ تعالیٰ نے قومِ لوط کو جنھوں نے سب سے پہلے یہ فعلِ بد کیا تھا قرآنِ مجید میں بار بار اُن لوگوں کو بد ترین مجرم قرار دیا۔ اور قرآنِ مجید میں کہیں ان لوگوں کو مجرمین کہیں مسرفین کہیں فاسقین فرما کر ان لوگوں کے جرموں کا اعلان اور اس فعلِ بد کی مذمت کا بیان فرمایا اور قرآنِ مجید کی بہت سی سورتوں میں جا بجا اِس کا ذکر فرمایا کہ قومِ لوط پر اُنکی اِس بد اعمالی کی سزا میں شدید پتھراؤ اور زلزلہ کا عذاب بھیج کر اُن کی بستیوں کو اُلٹ پلٹ کر دیا اور پوری آبادی کو تہس نہس کر کے اُس قوم کو دنیا سے نیست و نابود کر دیا چنانچہ سورۂ اعراف میں فرمایا

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ہ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ط بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ہ (الاعراف رکوع ۱۰)

اور لوط (علیہ السلام) کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی۔ تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی ہلاکت کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ط فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ (الاعراف رکوع ۹)

اور ہم نے اُن پر ایک مینھ برسایا تو دیکھو کیسا انجام ہوا مجرموں کا۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ (الانبیاء رکوع ۵)

اور لوط (علیہ السلام) کو ہم نے حکومت اور علم دیا اور انھیں اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی بے شک وہ برے لوگ بے حکم تھے۔

حدیث نمبر 1 :۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ جس چیز کا مجھے اپنی امت پر خوف ہے وہ

Marfat.com

قومِ لوط کا عمل ہے (مشکوٰۃ ج 2 ص 312)

حدیث نمبر 2 :۔ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا ہے۔ تم لوگ عورتوں سے اُن کے پیچھے کے مَقام میں جماع نہ کرو (مشکوٰۃ ج 2 ص 276 بحوالہ ترمذی وغیرہ)

حدیث نمبر 3 :۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی مرد و عورت کے پچھلے مَقام میں جماع کرے اللہ تعالیٰ اس پر رَحمت نہیں فرمائے گا۔ (مشکوٰۃ ج 2 ص 276 بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر 4 :۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو تم قومِ لوط کا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل و مفعول دونوں کا قتل کردو (ترمذی ج 1 ص 176)

حدیث نمبر 5 :۔ حضرت عمرو بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو قومِ لوط کا عمل کرے وہ ملعون ہے (ترمذی ج 1 ص 176)

حدیث نمبر 6 :۔ حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو لوطیہ کہلائیں گے۔ اور تین قسم کے لوگ ہوں گے. ایک وہ جو صرف لڑکوں کی صورتیں دیکھیں گے اور ان سے بات چیت کریں گے دوسرے وہ ہوں گے جو لڑکوں سے مُصافحہ اور مُعانقہ بھی کریں. گے تیسرے وہ لوگ ہوں گے جو اُن لڑکوں کے ساتھ بد فعلی کریں گے۔ تو ان سبھوں پر اللہ کی لعنت ہے مگر جو لوگ توبہ کرلیں گے اللہ تعالیٰ اُن کی توبہ قبول کرلے گا۔ اور وہ لعنت سے بچے رہیں گے۔

(کنز العمال ج ۵ بحوالہ دیلمی ص ۱۸۸)

حدیث نمبر 7 :۔ حضرت وکیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص قومِ لوط کا عمل

Marfat.com

کرتے ہوئے مرے گا تو اُس کی قبر اُس کو قومِ لوط میں پہنچادے گی اور اُس کا حشر قومِ لوط کے ساتھ ہوگا۔ (کنز العمال ج5 ص188)

مسائل و فوائد: دنیا میں بھی لوطی کی سزا بہت سخت ہے چنانچہ حضرت امام شافعی و حضرت امام مالک و حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہم کا یہ مذہب ہے کہ لوطی خواہ کنوارا ہو یا شادی شدہ سنگسار کر کے مار ڈالا جائے گا۔ (ترمذی ج1 ص176)

لوطی کے لیے امامِ اعظم کا فتویٰ:۔ اور حنفی مذہب یہ ہے کہ اس کے اوپر دیوار گرا دیں یا اونچی جگہ سے اِسکو اوندھا کر کے گرائیں اور اِس پر پتھر برسائیں یا اِسے قید میں رکھیں یہاں تک کے مر جائے یا توبہ کر لے۔ یا چند بار یہ فعل بد کیا ہو تو بادشاہ اسلام اِسے قتل کر ڈالے الغرض اغلام بازی یعنی پیچھے کے مقام میں جماع کرنا نہایت ہی خبیث فعل ہے بلکہ یہ زنا سے بھی بدتر ہے اسی لیے اس میں شرعی حد مقرر نہیں کہ بعض اماموں کے نزدیک حد قائم کرنے سے آدمی اس گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور یہ اِتنا شدید اور بڑا گناہ ہے کہ جب تک توبہ خالصہ نہ ہو اس گناہ سے پاکی حاصل نہ ہوگی اور اس گناہ کو حلال جاننے والا کافر ہے یہی مذہب جمہور ہے۔ (درمختار بحر وغیرہا دبہار شریعت صہ ۹۲)

6 چوری

چوری بھی گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا حرام کام ہے۔ قرآن مجید اور حدیثوں میں اِس حرام کام کی بکثرت مذمت و ممانعت آئی ہے اور دنیا اور آخرت میں اس کی بڑی سخت سزا مقرر فرمائی ہے۔ کہ قرآنِ مجید میں فرمایا

وَ السَّارِقَةُ فَا قْطَعُوْا اَیْدِ یَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا کَسَبَا نَکَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ (المائدہ ع ۶)

اور جو مرد یا عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹو ان کے کئے کا بدلہ اللہ (عزوجل) کی طرف سے سزا اور اللہ (عزوجل) غالب حکمت والا ہے۔

Marfat.com

اور حدیث شریف میں ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے آیاتِ بینات کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا وَلَا تُسْرِقُوا یعنی چوری مت کرو (مشکوٰۃ ج ا ص ۷ ابحوالہ وابو داؤد)

دوسری حدیث میں ہے کہ لَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَھُوَ مُوْمِنٌ یعنی چور جس وقت چوری کرتا ہے اُس وقت مومن نہیں رہتا۔

(مشکوٰۃ ج 1 ص 17 بحوالہ بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ چوری کرتے وقت اِس گناہ کی نحوست سے اِسکا نُورِ ایمان اِس سے الگ ہو جاتا ہے اور پھر جب وہ اِس گناہ سے توبہ کر لیتا ہے تو اِس کا نُورِ ایمان پھر اِسکو مل جاتا ہے

مسائل و فوائد۔ چور نے اگر دس درہم یا اِس سے زیادہ مالیت کی چوری کی ہے تو اُس کا داہنا ہاتھ گٹے سے کاٹ لیا جائے گا اور اُس کے کٹے ہوئے ہاتھ کو اُس کی گردن میں لٹکا کر شہر میں گشت کرایا جائے گا تاکہ لوگوں کو عبرت حاصل ہو پھر اگر دوبارہ چوری کی تو اس کا بایاں پاؤں ٹخنے سے کاٹا جائے گا ہاتھ کاٹنے کے بعد اگر چوری کا مال چور کے پاس موجود ہو تو مالک کو وہ مال دِلا دیا جائے گا اور اگر چور کے پاس سے وہ مال ضائع ہو گیا ہو تو چور سے اُس کا تاوان نہیں لیا جائے گا۔ (تفسیر خزائین العرفان ص ۱۶۵ بحوالہ تفسیر احمدی)

واضح رہے کہ ڈاکہ ڈالنا۔ لوٹ مار کرنا۔ کسی کی زمین یا مال و جائداد کو غصب کر لینا کسی سے عاریت کے طور پر کوئی سامان لے کر واپس نہ کرنا۔ کسی سے قرض لے کر اس کو ادا نہ کرنا کسی کی امانت میں خیانت کرنا وغیرہ یہ سب چوری کی طرح گناہ کبیرہ ہیں اور یہ سب قہرِ قہار و غضبِ جبار میں گرفتار ہونے کا سبب اور عذابِ نار کا باعث ہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

7 شراب

شراب کو حضورِ اکرم ﷺ نے اُم الخبائث یعنی تمام گناہوں کی جڑ فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اِس کو حرام فرمایا ہے اور حدیثوں میں بھی کثرت سے اِسکی حُرمت اور مُخالفت

Marfat.com

کا ذکر آیا ہے قرآنِ مجید میں ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝۔ (المائدہ ع 91)

ترجمۂ کنز الایمان :۔ اے ایمان والوں شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی تو ان سے بچتے رہنا تاکہ تم فلاح پاؤ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے۔

شراب کی بُرائی کے بارے میں چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے۔ چنانچہ

حدیث نمبر 1 :۔ حضرت وائل حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طارق بن سُوید رضی اللہ عنہ نے شراب کے بارے میں دریافت کیا تو حُضور ﷺ نے اِن کو منع فرمادیا تو اُنھوں کہا کہ میں تو صرف دواہی کے لیے شراب بناتا ہوں تو حُضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ دوا نہیں ہے بلکہ یہ ایک بہت بڑی بیماری ہے (مشکوٰۃ جلد 2 صفحہ 317 بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر 2 :۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شراب پی لے گا۔ چالیس دن تک اُسکی نماز قبول نہیں ہو گی لیکن اگر اُس نے توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرمالے گا پھر اگر دوبارہ شراب پی لی تو پھر چالیس دن تک اُس کی نماز قبول نہیں ہو گی۔ لیکن اگر اُس نے توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر تیسری بار شراب پی لی تو پھر چالیس دنوں تک اُس کی نماز قبول نہیں ہو گی لیکن اگر اُس نے توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ اُسکی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر چوتھی مرتبہ اُس نے شراب پی لی تو پھر چالیس دنوں تک اس کی نماز قبول نہیں ہو گی لیکن اِسکے بعد اُس نے توبہ کرلی تو اُس کی توبہ قبول نہیں ہو گی اور قیامت کے دن اُس کو جہنم میں دوزخیوں کی پیپ کی نہر میں سے پلایا جائے گا۔ (مشکوٰۃ جلد 2 صفحہ 317 بحوالہ ترمذی وغیرہ)

Marfat.com

حدیث نمبر 3 :۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حُضُور ﷺ نے فرمایا کہ جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے تو اس کی تھوڑی سی مقدار بھی حرام ہے (ایضاً)

حدیث نمبر 4 :۔ حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے یہاں ایک یتیم لڑکے کی شراب رکھی ہوئی تھی تو جب سورۂ مائدہ نازل ہوئی (اور شراب حرام ہوگئی) تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اِس کے بارے میں پوچھا اور یہ بھی کہا کہ وہ ایک یتیم کی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اُس کو بہادو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۸ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

حدیث نمبر 5 :۔ حضرت اَنَس رضی اللہ عنہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے ناقل ہیں کہ اُنھوں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی میں نے چند یتمیو ں کے لیے شراب خریدی ہے جو میری پرورش میں ہیں تو آپ نے فرمایا کہ شراب کو بہادو اور مشکوں کو توڑ ڈالو۔

حدیث نمبر 6 :۔ حضرت ویلم حمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم ایک ٹھنڈی زمین میں رہتے اور ہم بہت سخت محنت کے کام کرتے ہیں اور ہم گیہوں کی شراب بناتے ہیں تاکہ ہم اُسکو پی کر اپنے کاموں کی طاقت اور اپنے شہروں کی سردی پر قابو حاصل کریں تو حُضُور ﷺ نے فرمایا کہ وہ نشہ لاتی ہے ؟ تو میں نے کہا جی ہاں! تو آپ نے فرمایا کہ پھر اُس سے بچو۔ تو میں نے کہا کہ ہمارے ہاں کے لوگ اُسکو نہیں چھوڑ سکتے تو ارشاد فرمایا کہ اگر لوگ اُس کو نہ چھوڑیں تو تم اُن لوگوں سے جہاد کرو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۸ بحوالہ ابو داؤد)

حدیث نمبر 7 :۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حُضُور ﷺ نے شراب اور جوا اور شطرنج اور باجرہ کی شراب سے منع فرمایا ہے اور یہ فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے (ایضاً)

حدیث نمبر 8 :۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین آدمی

Marfat.com

جنت میں داخل نہیں ہوں گے ۱۔ دائمی طور پر شراب پینے والا ۲۔ رشتہ داریوں کو کاٹنے والا ۳۔ جادو کی تصدیق کرنے والا (ایضاً بحوالہ احمد)

حدیث نمبر 9 :۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دائمی طور پر شراب پینے والا اگر اِسی حالت میں مر گیا تو وہ دربارِ خداوندی میں قیامت کے روز اِسی طرح آئے گا جیسے کہ ایک بُت پرست۔ (ایضاً بحوالہ احمد وابنِ ماجہ)

حدیث نمبر 10 :۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں اِس کی پرواہ نہیں کرتا کہ شراب پی لوں یا اِس ستون کی عبادت کرلوں (یعنی یہ دونوں کام حرام اور گناہ کے کام ہیں اِن دونوں سے یکساں طور پر بچنا چاہیے)۔ (ایضاً بحوالہ نسائی)

حدیث نمبر 11 :۔ حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنھوں نے کہا کہ حُضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی 1۔ شراب نچوڑنے والے پر 2۔ شراب نچوڑوانے والے پر 3۔ شراب پینے والے پر 4۔ شراب اُٹھانے والے پر 5۔ اُس پر جس کی طرف شراب اُٹھا کر لے جائی گئی 6۔ شراب پلانے والے پر 7۔ شراب کی قیمت کھانے والے پر 8۔ شراب بیچنے والے پر 9۔ شراب خریدنے والے پر 10۔ اُس پر جس کے لیے شراب خریدی گئی ہو۔

(مشکوٰۃ ج ا ص ۳۴۳ بحوالہ ترمذی وابنِ ماجہ)

مسائل وفوائد ۔ شراب اور تاڑی کا پینا اور اِس کی تجارت اور اِس کو کھانے یا لگانے کی دواؤں میں ملانا سب حرام ہے، اور شراب و تاڑی ناپاک ہیں اگر یہ بدن اور کپڑوں پر لگ جایں تو بدن اور کپڑا ناپاک ہو جائے گا۔ اور اگر ایک قطرہ شراب یا تاڑی کا کنویں میں گر جائے تو کنواں ناپاک ہو جائے گا اور کنویں کا کُل پانی نکال کر کنویں کو پاک کرنا ضروری ہے دنیا میں تاڑی اور شراب پینے والے کی سزا یہ ہے کہ اُس کو اَسی کوڑے مارے جائیں گے۔ اور

Marfat.com

آخرت میں اِن لوگوں کی سزا جَہنم کا دردناک عذاب ہے۔

8 جوا

جوا کھلینا اور جوئے کے ذریعہ حاصل ہونے والی آمدنی حرام اور اُس کا استعمال گناہِ کبیرہ اور جَہنم میں لے جانے والا کام ہے۔قرآنِ مجید کی سورۃ مائدہ میں اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ فرما کر اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوا کو حرام فرمادیا ہے اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جوا کھلینے کی حُرمت اور ممانعت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

حدیث نمبر1 :۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو نبرد (جوا کھیلنے کا آلہ) سے کھیلے اُس نے اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول ﷺ کی نافرمانی کی (ابنِ ماجہ صفحہ 275)

حدیث نمبر2 :۔ حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حُضور نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے بردشیر (جوا کھیلنے کا سامان) سے جوا کھیلا تو گویا اُس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبو دیا (ایضاًء)

مسائل فوائد۔ جوا کھیلنا جرم و گناہ ہے اور اس کی حاصل کی ہوئی کمائی بھی حرام و ناجائز ہے۔ اور جوا کھیلنے کے تمام سامان و آلات کو خریدنا، بیچنا اور استعمال کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ جوا کھیلنے کے آلات کو اگر کوئی توڑ پھوڑ ڈالے تو اُس سے کوئی تاوان نہیں لیا جائے گا۔ اِس زمانہ میں لاٹری کا بہت رواج ہے مگر خُوب سمجھ لو کہ یہ بھی ایک قسم کا جوا ہے۔ اِس کے ذریعہ انعام کے نام سے جو رقم ملتی ہے وہ جوا کے ذریعہ کمائی جاتی ہے لہذا یہ بھی ناجائز ہی ہے۔ ہر مسلمان کو اِس سے بچنا شرعًا لازم و ضروری ہے۔

Marfat.com

9 سود (بیاج)

اللہ تعالیٰ نے سود کو حرام فرمایا ہے اور یہ بہت سخت گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا عمل بد ہے چنانچہ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَہٗ مَوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ فَانْتَہٰی فَلَہٗ مَا سَلَفَ ؕ وَ اَمْرُہٗۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ وَ مَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ہُمْ فِیْہَا خٰلِدُوْنَ یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْمٍ (بقرہ276ع38)

ترجمۂ کنز الایمان :۔ اور اللہ نے حلال کیا بیع کو حرام کیا سود، تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے اور جو اب ایسی حرکت کرے گا تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار۔

اسی طرح دوسری آیت میں ارشاد فرمایا

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ ۚ (البقرہ ع279)

ترجمۂ کنز الایمان :۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سو اگر مسلمان ہو۔ پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کر لو اللہ اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے لڑائی کا

اسی طرح ایک دوسری آیت میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ

اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۔(البقرہ ع275)

ترجمۂ کنز الایمان :۔ وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی سود کی حُرمت اور ممانعت بکثرت بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ حُضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مُہلک کبیرہ گناہوں کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وَاَکْلُ الرِّبٰوا یعنی سود کھانا بھی گناہ کبیرہ ہے۔ (مشکوٰۃ جلد صفحہ 17 بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث نمبر 2 :۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود

Marfat.com

کھلانے والے اور سود کو لکھنے والے اور سود کھانے والے اور سود کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور یہ فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر ہیں (مشکوٰۃ جلد 1 صفحہ 244 بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر 3 :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شبِ معراج میں مجھے ایک ایسی قوم کے پاس سیر کرائی گئی کہ اُن کے پیٹ کوٹھریوں کے مثل تھے جن میں سانپ بھرے تھے جو پیٹوں کے باہر سے نظر آرہے تھے۔ تو میں نے پوچھا کہ اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ تو اُنھوں نے کہا کہ یہ سود کھانے والے ہیں۔

(مشکوٰۃ اول جلد صفحہ 245 بحوالہ ابنِ ماجہ)

حدیث نمبر 4 :۔ حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سود کا ایک درہم جان بوجھ کر کھانا چھتیس (۳۶) مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت اور بڑا گناہ ہے (مشکوٰۃ اول جلد صفحہ 246 بحوالہ دار قطنی وغیرہ)

حدیث نمبر 5 :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ضرور ضرور لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ کوئی ایسا باقی نہ رہے گا جو سود خور نہ ہو۔ اور اگر سود نہ کھائے گا تو سود کا دھواں ہی اُسے پہنچے گا۔

(مشکوٰۃ اول جلد صفحہ 245 بحوالہ ابنِ ماجہ)

حدیث نمبر 6 :۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں کہا کہ بے شک سود اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو مگر اُس کا انجام مال کی کمی ہے۔

(مشکوٰۃ اول جلد صفحہ 245 بحوالہ ابنِ ماجہ)

مسائل وفوائد ۔ سود کی حُرمت قطعی ویقینی ہے جو سود کو حلال بتائے یا حلال جانے وہ کافر ہے وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ کیونکہ ہر حرامِ قطعی کا حلال جاننے والا کافر ہے۔

(خزائنُ العرفان صفحہ 69)

Marfat.com

10 جادو

جادو کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور اگر جادو کے منتروں سے شریعت کی تکذیب یا توہین ہوتی ہو تو ایسا جادو کفر ہے قرآنِ مجید میں ہے۔

وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ۔(البقرہ 102 ع 12) ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں (کنزالایمان)

حدیث شریف میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیاتِ بیّنات اور کبیرہ گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا لَاتَسْحِرُوْا یعنی جادو نہ کرو(مشکوٰۃ اول جلد صفحہ 17 بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر 2 :۔ حضرت ابن المسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جادوگر کو پکڑا اور اس کے سینہ کو کچل کر چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ مر گیا(کنزُالعمّال جلد 2 صفحہ 426)

مسائل و فوائد :۔ اگر جادو کفر کی حد کو پہنچا ہو تو دنیا میں اسکی یہ سزا ہے کہ بادشاہ اسلام اس کو قتل کرادے گا چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَۃٌ بِالسَّیْفِ یعنی جادوگر کی سزا اُس کو تلوار سے قتل کر دینا ہے۔ (ترمذی جلد اول صفحہ 176)

اور آخرت میں اُسکی سزا جہنم کا عذابِ عظیم ہے جس کی ہولناکیوں اور خوفناکیوں کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنے حفظ و امان میں جہنم کے دردناک عذاب سے محفوظ رکھے (آمین)

11 یتیم کا مال کھانا

یتیم کا مال کھانا بہت سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اِس کی قباحت کا بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ۔

Marfat.com

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا اِنَّمَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ نَارًا ؕ وَسَیَصۡلَوۡنَ سَعِیۡرًا ۔ (النساء 10ع1)

ترجمۂ کنز الایمان :۔ وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے میں جائیں گے ۔

اور دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

وَ اٰتُوا الۡیَتٰمٰۤی اَمۡوَالَہُمۡ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا الۡخَبِیۡثَ بِالطَّیِّبِ ۪ وَ لَا تَاۡکُلُوۡۤا اَمۡوَالَہُمۡ اِلٰۤی اَمۡوَالِکُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ حُوۡبًا کَبِیۡرًا (النساء 2)

اور یتیموں کو ان کے مال دو اور ستھرے کے بدلے گندا نہ لو اور ان کے مال اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بے شک یہ بڑا گناہ ہے ۔

حدیث شریف میں حُضُورِ اکرم ﷺ نے اُن بڑے بڑے گناہوں کو جو مسلمان کو ہلاک کر ڈالنے والے ہیں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وَاَکَلُ مَالِ الۡیَتِیۡمِ یعنی یتیم کا مال کھا ڈالنا وہ گناہ کبیرہ ہے جو مومن کو ہلاکت میں ڈال دینے والا ہے ۔

(مشکوٰۃ ج ا ص ۷ ابحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث نمبر 2 : ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم رہتا ہو ۔ اور اس کے ساتھ بہترین سلوک کیا جاتا ہو۔ اور مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بدترین گھر وہ ہے کہ جس میں کوئی یتیم رہتا ہو اور اس کے ساتھ بُرا برتاؤ کیا جاتا ہو۔ (مشکوٰۃ جلد 2 صفحہ 423 بحوالہ بن ماجہ)

مسائل وفوائد۔ یتیم کے مال کو ناحق کھانا یا اُس کے کسی مال یا سامان یا اُس کی زمین و مکان کو ناحق طریقے سے لینا یا اُس کو جھڑکنا یا کسی قسم کی ایذا اور تکلیف دینا یا بُرا سلوک کرنا یہ سب حرام اور گناہ کی باتیں ہیں جن کی سزا آخرت میں جہنم کا عذابِ عظیم ہے۔

Marfat.com

12 جہاد سے بھاگ جانا

کُفار سے جہاد کے وقت میدانِ جنگ سے بھاگ جانا بڑا ہی شدید حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس کی آخرت میں سزا جہنم کا عذاب ہے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا کہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ وَ مَنْ یُّوَلِّهِمْ یَوْمَىٕذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ۔
(الانفال 16 رکوع 2)

ترجمہ کنزالایمان :۔اے ایمان والو! جب کافروں کے لشکر سے تمہارا مقابلہ ہو تو اُنہیں پیٹھ نہ دو اور جو اس دن انہیں پیٹھ دے گا مگر لڑائی کا ہنر کرنے یا اپنی جماعت میں جا ملنے کو تو وہ اللہ کے غضب میں پلٹا اور اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا بُری جگہ ہے پلٹنے کی۔

اور حدیث شریف میں ہے کہ حُضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کی فہرست سُناتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ یعنی جہاد کے دن پیٹھ پھیر دینا یہ بھی گناہ کبیرہ ہے اور دوسری جگہ یوں فرمایا کہ وَتُوَلُّوْا لِلْفِرَارِ یَوْمَ الزَّحْفِ یعنی کُفار سے جہاد کے دن بھاگنے کے لیے پیٹھ نہ پھیرو (مشکوٰۃ جلد 1 صفحہ 17 بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل وفوائد۔ اگر کُفار تعداد میں مسلمانوں کے دوگُنا ہوں جب بھی مسلمانوں کو بھاگنا جائز نہیں ہاں اگر کُفار کی تعداد مسلمانوں کے دوگنا سے بھی زائد ہو تو اُس وقت مسلمان بھاگیں گے تو گناہ گار نہ ہوں گے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

13 زنا کی تہمت لگانا

کسی پاک دامن مرد یا عورت پر زنا کی تہمت لگانا بہت ہی سخت حرام اور شدید گناہ کبیرہ ہے۔ جس پر عذابِ جہنم کی وعید آئی ہے چنانچہ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

Marfat.com

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡغٰفِلٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ لُعِنُوۡا فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ ۪ وَ لَہُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ (النور23)

ترجمۂ کنزالایمان :۔ بے شک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان پارسا ایمان والیوں کو ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کیلئے بڑا عذاب ہے ۔

اور حدیث شریف میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وَ قَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ یعنی پاک دامن انجان مسلمان عورتوں کو زنا کی تہمت لگانا گناہ کبیرہ یعنی بہت بڑا گناہ ہے اور دوسری حدیث میں حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَۃً یعنی پاک دامن مرد یا عورت کو زنا کی تہمت مت لگاؤ (مشکوۃ جلد 1 صفحہ 17 بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد۔ اگر کسی نے کسی مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائی اور وہ اس پر چار گواہ نہ پیش کر سکا۔ تو اس کو اس تہمت لگانے کی سزا میں قاضئ اسلام اسی دُرے لگوائے گا۔ اور اس کو مردود الشہادۃ قرار دے دے گا۔ یہ دُنیوی سزا ہے آخرت میں اسکو جہنم کے عذابِ عظیم کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

14 ماں باپ کی ایذا رسانی

ماں باپ کی نافرمانی حرام، سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ بلکہ ہر ایک پر فرض ہے کہ اپنے ماں باپ کا فرماں بردار ہو کر اُن کے ساتھ بہترین سلوک کرے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا کہ :۔

Marfat.com

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ط إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ۔ (بنی اسرائیل 24)

ترجمۂ کنزالایمان :۔ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے "ہوں" نہ کہنا اور انھیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کیلئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے۔ اور عرض کرائے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

اور حدیث شریف میں حُضُور ﷺ نے گناہ کبیرہ کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ یعنی ماں باپ کی نافرمانی و ایذارسانی بھی گناہ کبیرہ ہے

حدیث نمبر 2 :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا کہ اُس شخص کی ناک مِٹّی میں مل جائے اُس شخص کی ناک مِٹّی میں مل جائے اِن الفاظ کو سُن کر کسی صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کس کی ناک مِٹّی میں مل جائے ؟ تو حُضُورِ انور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کہ اُس کے پاس اُس کے والدین کو یا اُن میں سے ایک کو بڑھاپے نے بالیا پھر وہ اُن کی خدمت کر کے جنت میں نہیں داخل ہوا تو اُس کی ناک مِٹّی میں مل جائے۔ (یعنی وہ ذلیل و خوار اور نامُراد ہو جائے)۔

(مشکوٰۃ جلد 2 صفحہ 418 بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر 3 :۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خدا (عزوجل) کی رِضامندی باپ کی رِضامندی میں ہے اور خدا (عزوجل) کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے (مشکوٰۃ جلد 2 صفحہ 419 بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر 4 :۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔ مگر ماں باپ کی نافرمانی وایذارسانی کو نہیں بخشتا بلکہ ایسا کرنے والوں کو اس کے مرنے سے پہلے دنیا کی زندگی ہی میں

Marfat.com

جلدی سے سزا دے دیتا ہے۔ (مشکوۃ ج2ص421)

حدیث نمبر 5 :۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے ماں باپ کا فرمانبردار ہوتا ہے۔ اُس کے لیے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں۔ اگر ماں باپ میں سے ایک ہی موجود ہو اور وہ ایک ہی کا فرمانبردار ہو تو اس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور جو شخص اپنے ماں باپ کا نافرمان ہوتا ہے اُس کے لیے جہَنم کے دو دروازے کُھل جاتے ہیں۔ اور اگر ماں باپ میں سے ایک ہی موجود ہو اور وہ ایک ہی کا نافرمان ہو تو جہَنم کا ایک ہی دروازہ اُس کے لیے کُھلتا ہے۔ یہ سُن کر ایک صحابی نے عرض کیا اگر چہ اُس کے ماں باپ اُس پر ظُلم کرتے ہوں ؟ تو حُضُور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر چہ اُسکے ماں باپ نے اُس پر ظُلم کیا ہو۔ اگر چہ اسکے ماں باپ نے اس پر ظُلم کیا ہو۔ اگر چہ اُسکے ماں باپ نے اُس پر ظُلم کیا ہو (اِس جملہ کو تین مرتبہ اِرشاد فرمایا) (مشکوۃ ج2ص421)

مسائل و فوائد

والدین کی نافرمانی و ایذا رسانی کی سزا دنیا و آخرت دونوں جگہ ملتی ہے۔ بارہا کا تجربہ ہے کہ والدین کو ستانے والے خود اپنے ہی بیٹوں سے بڑی بڑی ایذائیں پاتے ہیں اور طرح طرح کی بلاؤں میں زندگی بھر گرفتار رہتے ہیں۔ اور آخرت میں تو عذابِ جہَنم کی سزا اِن بد نصیبوں کے لیے مقرر ہی ہے۔

15 جھوٹی گواہی

جھوٹی گواہی بھی حرام و گناہ کبیرہ اور جہَنم میں لے جانے والا عملِ بد ہے۔ قُرانِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کی فہرست بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

Marfat.com

وَ الَّذِیۡنَ لَا یَشۡہَدُوۡنَ الزُّوۡرَ وَ اِذَا مَرُّوۡا بِاللَّغۡوِ مَرُّوۡا کِرَامًا (الفرقان 72 6)

ترجمۂ کنزالایمان :۔ اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بے ہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے گزر جاتے ہیں۔

ا۔ حدیث میں حُضُورِ اکرم ﷺ نے بڑے بڑے گناہوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا وَ شَہَادَۃُ الزُّوۡرِ یعنی جھوٹی گواہی بھی گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا جرم ہے۔

۲۔ حدیث :۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں گناہ کبیرہ میں سے زیادہ بڑے بڑے گناہوں کی خبر نہ دے دوں ؟ تو لوگوں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں۔ ہم لوگوں کو ضرور بتا دیجئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ بڑے بڑے گناہوں میں سے زیادہ بڑے بڑے گناہ یہ ہیں (1) خدا کے ساتھ شرک کرنا (2) اور ماں باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی کرنا۔ یہ فرماتے وقت حُضُور ﷺ مسند لگا کر لیٹے ہوئے تھے ایک دم بیٹھ گئے اور فرمایا (3) اَلَا وَقَوۡلُ الزُّوۡرِ یعنی خبردار اور جھوٹی بات پھر اسی لفظ کو اتنی دیر تک باربار دوہراتے رہے کہ ہم لوگوں نے دل میں کہا کہ کاش ! حُضُور ﷺ اس بات کے فرمانے سے خاموش ہو جاتے اور اس سے آگے کوئی دوسری بات فرماتے۔

(بخاری جلد ا ص ۳۶۲)

حدیث نمبر 3 :۔ "حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ" سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے کہا کہ کیا مومن بزدل ہوتا ہے ؟ تو حُضُور ﷺ نے فرمایا "ہاں" پھر کسی نے عرض کیا کہ کیا مومن بخیل ہوتا ہے ؟ تو حُضُور ﷺ نے فرمایا "ہاں" "پھر کسی نے کہا کہ کیا مومن جھوٹا ہوتا ہے ؟ تو حُضُور ﷺ نے فرمایا کہ "نہیں"

(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۴۱۴ بحوالہ بیہقی)

حدیث نمبر 4 :۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ سچ بولنے کو لازم پکڑ لو۔ کیونکہ سچ نیکوکاری کا راستہ

Marfat.com

بتاتا ہے اور نیکو کاری جنت کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ (عزوجل) کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور تم لوگ جھوٹ بولنے سے بچتے رہو۔ کیونکہ جھوٹ بدکاری کا راستہ بتاتا ہے اور بدکاری جہنم کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کے وہ اللہ تعالیٰ (عزوجل) کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔

(مشکوٰۃ جلد 2 ص 412 بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث نمبر 5: ۔ حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کے لیے خرابی ہے جو بات کرتے ہوئے لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے اس کے لیے خرابی ہے۔ (مشکوٰۃ 2 ص 413 بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر 6: ۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اُس سے ایک میل دور چلا جاتا ہے اُس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے (مشکوٰۃ جلد 2 ص 413 بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر 7: ۔ حضرت سفیان بن اسد حضرمی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اُنھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور تیرا بھائی تجھے سچا سمجھتا رہے حالانکہ تو جھوٹا ہے۔

(مشکوٰۃ جلد 2 ص 413 بحوالہ ابوداؤد)

مسائل و فوائد۔ یوں تو ہر جھوٹی بات حرام و گناہ ہے مگر جھوٹی گواہی خاص طور سے بہت ہی سخت گناہ کبیرہ اور جہنم میں گرا دینے والا جرمِ عظیم ہے کیونکہ قرآن و حدیث میں خصوصیت کے ساتھ جھوٹی گواہی پر بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسرے قسموں کے جھوٹ سے تو صرف جھوٹ بولنے والے ہی کی دنیا و آخرت خراب ہوتی ہے مگر جھوٹی گواہی سے تو گواہی دینے والے کی دنیا و آخرت خراب ہونے کے علاوہ

Marfat.com

کسی دوسرے مسلمان کا حق مارا جاتا ہے یا بلا قصور کوئی مسلمان سزا پاتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ دونوں باتیں شرعاً کتنے بڑے بڑے گناہ کے کام ہیں۔ لٰہذا بہت ہی ضروری ہے کہ مسلمان جھوٹی گواہی کو جہنم کی آگ سمجھ کر ہمیشہ اس سے دور بھاگیں۔ (واللہ تعالیٰ لاعلم)

16 غیبت

غیبت بھی گناہ کبیرہ اور سخت حرام ہے اور یہ دوزخ میں لے جانے والی بدترین خصلت ہے
قُرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اِس بری عادت کی ممانعت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ :۔

وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ (الحجرات 12 رکوع 2)

اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مَرے بھائی کا گوشت کھائے تو تمہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

اِسی طرح حدیثوں میں بھی بکثرت اِس کی ممانعت اور مذمت آئی ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے

حدیث نمبر 1 :۔ حضرت ابو سعید و جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غیبت زنا سے سخت گناہ ہے۔ تو لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ غیبت زنا سے زیادہ سخت گناہ کیونکر اور کیسے ہے ؟۔ تو حُضُور ﷺ نے فرمایا کہ آدمی زنا کرتا ہے پھر توبہ کرلیتا ہے ۔ تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے اور غیبت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں بخشے گا جب تک کہ وہ نہ معاف کردے جس کی غیبت کی ہے (مشکوٰۃ ج 2 ص 415 بحوالہ بیہقی)

حدیث نمبر 2 :۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھی۔ اور یہ دونوں روزے دار تھے۔ پھر جب نبیٔ اکرم ﷺ اپنی نماز پوری فرما چکے تو ان دونوں سے فرمایا کہ دونوں پھر سے وضو کر کے اپنی نمازوں کو لوٹاؤ،

Marfat.com

اور روزہ پورا کرو۔ لیکن کسی دوسرے دن اس کی قضا کر لو۔ تو ان دونوں آدمیوں نے پوچھا کہ کیوں ہم نمازوں کو لوٹائیں ؟ اور روزہ کی قضا کریں ؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس لئے کہ تم دونوں نے فُلاں آدمی کی غیبت کی ہے۔ (مشکوٰۃ جلد 2 صفحہ 415)

مطلب یہ ہے کہ غیبت کرنے سے تمھاری نمازوں اور روزے کا ثواب غارت یا کچھ کم ہو گیا ہے۔ اس لئے ان کو دہرالو تا کہ پورا پورا ثوب مل جائے۔

غیبت کیا ہے ؟

کسی کا کوئی غائبانہ عیب بیان کرنا یا پیٹھ پیچھے اُس کو برا کہنا یہی غیبت ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ایک حدیث ہے کہ خود حُضُور نبیٔ کریم (ﷺ) نے صحابہ ٔ کرام سے فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے ؟ صحابہ ٔکرام نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول (عزوجل و ﷺ) زیادہ جاننے والے ہیں۔ تو حُضُور ﷺ نے فرمایا کہ تمھارا اپنے دینی بھائی کی ان باتوں کو بیان کرنا جن کو وہ ناپسند سمجھتا ہے (یہی غیبت ہے) صحابہ نے کہا کہ یہ بتایئے اگر میرے (دینی) بھائی میں واقعی وہ باتیں موجود ہوں۔ تو کیا ان باتوں کا کہنا بھی غیبت ہو گی۔ تو حُضُور ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کے اندر وہ باتیں ہوں گی جبھی تو تم اس کی غیبت کرنے والے کہلاؤ گے اور اگر اس میں وہ باتیں نہ ہوں جب تم اس پر بہتان لگانے والے کہلاؤ گے (جو ایک دوسرا گناہ کبیرہ ہے) (مشکوٰۃ باب حفظ اللسان جلد 2 ص 412)

مسائل و فوائد

غیبت ان گناہوں میں سے ہے جو سب سے زیادہ کثیر الوقوع ہے اور باوجود انتہائی سخت گناہ کبیرہ ہے۔ یہاں تک کہ زنا سے بھی بدتر گناہ ہے مگر اس زمانے میں بہت کم لوگ ہیں جو اس گناہ سے محفوظ ہیں۔ عوام تو عوام بڑے بڑے علماء کرام اور مقدس پیروں کا دامن بھی اس

Marfat.com

گناہ کی نحوست سے آلودہ نظر آتا ہے علماء و مشائخ کی شاید ہی کوئی مجلس ہو گی جو اس گناہ کی ظلمت سے خالی ہو۔ پھر غضب یہ ہے کہ لوگ اس طرح غیبت کے عادی بن چکے ہیں اور یہ بَلا اِس قدر عام ہو چکی ہے کہ گویا غیبت لوگوں کے نزدیک کوئی گناہ کی بات ہی نہیں۔ مگر خُوب سمجھ لو کہ غیبت خواہ علماء کی مجلس ہو یا عوام کا مجمع ہر جگہ اور ہر حال میں حرام و گناہ ہے اور گناہ بھی کبیرہ یعنی بڑا گناہ ہے لہذا جب کبھی غفلت میں کوئی غیبت زبان سے نکل جائے تو فوراً توبہ کر لینا چاہیے اور جس کی غیبت کی ہے جب بھی اُس سے ملاقات ہو تو مُعاف کرا لینا چاہیے اور قرآن و حدیث کی مُقدّس تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے کہ اِسی میں مومن کی دینی اور دُنیوی فلاح ہے اور یہی نجات کا راستہ ہے (واللہ تعالیٰ اعلم)

17 چُغلی

''چُغلی'' سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا آخرت میں عذابِ جَہنم ہے کیونکہ یہ مسلمانوں کے خلاف و شقاق اور جنگ و جدال کا بہت بڑا سبب اور ذریعہ ہے۔ چغلخور کے بارے میں حضُور ﷺ نے فرمایا ہے کہ :۔

حدیث نمبر 1 :۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ' یعنی چغل خور جنت میں داخل نہیں ہو گا (مشکوٰۃ جلد 2 صفحہ 411 بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث نمبر 2 :۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ یہ دونوں قبر والے یقیناً عذاب میں مبتلا ہیں اور کسی ایسے گناہ میں ان دونوں کو عذاب نہیں دیا جا رہا ہے۔ جس سے بچنا بہت زیادہ دشوار رہا ہو۔ ان میں سے ایک کو تو اِس لئے عذاب دیا جا رہا ہے کہ وہ چُھپ کر پیشاب نہیں کرتا تھا۔ اور دوسرا چغلی کھاتا تھا۔ پھر حضُور ﷺ نے کھجور کی ایک ہری شاخ لی۔ اور

Marfat.com

اُس کو چیر کر دو ٹکڑے کیے پھر دونوں قبروں میں ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا صحابہ ؓ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ حُضور ﷺ نے فرمایا اِس لئے کے جب تک یہ دونوں ٹہنیاں خشک نہ ہوں گی اِن دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی۔

(بخاری جلد 1 صفحہ 34)

چُغلی کسے کہتے ہیں؟

حدیث میں لفظ ''نمیمہ'' آیا ہے جس کا ترجمہ اُردو میں چُغلی ہے حضرت علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمۃ نے بخاری شریف کی شرح میں فرمایا کہ کسی کی بات کو دوسرے آدمی تک نقصان پہنچانے اور فساد پھیلانے کیلئے لے جانا ''یہی'' ''چُغلی'' ہے

مسائل و فوائد

چُغلی کھانا بد ترین اور بہت ذلیل عادت ہے اور یہ گناہ کبیرہ ہے چُغلی کھانے والے کو اس کی قبر میں بھی عذاب ہو گا اور آخرت میں اس کو جہنم کا عذاب بھی بھگتنا پڑے گا اس بری اور گناہ کی عادت سے مسلمانوں میں بڑے بڑے جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ قتل و خون ریزی کی نوبت آجاتی ہے اس لئے اس گناہ سے بچتے رہنا لازم اور بہت ضروری ہے خداوندِ کریم ہر مسلمان کو اِس بلا سے محفوظ رکھے (آمین)

18 امانت میں خیانت

امانت میں خیانت بہت بڑا گناہ اور حرام کام ہے اور چوری کی طرح یہ بھی جہنم میں لے جانے والا حرام کام ہے اللہ تعالیٰ نے قُرآنِ مجید میں فرمایا۔

Marfat.com

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تَخُوْنُوْا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْ آ اَمَانٰتِکُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (انفال 27ع3)

ترجمۂ کنز الایمان :۔ اے ایمان والو! اللہ اور رسول (عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم) سے دغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا۔ (النسآء 58)

ترجمۂ کنز الایمان :۔ بے شک اللہ (عزوجل) تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں کے سپرد کرو۔

حُضُور صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں فرمایا کہ

حدیث نمبر1 :۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ چار باتیں جس شخص میں پائی جائیں گی وہ خالص مُنافق ہو گا اور ان میں سے اگر ایک بات پائی گی تو اس شخص میں نفاق کی ایک بات پائی گئی۔ یہاں تک کہ اس سے توبہ کرلے 1۔ جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے 2۔ اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے 3۔ اور جب کوئی معاہدہ کرے تو عہد شکنی کرے 4۔ اور جب جھگڑا کرے تو گالی بجے
(مشکوٰۃ ج اص 17 بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد :۔ واضح رہے کہ جس طرح روپیوں، پیسوں اور مال و سامان کی امانتوں میں خیانت حرام ہے اسی طرح باتوں کاموں اور عہدوں کی امانتوں میں بھی خیانت حرام ہے۔ مثلاً کسی نے آپ سے اپنے راز کی بات کہہ دی۔ اور آپ سے کہہ دیا کہ یہ بات امانت ہے کسی سے مت کہیے گا۔ اور وہ بات آپ نے کسی سے کہہ دی تو یہ امانت میں خیانت ہو گئی۔ اسی طرح کسی نے آپ کو مزدور رکھ کر کوئی کام سپرد کر دیا مگر آپ نے قصداً اس کام کو بگاڑ دیا یا کم کام کیا تو آپ نے امانت میں خیانت کی۔ اسی طرح حاکم کے عہدے کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی رعایا کی نگرانی رکھے اور ان کی خبر گیری کرتا رہے اور عدل و انصاف قائم رکھے اگر

Marfat.com

اس نے اپنے عہدے کی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کیا تو یہ امانت میں خیانت ہو گئی۔ اسی طرح رات میں میاں بیوی جو کچھ کہتے یا کرتے ہیں اس میں میاں بیوی ایک دوسرے کے امین ہیں اگر ان دونوں میں سے کسی نے ان باتوں کو دوسرے لوگوں سے کہہ دیا تو یہ بھی امانت میں خیانت ہو گئی۔ غرض مزدور، کاریگر ملازم وغیرہ جو کام ان لوگوں کو سونپا گیا ہے وہ ان کاموں کے امین ہیں اگر یہ لوگ اپنے کام اور ڈیوٹی کو پورا کرنے میں کمی یا کوتاہی کریں گے تو امانت میں خیانت کے مرتکب ہوں گے یاد رکھو کہ ہر قسم کی امانتوں میں خیانت حرام اور ہر خیانت جہنم میں لیجانے والا کام ہے ہر مسلمان کو ہر قسم کی خیانتوں سے بچنا ایمان کی سلامتی اور جہنم سے نجات پانے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

19 کم ناپ تول

سامان اور سودا لیتے دیتے وقت ناپ تول میں کمی کرنا ایک قسم کی چوری اور خیانت ہے جو حرام اور سخت گناہ ہے جس کی سزا جہنم کا عذاب ہے قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

(۱) وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا (بنی اسرائیل 35)

ترجمۂ کنز الایمان:۔ اور ناپ تول پورا ناپو اور برابر ترازو سے تولو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا۔

دوسری آیت میں فرمایا کہ

Marfat.com

(۲) وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ الَّذِيۡنَ اِذَا اكۡتَالُوۡا عَلَى النَّاسِ يَسۡتَوۡفُوۡنَ ۞ وَاِذَا كَالُوۡهُمۡ اَوْ وَّزَنُوۡهُمۡ يُخۡسِرُوۡنَ ۞ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓـئِكَ اَنَّهُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ ۞ لِيَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ۞ يَّوۡمَ يَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۞ (المطففین 6)

کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں اور جب انہیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اُٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کیلئے۔ جس دن سب لوگ رب العلمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

ایک دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا کہ

(۳) اَوۡفُوا الۡكَيۡلَ وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُخۡسِرِيۡنَ ۞ وَزِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِيۡمِ ۞ وَلَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡيَآءَهُمۡ وَلَا تَعۡثَوۡا فِى الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِيۡنَ ۞ (الشعراء 183ع12)

ترجمۂ کنز الایمان :۔ ناپ تول پورا کرو اور گھٹانے والوں میں نہ ہو اور سیدھی ترازو سے تولو اور لوگوں کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو۔

اسی طرح حدیثوں میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کم ناپ تول کی ممانعت اور مذمت بار بار فرمائی ہے اور ناپ تول پورا پورا دینے کی تاکید فرمائی ہے۔

حدیث نمبر **1** :۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپ تول کرنے والوں سے فرمایا کہ بے شک تم لوگ ایسے کام پر لگائے گئے ہو کہ اس کام میں تم سے پہلے کچھ امتیں ہلاک ہو گئیں (ترمذی جلد اول 146)

مطلب یہ کہ ناپ تول میں کمی نہ کرو کیونکہ تم سے پہلے کچھ امتوں نے ناپ تول میں کمی کی تھی تو ان پر خدا کا عذاب آ گیا اور ان کو عذابِ الٰہی نے ہلاک کر ڈالا لہٰذا تم لوگ ناپ تول میں ہرگز ہرگز کبھی کمی نہ کرنا ورنہ تمھارے لئے بھی عذابِ الٰہی سے ہلاکت کا خطرہ ہے۔

حدیث نمبر **2** :۔ حضرت سُوید بن قیس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے جو مزدوری لے کر تولتا تھا فرمایا کہ "زِن وَارجح" یعنی وزن کرو اور

Marfat.com

کچھ بڑھا کر تولو۔ کم نہ تولو (مشکوٰۃ ج 1 ص 353 بحوالہ ابو داؤد وغیرہ)

مسائل وفوائد :۔ خلاصہ یہ ہے کہ ناپ تول میں ہرگز ہرگز کمی نہیں ہونی چاہیے کہ یہ چوری اور بدترین خیانت اور دھوکابازی ہے جو حرام وگناہ ہے اور تجارت کی برکت کو برباد کرنے والا کام ہے لہذا ہر مسلمان کا اس سے بچنا ضروری ہے تاکہ وہ "جہنم کے خطرات" سے محفوظ رہے (واللہ تعالیٰ اعلم)

20 رشوت

رشوت لینا دینا اور دونوں کے درمیان دلالی کرنا حرام وگناہ ہے قُرآن میں رشوت کو "سُحت" یعنی حرام کا مال کہا گیا ہے اور حدیثوں میں اس کی شدید ممانعت آئی ہے۔

حدیث نمبر 1 :۔ حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے اور اِن دونوں کے درمیان دلالی کرنے والے پر لعنت فرمائی (کنزُالعُمّال ج 5 ص 492)

حدیث نمبر 2 :۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حرام کے دو دروازے ایسے ہیں کہ لوگ ان دونوں دروازوں سے کھاتے ہیں ایک رشوت، دوسرے زانیہ کی کمائی (کنزالعمال ج 5 ص 492)

الحاصل :۔ رشوت کا مال حرام ہے اور رشوت لینا دینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ہاں البتہ اگر کسی مسلمان کا کوئی حق مارا جاتا ہو اور رشوت دینے سے وہ حق مل جاتا ہو اور رشوت دینے کے بغیر وہ حق نہ ملتا ہو تو ایسی صورت میں دینا جائز ہے۔ مگر رشوت لینا کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

Marfat.com

21 مال حرام

حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان کے لئے فرائضِ خداوندی یعنی نماز و روزہ اور حج و زکواۃ کے بعد رزقِ حلال طلب کرنا بھی فرض ہے اور مومن کے لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ مالِ حلال ہی استعمال کرے اور مالِ حرام سے بچتا رہے چنانچہ خداوندِ کریم (عزوجل) نے قرآنِ مجید میں فرمایا کہ

يَآ اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ (البقره 172 ع 21)

ترجمہ کنز الایمان :۔ اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ (عزوجل) کا احسان مانو اگر تم اُسی کو پوجتے ہو۔

اِس بارے میں چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے اور اِس کی اَہمیت کو سمجھئے!

حدیث نمبر 1 :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حُضُور ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ کہ آدمی یہ پروا نہیں کرے گا کہ اِس نے جو مال حاصل کیا ہے وہ حرام ہے یا حلال (بخاری ج 1 ص 276)

حدیث نمبر 2 :۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بندہ جو حرام مال کمائے گا اگر اُس کو صدقہ کرے گا تو وہ مقبول نہیں ہو گا۔ اور اگر خرچ کرے گا تو اُس میں برکت نہ ہو گی اور اگر اُس کو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑ کر مر جائے گا تو وہ اُس کے لئے جَہَنَّم کا توشہ بن جائے گا۔ (مشکوٰۃ جلد 1 صفحہ 243 بحوالہ امام احمد)

حدیث نمبر 3 :۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ گوشت جنت میں داخل نہیں ہو گا جو حرام غذا سے بنا ہو گا اور ہر وہ گوشت جو حرام سے بنا ہو جَہَنَّم اس کا زیادہ حق دار ہے (ایضاً)

Marfat.com

حدیث نمبر 4 :۔ حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرے باپ (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) کا ایک غلام تھا وہ اپنی کمائی لا کر میرے باپ کو دیتا تھا اور آپ اسکی کمائی کھاتے تھے۔ ایک دن وہ غُلام کوئی چیز لایا اور میرے والد نے اس کو کھالیا پھر اُس غلام نے خود ہی پوچھا کہ آپ جانتے ہیں یہ کیا چیز تھی جو آپ نے کھالی ہے؟ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غُلام سے دریافت فرمایا تمھیں بتاؤ وہ کیا چیز تھی؟ تو غُلام نے کہا کہ زمانہ جاہلیت میں کاہن بن کر ایک شخص کو غیب کی خبر بتائی تھی حالانکہ میں کہانت کے فن کو نہیں جانتا تھا میں نے اس کو دھوکا دے دیا تھا اب اس نے مجھ سے ملاقات کی اور اُسی کہانت کے معاوضہ میں اُس نے وہ چیز دی تھی جو آپ نے کھائی ہے یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حلق میں انگلی ڈال کر جو کچھ کھایا تھا سب قے کر دیا۔

حدیث نمبر 5 :۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ وہ بدن جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کو حرام سے غذا دی گئی ہو۔

(مشکوٰۃ ج ا ص ۲۴۳ بحوالہ بیہقی)

حدیث نمبر 6 :۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ جو کسی کپڑے کو دس درہم میں خریدے اور اس میں ایک درہم بھی حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس آدمی کے بدن پر رہے گا اللہ تعالیٰ اسکی کسی نماز کو قبول نہیں فرمائے گا یہ کہہ کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی دونوں انگلیوں کو دونوں کانوں میں ڈال کر یہ فرمایا کہ اگر میں نے یہ حدیث حُضور ﷺ سے نہ سنی ہو تو میرے یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں۔

(مشکوٰۃ ج 1 ص 243 بحوالہ احمد وغیرہ)

حدیث نمبر 7 :۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ بیچنے میں بکثرت قسم کھانے سے بچتے رہو کیونکہ قسم

Marfat.com

کھانے سے سودا تو بِک جاتا ہے لیکن اُس کی برکت برباد ہو جاتی ہے۔

(مشکوٰۃ ج1 ص243 بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر 8 :۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (شدتِ غضب سے) اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے نہ کلام فرمائے گا۔ نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا۔ نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا۔ اور ان کو بہت ہی سخت اور دردناک عذاب دے گا۔ 1۔ ٹخنوں کے نیچے تہبند یا پاجامہ لٹکانے والا۔ 2۔ احسان جتانے والا 3۔ جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنے والا

(مشکوٰۃ ج1 ص243 بحوالہ مسلم)

مسائل و فوائد

حرام ذریعوں سے کمائے ہوئے مالوں کو کھانا، پینا، پہننا کسی اور کام میں استعمال کرنا حرام و گناہ ہے اور اسکی سزا دنیا میں مال کی قلت وذلت اور بے برکتی ہے اور آخرت میں اسکی سزا جَہَنَّم کی بھڑکتی ہوئی آگ کا عذابِ عظیم ہے (والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ)

22 نماز چھوڑ دینا

نمازوں کو چھوڑ دینا بہت ہی شدید گناہ کبیرہ اور جَہَنَّم میں لے جانے والا کام ہے قُرآنِ مجید میں ہے کہ قیامت کے دن جب جہنمیوں سے جنتی لوگ پوچھیں گے کہ تم لوگوں کو کون سا عمل جَہَنَّم میں لے گیا؟ تو جَہنمی لوگ نہایت افسوس اور حسرت کے ساتھ یہ جواب دیں گے کہ

Marfat.com

قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ہ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ہ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ہ كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ہ حَتّٰى اَتٰنَا الْيَقِيْنَ (المدثر 47 رکوع 2)

ترجمۂ کنزالایمان :۔ ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور ''مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے اور بے ہودہ فکر والوں کے ساتھ بے ہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو جھلاتے رہے یہاں تک ہمیں موت آئی۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ہ (الماعون 5)

ترجمۂ کنزلایمان :۔ توان نمازیوں کی خرابی ہے جواپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

اِن کے علاوہ قُرآنِ مجید کی بہت سی آیتوں اور حدیثوں میں آیا ہے کہ نماز چھوڑ دینا شدید معصیت اور گناہ کبیرہ ہے چنانچہ حُضور سیدِ عَالَم ﷺ نے فرمایا کہ

حدیث نمبر 1 :۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ عہد جو ہمارے اور دوسرے لوگوں کے درمیان ہے وہ نماز ہے توجس نے نماز کو چھوڑ دیا اُس نے کافر کا کام کیا (مشکوٰۃ ج 1 ص 58 بحوالہ ترمذی وغیرہ)

حدیث نمبر 2 :۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کہ حُضور ﷺ نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے ایک دن یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کو پابندی کے ساتھ پڑھے گا، یہ نماز اس کے لئے نور اور بُرہان اور نجات ہو گی، اور جو پابندی کے ساتھ نماز نہ پڑھے گا۔ نہ اُس کے لئے نُور ہو گا نہ برُہان ہو گی۔ نہ نجات ہو گی اور قیامت کے دن قارون و فرعون وہامان وابی بن خَلَف (کافروں) کے ساتھ ہو گا۔

(مشکوٰۃ ج 1 ص 59 بحوالہ احمد ودارمی وبیہقی)

حدیث نمبر 3 :۔ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی

Marfat.com

عمل کے چھوڑنے کو کُفر نہیں سمجھتے تھے۔ سوا نماز کے (کہ صحابۂ کرام نماز چھوڑ دینے کو کُفر سمجھتے تھے) (مشکوٰۃ ج 1 ص 59 بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر 4:۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو میرے خلیل (نبی ﷺ) نے یہ وصیت کی ہے کہ تم شرک نہ کرنا اگرچہ تم ٹکڑے ٹکڑے کاٹ ڈالے جاؤ۔ اگرچہ تم جلا دیئے جاؤ، اور جان بوجھ کر فرض نماز کو نہ چھوڑنا۔ اور تم شراب نہ پینا اس لئے کہ وہ برائی کی کُنجی ہے (مشکوٰۃ جِ 1 ص 59 بحوالہ ابنِ ماجہ)

مسائل و فوائد

1 مذکورہ بالا حدیثوں، میں حدیث نمبر 2 کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح قارون و فرعون وہامان وابی بن خلف وغیرہ کُفار جَہنم میں جائیں گے اسی طرح نماز چھوڑ دینے والا مسلمان بھی جَہنم میں جائے گا۔ یہ اور بات ہے کہ کُفار تو ہمیشہ ہمیشہ جَہنم میں رہیں گے۔ اور ان لوگوں کو بہت سخت عذاب دیا جائے گا اور بے نمازی مسلمان ہمیشہ ہمیشہ جَہنم میں نہیں رہے گا۔ بلکہ اپنے گناہوں کے برابر عذاب پا کر پھر جہنم میں سے نکال کر جنت میں بھیج دیا جائے گا۔ اور بے نمازی کو بہ نسبت کُفار کے کچھ ہلکا عذاب دیا جائے گا۔

2 بہت سی ایسی حدیثیں آئی ہیں۔ جن کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ قصداً نماز چھوڑ دینا کُفر ہے اور بعض صحابۂ کرام مثلاً امیر المومنین حضرت عمر فاروقِ اعظم و عبد الرحمٰن بن عوف و عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ بن عباس و جابر بن عبد اللہ و معاذ بن جبل و ابو ہریرہ و ابو الدرداء رضی اللہ عنہم کا یہی مذہب تھا۔ اور بعض فقہ کے اماموں، مثلاً امام احمد بن حنبل و اسحاق بن راہویہ و عبد اللہ بن مبارک و امام نخعی رحمۃ اللہ علیہم کا بھی یہی مذہب تھا اگرچہ ہمارے امامِ اعظم ابو حنیفہ اور دوسرے ائمہ نیز بہت سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نماز ترک کرنے والوں کو کافر نہیں کہتے۔ پھر بھی کیا یہ تھوڑی بات ہے کہ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک

Marfat.com

قصداً نماز چھوڑ دینے والا کافر ہے (بہارِ شریعت حصہ 3 ص 10)

3 نماز فرضِ عین ہے اِس کی فرضیت کا مُنکر کافر ہے۔ اور جو قصداً نماز چھوڑ دے اگرچہ ایک ہی وقت کی ہو وہ فاسق ہے اور جو بالکل نماز نہ پڑھتا ہو قاضیٔ اسلام اس کو قید کر دے گا یہاں تک کے توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ حضرت امام مالک و شافعی و احمد رضی اللہ عنہم کے نزدیک سلطانِ اسلام کو یہ حکم ہے کہ وہ بالکل نماز نہ پڑھنے والے کو قتل کرا دے۔

(بہارِ شریعت حصہ 3 ص 10 بحوالہ دُرِ مُختار)

23 جُمعہ چھوڑنا

یوں تو ہر فرض کو چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے اور جہنّم میں جانے کا سبب ہے لیکن جمعہ کے چھوڑ دینے پر خصوصیت کے ساتھ چند خاص وعیدیں بھی وارد ہوئی ہیں۔ قُرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ (سورۃ الجمعہ 9ع2)	ترجمۂ کنز الایمان :۔ اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔

حدیثوں میں بھی اسکی بہت سی تاکید اور اس کے چھوڑنے پر وعید شدید آئی ہے چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثیں اس پر گواہ ہیں۔

حدیث نمبر 1 :۔ حضرت ابن عمر و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم دونوں نے منبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ جمعوں کو چھوڑنے سے باز رہیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر ضرور ایسی مُہر لگا دے گا کہ وہ یقیناً "غافلین" میں سے ہو جائیں گے۔ (مشکوٰۃ ج ا ص 121 بحوالہ مسلم)

Marfat.com

حدیث نمبر 2 :۔ حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سستی سے تین جمعوں کو چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مُہر لگا دے گا۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۲۱ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

حدیث نمبر 3 :۔ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ جماعت کے ساتھ پڑھنا ہر مسلمان پر ضروری ہے چار شخصوں کے سوا کہ ان لوگوں پر جمعہ پڑھنا ضروری نہیں 1۔غلام 2۔ عورت 3۔ بچہ 4۔بیمار (مشکوٰۃ ج 1 ص 121 بحوالہ ابو داؤد)

حدیث نمبر 4 :۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حُضُور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ ایک آدمی کو جُمعہ پڑھانے کا حکم دوں پھر میں ان لوگوں کے اُوپر اُن کے گھروں کو جلادوں جو جُمعہ میں نہیں آے ہیں۔

(مشکوٰۃ ج 1 ص 121 بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر 5 :۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے چار جُمعوں کو بِلا کسی عذر کے چھوڑ دیا تو اُس نے اِسلام کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا (کنزُ العُمال ج 7 ص 518)

حدیث نمبر 6 :۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حُضُور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص بِلا کسی عُذر کے جُمعہ چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اُس کو ایسی کتاب میں مُنافق لکھ دے گا جو نہ مٹائی جائے گی نہ بدلی جائے گی۔

(مشکوٰہ اول صفحہ 121 بحوالہ امام شافعی)

Marfat.com

24 جماعت چھوڑنا

جماعت واجب ہے اور بلا کسی شرعی وجہ کے جماعت چھوڑنے والا گناہگار فاسق اور مردود الشہادۃ ہے جماعت چھوڑنے والوں کے بارے میں حُضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں اُس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ بے شک میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر میں نماز قائم کرنے کا حکم دوں اور نماز کے لئے اذان کہی جائے۔ پھر میں ایک شخص کو امامت کرنے کا حکم دوں۔ اور وہ امامت کرے پھر میں جماعت سے الگ رہنے والوں کے پاس جاکر ان کے گھروں کو ان کے اوپر جلادوں (بخاری جلد اول ص 89)

حدیث نمبر 2 :۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم لوگوں کو فجر کی نماز پڑھائی تو سلام پھیرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ کیا فُلاں حاضر ہے ؟ تو لوگوں نے کہا نہیں پھر فرمایا کیا فُلاں حاضر ہے ؟ تو لوگوں نے کہا کہ نہیں تو ارشاد فرمایا کہ یہ دو نمازیں (فجر و عشاء) مُنافقین پر بہت بھاری ہیں اگر تم لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ ان دونوں نمازوں کا کیا اور کتنا ثواب ہے تو تم لوگ اپنے گھٹنوں پر گھسٹتے ہوئے ان دونوں نمازوں میں آتے۔

پہلی صف فرشتوں کی صف کے مثل ہے اگر تم لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ اس کی کیا فضیلت ہے تو تم لوگ جھپٹ کر جلدی سے اس میں آتے اور یقین رکھو کہ ایک آدمی کی نماز ایک آدمی کے ساتھ اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے بہت اچھی ہے دو آدمیوں کے ساتھ ایک کے ساتھ پڑھنے سے بہت اچھی ہے اور جماعت میں جس قدر زیادہ آدمی ہوں یہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے۔ (مشکوۃ ج 1 ص 96 بحوالہ ابو داؤد وغیرہ)

حدیث نمبر 3 :۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگوں

Marfat.com

نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ جماعت سے بچھڑنے والا یا تو مُنافق ہوتا ہے یا مریض۔ اور مریض کا یہ حال ہوتا ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان چل کر نماز میں آتا ہے اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم لوگوں کو ہدایت کی سنتوں کی تعلیم دی ہے اور ہدایت کی سنتوں میں سے یہ بھی ہے کہ نماز اُس مسجد میں پڑھی جائے جس میں اذان دی گئی ہو۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جو اس بات سے خوش ہو کہ وہ کل قیامت کے دن مسلمان ہونے کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو اس کو لازم ہے کہ وہ نمازوں کو وہاں پڑھے جہاں اذان دی گئی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی کے لئے ہدایت کی سُنتیں شریعت میں رکھی ہیں اور نماز با جماعت ہدایت کی سُنتوں میں سے ہے۔ اگر تم لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو گے۔ جس طرح جماعت سے بچھڑنے والا اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتا ہے۔ تو تم لوگ اپنے نبی کی سُنّت کو چھوڑنے والے ہو جاؤ گے۔ اگر تم لوگوں نے اپنے نبی کی سُنّت کو چھوڑ دیا۔ تو یقیناً تم لوگ گمراہی میں پڑ جاؤ گے جو آدمی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کا قصد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ہر قدم پر ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ہر قدم کے بدلے ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیتا ہے۔ تم لوگ یقین مانو کہ ہم نے اپنے کو اس حال میں دیکھا ہے کہ جماعت سے وہی آدمی بچھڑتا تھا جو ایسا منافق ہوتا تھا کہ اُس کا نفاق سب کو معلوم تھا بعض تو دو آدمیوں کے بیچ میں چلا کر لائے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ صف میں کھڑے کر دیئے جاتے تھے (مشکوٰۃ ج ا ص ۹۶ بحوالہ مسلم)

4 حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز قائم کرتا اور جوانوں کو حکم دیتا کہ جماعت سے بچھڑنے والوں کے گھروں کو جلا ڈالیں۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۹۷)

5 حدیث :۔ امیر المومنین حضرت عُثمانِ غنی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ جس کو

Marfat.com

اذان نے مسجد میں پالیا۔ پھر وہ مسجد سے نکل گیا حالانکہ وہ کسی حاجت سے بھی نہیں نکلا ہے اور پھر مسجد میں لوٹ کر آنے کا ارادہ بھی نہیں رکھتا تو وہ شخص مُنافق ہے۔

(مشکوۃ ج ا ص ۹۷ بحوالہ ابن ماجہ)

6 حدیث :۔ حضرت ابو بکر بن سلیمان (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلیمان (رضی اللہ عنہ) کو صُبح کی نماز میں مسجد کے اندر نہیں پایا۔ اور آپ صُبح ہی کو بازار گئے۔ اور حضرت سلیمان (رضی اللہ عنہ) کا مکان مسجد اور بازار کے درمیان میں تھا تو امیر المومنین نے حضرت سلیمان (رضی اللہ عنہ) کی ماں حضرت شفا (رضی اللہ عنہا) سے فرمایا کہ میں نے صُبح کی نماز میں سلیمان (رضی اللہ عنہ) کو نہیں دیکھا تو اُنھوں نے کہا کہ وہ رات بھر نماز پڑھتا رہا پھر اسکی آنکھیں اس پر غالب ہو گئیں۔ اور وہ سو گیا تو امیر المومنین حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا کہ میں صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں یہ مجھے ساری رات نماز نفل پڑھنے سے زیادہ مَحبوب ہے۔ (مشکوۃ ج ا ص ۹۷ بحوالہ مالک)

جماعت چھوڑنے کے اعذار

مندرجہ ذیل عذروں کی وجہ سے اگر کوئی جماعت چھوڑدے تو گناہگار نہ ہو گا ۱۔ مریض جسے مسجد تک جانے میں مُشقت ہو ۲۔ اپاہج ۳۔ وہ جس کا پاؤں کٹ گیا ہو ۴۔ جس پر فالج گرا ہو ۵۔ اتنا بوڑھا ہو کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو ۶۔ اندھا اگرچہ اندھے کے لئے کوئی ایسا ہو کہ جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچادے ۷۔ سخت بارش ۸۔ شدید کیچڑ کا حائل ہونا ۹۔ سخت سردی ۱۰۔ سخت تاریکی ۱۱۔ آندھی ۱۲۔ مال یا کھانے کے تلف کا اندیشہ ۱۳۔ قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے ۱۴۔ ظالم کا خوف ۱۵۔ پاخانہ ۱۶۔ پیشاب ۱۷۔ ریاح کی شدید حاجت ہے ۱۸۔ کھانا حاضر ہے اور نفس کو اسکی خواہش ہے ۱۹۔ قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے ۲۰۔ مریض کی تیمارداری کیلئے کہ وہ اکیلا گھبرائے گا

Marfat.com

یہ سب ترکِ جماعت کے لئے عذر ہیں (بہارِ شریعت ج اص ۱۳۱، بحوالہ دُرِ مختار)

25 نمازی کے آگے سے گزرنا

کسی نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنا گناہ ہے۔ حدیثوں میں اسکی سخت ممانعت آئی ہے

1 حدیث :۔ حضرت ابو جہیم (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ اگر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے والا جان لیتا کہ اس پر کتنا بڑا گناہ ہے تو اسکے لئے چالیس تک کھڑا رہنا اس سے بہتر ہو تا کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرے اس حدیث کے راوی ابو النصر نے کہا میں نہیں جانتا کہ چالیس دن تک فرمایا۔ یا چالیس برس فرمایا (مشکوٰۃ ج اص ۷۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

2 حدیث :۔ حضرت ابو سعید (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ حُضُور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کو سُترہ نہ بنا کر نماز پڑھے اور کوئی اس کے آگے سے گزرنے کا ارادہ کرے اس کو چاہیے کہ اس کو دفع کرے پھر بھی وہ اگر نہ مانے تو اس سے لڑائی کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔ (مشکوٰۃ ج اص ۷۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد

نمازی کو چاہیے کہ اگر میدان میں نماز پڑھے تو اپنے آگے کسی چیز کو سُترہ بنا کر نماز پڑھے اور گزرنے والے کو چاہیے کہ سُترہ کے باہر سے گزرے اور اگر میدان یا مسجد میں بلا سُترہ کے نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی آگے سے گزرنے لگے تو اشارہ سے اس کو منع کرے اور منع کرنے سے بھی وہ نہ مانے تو سختی کے ساتھ اس کو دھکا دے کر دفع کرے۔ حُضُور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کو شیطان اس لئے فرمایا کہ وہ اگرچہ مسلمان ہے۔ مگر وہ شیطان کا کام کر رہا ہے۔ کہ نمازی کے آگے سے گزر کر نمازی کی توجہ میں پراگندگی اور انتشار پیدا کر رہا ہے (واللہ تعالیٰ اعلم)

Marfat.com

26 نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا

نماز میں آسمان کی طرف سر اُٹھا کر دیکھنا ناجائز اور گناہ ہے حدیث میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔

حدیث :۔ حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ کچھ لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ اپنی نگاہوں کو اپنی نماز میں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں حُضُور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس بارے میں بہت ہی سخت بات فرمائی ہے یہاں تک فرمایا کہ لوگ ایسا کرنے سے باز رہیں ورنہ ضرور ان کی نگاہیں اُچک لی جائیں گی۔ اور وہ اندھے ہو جائیں گے (بخاری ج ا ص ۱۰۳ باب رفع البصر الی السماء)

مسائل و فوائد

نماز میں قیام کی حالت میں نگاہ سجدہ گاہ پر جمی رہنی چاہیے اور رکوع میں نظر پاؤں کے دونوں انگوٹھوں پر اور سجدہ میں نظر ناک پر، اور بیٹھنے میں نظر سینے پر، اور سلام پھیرنے میں دونوں کندھوں پر رہنی چاہیے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

27 امام سے پہلے سر اُٹھانا

نماز میں امام سے پہلے سر اٹھانا منع اور گناہ ہے۔ حدیث میں اس کی سخت ممانعت اور وعیدِ شدید آئی ہے۔

حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہے کہ وہ شخص جو امام سے پہلے سر اٹھا لیتا ہے کیا اِس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اسکے سر کو گدھے کا سر بنا دے یا اُس کی صُورت کو گدھے کی صُورت بنا دے۔

Marfat.com

(بخاری ج ۱ ص ۹۶ باب اثم من رفع راسہ)

(۲۸) زکواۃ نہ ادا کرنا

نماز کی طرح زکواۃ بھی فرض ہے اور جس طرح نماز چھوڑ دینا گناہ کبیرہ ہے اسی طرح زکواۃ نہ دینا بھی گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا عمل ہے۔ قرآنِ مجید اور حدیثوں میں زکواۃ چھوڑنے والے کے لئے بکثرت جہنم کی وعیدیں آئی ہیں چنانچہ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۙ یَّوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ (التوبہ ع ۵)

اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ وہ ہے جو تم نے اپنے لئے خزانہ جمع کیا تھا تو اب مزہ چکھو اس خزانے کا (کنزالایمان)

حدیث شریف میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ

1 حدیث :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جس کو خدا نے مال عطا فرمایا اور اس نے اس کی زکواۃ نہیں ادا کی تو قیامت کے دن اس کے مال کو ایک گنجے اژدہے کی صورت میں بنا دیا جائے گا کہ اس اژدہے کی دو چتیاں ہوں گی۔ (جو اس کے بہت ہی زہریلے ہونے کی نشانی ہے)۔ اور وہ اژدہا اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا جو اپنے جبڑوں سے اس کو پکڑے گا اور کہے گا میں ہوں تیرا مال تیرا خزانہ۔

(بخاری ج ۱ ص ۱۸۸)

2 حدیث :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جن اونٹوں کی زکواۃ نہیں

Marfat.com

دی گئی ہے۔ وہ دنیا میں جتنے بڑے اور فربہ تھے۔ اس سے بڑھ کر بڑے اور فربہ ہو کر قیامت کے دن آئیں گے اور اپنے مالکوں کو اپنے پاؤں سے کچلیں گے۔ جن بکریوں کی زکواۃ نہیں دی گئی ہے وہ بکریاں دنیا میں جتنی بڑی اور فربہ تھیں۔ ان سے زیادہ بڑی اور فربہ ہو کر آئیں گی۔ اور اپنے مالکوں کو پیروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی۔

(بخاری ج ا ص ۱۸۸)

3 حدیث :۔ حضرت احنف بن قیس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے۔ کہ حضرت ابو ذر غفاری (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ خزانہ جمع کرنے والوں کو (جو زکواۃ نہیں دیتے) خوشخبری سنادو کہ ان کے خزانہ کو قیامت کے دن پتھر بنا کر جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔ پھر ان کو ان کے مالکوں کی چھاتیوں کی گھنڈی پر رکھا جائے گا۔ تو وہ ان کے شانوں کی کرّی سے باہر نکل جائے گا۔ اور پھر ان کے شانو کی کرّی میں رکھا جائے گا۔ تو وہ ان کی چھاتی کی گھنڈی سے باہر نکل جائے گا۔ (بخاری ج ا ص ۱۸۹)

مسائل و فوائد

الحاصل ہر وہ مال جس میں زکواۃ فرض ہے اگر ان کی زکواۃ نہ دی گئی ہو۔ تو قیامت کے دن وہی مال ان کے مالکوں کے لئے عذاب کا ذریعہ بنے گا۔ اور جہنم میں طرح طرح کے عذابوں میں گرفتار ہوں گے۔

29 روزہ چھوڑ دینا

روزہ فرض اور اسلام کے ارکان میں سے ایک رُکن ہے۔ بِلا عُذرِ شرعی اِس کا چھوڑ دینا گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اور روزہ رکھ کر اگر بِلا عُذرِ شرعی قصداً توڑ دے تو کفارہ لازم ہے۔ اور اس کا کفارہ یہ ہے۔ کہ ایک غلام آزاد کرے یا ساٹھ دن لگاتار روزے

Marfat.com

رکھے۔یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ (البقرہ ع ۲۳)

ترجمۂ کنز الایمان :۔ اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (البقرہ ع ۲۳)

ترجمۂ کنز الایمان :۔ توتم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے۔

مسائل و فوائد

روزہ شریعت کی اصطلاح میں مسلمان کا بہ نیتِ عبادت صُبحِ صادق سے غروبِ آفتاب تک اپنے کو قصداً کھانے پینے، جماع سے باز رکھنے کا نام ہے۔ عورت کا حیض و نفاس سے خالی ہونا شرط ہے۔بلاعذر روزہ چھوڑ دینا گناہ عظیم اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

حدیث ۱ :۔ حاکم نے حضرت کعب بن عجرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا سب لوگ منبر کے پاس حاضر ہوں ہم سب حاضر ہوئے جب حُضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے درجہ پر چڑھے کہا "آمین" دوسرے درجہ پر چڑھے کہا "آمین" تیسرے درجہ پر چڑھے کہا "آمین" جب منبر سے تشریف لائے ہم نے عرض کی آج ہم نے حُضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ایسی بات سنی کہ کبھی نہ سنتے تھے۔ تو حُضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جبریل (علیہ السلام) نے آکر عرض کی ۔وہ شخص دور ہو جس نے رَمضان پایا اور اپنی مغفرت نہ کرائی۔ میں نے کہا "آمین" جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو کہا وہ شخص دور ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا "آمین" جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا کہا وہ شخص دور ہو جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپا آئے اور ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جائے میں نے کہا

Marfat.com

"آمین" (بہارِ شریعت حصہ ۵ ص ۹۶)

حدیث۲ :۔ حضرت ابو امامہ باہلی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حُضُور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ۔ میں سو رہا تھا تو خواب میں دو آدمی میرے پاس آئے اور میرے دونوں بازوں کو پکڑ کر مجھے ایک دُشوار گزار پہاڑ پر چڑھایا تو جب میں بیچ پہاڑ پر پہنچا تو وہاں بڑی سخت آوازیں آرہی تھیں۔ تو میں نے کہا کہ یہ کیسی آوازیں ہیں تو لوگوں نے بتایا کہ جہنمیوں کی آوازیں ہیں پھر مجھے اور آگے لے جایا گیا تو میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا۔ کہ ان کو ان کے ٹخنوں کی رگوں میں باندھ کر لٹکایا گیا تھا۔ اور ان لوگوں کے گلپھڑے پھاڑ دیئے گئے تھے۔ اور ان کے گلپھڑوں سے خون بہ رہا تھا۔ تو میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں ؟۔ تو کسی کہنے والے نے یہ کہا کہ یہ لوگ روزہ افطار کرتے تھے۔ قبل اس کے کہ روزہ افطار کرنا حلال ہو۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۰۸ بحوالہ ابن خزیمہ وابن حبان)

30 حج چھوڑ دینا

جس شخص پر حج فرض ہے اس کو لازم ہے کہ فوراً ہی حج کو جائے۔ حج پر قادر ہوتے ہوئے حج کا چھوڑ دینا گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا کہ

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ (آل عمران ع ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان :۔ اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

دوسری آیت میں ارشاد ہوا

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ۔ (البقرہ ع ۲۴) ترجمۂ کنزالایمان :۔ حج و عمرہ کو اللہ کیلئے پورا کرو۔

Marfat.com

1 حدیث :۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جو شخص سُواری اور اتنے توشہ کا مالک ہو گیا کہ وہ اُسے بیتُ اللہ تک پہنچادے پھر اُس نے حج نہیں کیا تو کچھ فرق نہیں ہے کہ وہ یہودی ہوتے ہوئے مرے یا نصرانی ہوتے ہوئے۔ اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قُرآنِ مجید میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے لوگوں پر بیتُ اللہ کا حج ہے جو بیتُ اللہ تک راستہ کی طاقت رکھے۔

(مشکوۃ ج ا ص ۲۲۳ بحوالہ ترمذی و کنزالعمال ج ۵ ص ۱۱)

مسائل و فوائد

حج اسلام کا پانچواں رُکن اور بہت اَہم فرض ہے اور جب حج فرض ہو جائے تو فوراً حج کر لینا لازم ہے جس قدر دیر کرے گا ہر لمحہ گنہگار ہوتا رہے گا۔

31 حقُوقُ العِباد نہ ادا کرنا

بندوں کے حقُوق ادا کرنا بھی ہر مسلمان کا فرض ہے اور بندوں کے حقُوقِ واجبہ نہ ادا کرنا گناہ کبیرہ ہے جو صرف توبہ کرنے سے معاف نہیں ہو سکتا بلکہ ضروری ہے کہ توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ یا تو حقُوق ادا کرئے یا صاحبانِ حقُوق سے حقُوق مُعاف کرائے۔ کیونکہ جب تک بندے نہ معاف کردیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو مُعاف نہیں فرمائے گا حدیث شریف میں ہے کہ فَاٰتُوْا کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حُقَّهٗ (بخاری ج ا ص ۲۶۴)

ترجمہ :۔ ہر حق والے کا حق ادا کرو آج کل بہت سے مسلمان دوسروں کے مال وسامان اور زمین پر قبضہ کر لیتے ہیں اور دوسروں کا حق غصب کر لیتے ہیں۔ بہت سے لوگ قرض لے کر اسکو ادا نہیں کرتے۔ بعض لوگ مزدوروں کی مزدوری ملازموں کی تنخواہ دبا کر بیٹھ رہتے ہیں۔ یہ سب حقُوقُ العباد ہیں جو اِن حقُوق کو ادا نہ کرے گا۔ یا نہ مُعاف کرائے گا

Marfat.com

آخرت میں اس کا ٹھکانا جہنم میں ہو گا۔

اس طرح مسلمان پر اس کے ماں باپ ، بھائیوں بہنوں ، بیوی ، بچوں ، رشتہ داروں اور پڑوسیوں وغیرہ کے حقوق ہیں کہ سب کے ساتھ نیک سلوک کرے اگر ان لوگوں کے حقوق کو ادا نہ کرے گا تو قیامت کے دن حقوق العباد میں ماخوذ اور عذابِ جہنم میں گرفتار ہو گا (واللہ تعالیٰ اعلم)

نوٹ :۔ حقوق کا مفصل بیان ہماری کتاب " جنتی زیور " میں پڑھیے جو بہت ہی جامع اور ایمان افروز کتاب ہے اور اس میں مسلم معاشرہ کی اصلاح کے لئے بہت کچھ لکھا گیا ہے۔

32 رشتہ داریوں کو کاٹ دینا

اللہ تعالیٰ نے خاندانی اور سُسرالی رشتہ داریوں کو اپنی نعمت بتایا ہے جس سے انسانوں کو نوازا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ تم رشتہ داریوں کو جانو پہچانو اور ان رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور نیک برتاؤ کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ نے ان رشتہ داروں سے بگاڑ اور قطع تعلق کو حرام فرمایا ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ ان رشتہ داریوں کو نہ کاٹو یعنی ایسا مت کرو کہ بھائیوں اور بہنوں ، چچاؤں ، پھوپھیوں ، بھتیجوں ، اور نواسوں وغیرہ سے اسطرح کا بگاڑ کرلو کہ یہ کہدو کہ تم میری بہن نہیں۔ اور میں تمھارا بھائی نہیں اور کہہ کر بالکل رشتہ داری کا تعلق ختم کرلو۔ ایسا کرنے کو " قطع رحم " اور " رشتہ کاٹنا " کہتے ہیں یہ شریعت میں حرام ہے اور بڑا سخت گناہ کا کام ہے اور اسکی سزا جہنم کا دردناک عذاب ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا

Marfat.com

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَ تُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝ أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَ أَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ (سورہ محمد رکوع ۳)

تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو۔ یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں حق سے بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں (کنزالایمان)

اسی طرح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا

1 حدیث :۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اُس قوم پر رحمت نہیں نازل ہوتی جس قوم میں کوئی رشتہ داریوں کو کاٹنے والا موجود ہے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۰ بحوالہ بیہقی)

2 حدیث :۔ حضرت عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے (۱) احسان کر کے جتنے والا (۲) اپنی ماں کی نافرمانی اور ایذا رسانی کرنے والا (۳) شراب پینے والا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۰ بحوالہ نسائی وغیرہ)

3 حدیث :۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اللہ ہوں اور میں رحمٰن ہوں میں نے رشتوں کو پیدا کیا ہے اور اپنے نام سے اس کے نام کو مشتق کیا ہے جو شخص رشتہ کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو اس کو کاٹ دے گا۔ میں اس کو کاٹ دوں گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۰ بحوالہ ابوداؤد)

4 حدیث :۔ حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہے کہ تم لوگ اپنے نسب ناموں کو جان لو۔ تاکہ اس کی وجہ سے تم اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ یقین جانو کہ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنا یہ گھر والوں

Marfat.com

میں محبت اور مال میں زیادتی اور عمر میں درازی کا سبب ہے

(مشکوۃ ج ۲ ص ۴۲۰ بحوالہ ترمذی)

33 پڑوسیوں کے ساتھ بد سلوکی

اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں کے علاوہ پڑسیوں، ساتھیوں اور دوستوں کے ساتھ بھی نیک اور اچھے برتاؤ کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا یہ جنت میں لیجانے والا عمل ہے اور ان لوگوں کے ساتھ بد سلوکی وایذا رسانی کرنا حرام وگناہ اور جہنم میں لیجانے والا کام ہے۔ چنانچہ قرآنِ مجید میں خداوندِ قدوس نے ارشاد فرمایا کہ

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا

(النساء رکوع ٦)

اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنے باندی غلام کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرو بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا (کنزالایمان)

اسی طرح حدیث میں ہے

حدیث نمبر **1** :۔ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ خدا (عزوجل) کی قسم وہ مومن نہیں ہو گا خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہو گا۔ خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہو گا۔ تو کسی نے کہا کون؟ یا رَسُولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تو فرمایا کہ وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہو (مشکوۃ ج ۲ ص ۴۲۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ کامل درجے کا مسلمان اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہو جائیں۔

Marfat.com

2 حدیث :۔ حضرت عائشہ و حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا حضرت جبرئیل (علیہ السلام) ہمیشہ پڑوسی کے متعلق مجھے وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا۔ کہ عنقریب یہ پڑوسی کو وارث ٹھہرادیں گے۔

3 حدیث :۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ تمام ساتھیوں میں اللہ (عزوجل) کے نزدیک سب سے بہتر وہ ساتھی ہوگا جو اپنے ساتھیوں کے لئے بہترین ہو۔اور تمام پڑوسیوں میں اللہ (عزوجل) کے نزدیک وہ پڑوسی بہتر ہے جو اپنے پڑوسیوں کیلئے بہترین ہو (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۴ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

4 حدیث :۔ حضرت ابنِ عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ مومن نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھالے اور اس کا پڑوسی اسکے پہلو میں بھوکا رہ جائے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۴ بحوالہ بہیقی)

5 حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ (ﷺ) فُلانی عورت کی نماز و روزہ اور صدقہ کا بڑا چرچا ہوتا رہتا ہے مگر وہ اپنے پڑوسیوں کو زبان سے ایذا دیتی رہتی ہے.تو ارشاد فرمایا یہ عورت جہنمی ہے.تو اس آدمی نے کہا فُلانی عورت کے روزہ و نماز اور صدقہ میں کمی کا چرچا ہے وہ صرف پنیر کی ٹکیوں کو صدقہ میں دیا کرتی ہے مگر وہ اپنے پڑوسیوں کو نہیں ستاتی ہے۔ تو حُضُور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ عورت جنتی ہے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۴)

34 جانوروں کو ستانا

جانوروں کو بلاوجہ مارنا اور ان کی طاقت سے زیادہ ان سے محنت لینا بلا ضرورت ان کو قتل کرنا یا آگ میں جلانا۔یا بھوکا پیاسا رکھنا حرام و گناہ ہے چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثوں میں خاص طرح

Marfat.com

اس کی ممانعت آئی ہے

1 حدیث :۔ حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک چیونٹی نے ایک نبی (علیہ السلام) کو کاٹ لیا تو انھوں نے چیونٹیوں کے پورے مسکن کو جلا دینے کا حکم دے دیا اور وہ پورا مسکن جلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس نبی (علیہ السلام) پر وحی اتاری کہ تم کو تو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا مگر تم نے ایسی امت کو جلا دیا جو خدا کی تسبیح پڑھتی تھی۔ (ایسا نہ ہونا چاہیے تھا)

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۶۱ بحوالہ بخاری و مسلم)

2 حدیث :۔ حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ حُضُور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ایک عورت ایک بلی کے معاملے میں جہنم کے اندر داخل کی گئی اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اس کو کھلایا پلایا نہ اس کو چھوڑا کہ وہ کیڑوں مکوڑوں کو کھاتی یہاں تک کہ وہ مر گئی (بخاری جلد ا ص ۴۶۷ باب خمس من الدواب)

3 حدیث :۔ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ جو کسی جاندار کو لٹکا کے اس پر نشانہ لگائے وہ ملعون ہے۔

4 حدیث :۔ حضرت شداد ابن اوس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں بھلائی کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ لہذا تم جب کسی کو قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو۔ اور چھری تیز کر و اور ذبیحہ کو راحت پہنچاؤ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۵۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

5 حدیث :۔ حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو ان کے چہروں پر مارنے اور داغ لگانے سے منع فرمایا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۵۷ بحوالہ مسلم

Marfat.com

6 حدیث :۔ حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ایک گدھا گزرا۔ جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اِس کے چہرے پر داغ لگایا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۵۷ بحوالہ مسلم)

7 حدیث :۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ایک گوریا کو یا اس سے بڑے پرند کو ناحق قتل کر دے تو اللہ تعالیٰ اُس سے اُس قتل کے بارے میں پوچھ گچھ فرمائے گا۔ تو کسی نے کہا رسول اللہ ﷺ اس کا حق کیا ہے ؟ تو فرمایا کہ یہ ہے کہ اس کو ذبح کرے اور کھائے نہ یہ کے اس کا سر کاٹ کر پھینک دے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۵۹ بحوالہ نسائی وغیرہ)

8 حدیث :۔ حضرت سہل بن الحَنظَلیہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) ایک ایسے اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی پیٹھ اُس کے پیٹ سے (بھوک کی وجہ سے) مل گئی تھی۔ تو حُضور (ﷺ) نے فرمایا کہ تم لوگ اِن بے زَبان جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو ان پر اُس وقت سوار ہوا کرو۔ جب کہ وہ اچھی حالت میں ہوں اور جب انھیں چھوڑو تو اُس وقت بھی انھیں اچھی حالت میں چھوڑو۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۹۲ بحوالہ ابوداؤد)

مسائل و فوائد

کسی جاندار کو پرند ہو یا چرند بلاوجہ ستانا اور ایذا دینا شرعاً حرام ہے صرف ان جانوروں کو مار ڈالنا جائزہ ہے جو مُہلک یا مُوذی ہوں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

Marfat.com

35 ظُلم

ہر قسم کا ظُلم حرام و گناہ کبیرہ ہے اور جَہنَم میں لیجانے والا کام ہے۔ قُرآنِ مجید اور حدیثوں میں ظُلم کرنے کی ممانعت اور اس کی مذمت بکثرت آئی ہے بلکہ بہت سی ظالموں کی بستیاں اُن کے ظُلم کی نحوست کی وجہ سے ہلاک و برباد کر دی گئیں۔ چانچہ قُرآنِ مجید میں ارشادِ رَبانی ہے کہ

وَ کَمۡ قَصَمۡنَا مِنۡ قَرۡیَۃٍ کَانَتۡ ظَالِمَۃً وَّ اَنۡشَاۡنَا بَعۡدَھَا قَوۡمًا اٰخَرِیۡنَ — اور کتنی ہی بستیاں ہم نے تباہ کر دیں کہ وہ ستمگار تھیں اور ان کے بعد اور قوم پیدا کی۔

(انبیاء رکوع ۱)

دوسری آیت میں ارشاد ہوا کہ

وَ کَاَیِّنۡ مِّنۡ قَرۡیَۃٍ اَمۡلَیۡتُ لَھَا وَ ھِیَ ظَالِمَۃٌ ثُمَّ اَخَذۡتُھَا وَ اِلَیَّ الۡمَصِیۡرُ — ترجمۂ کنزالایمان :۔ اور کتنی بستیاں کہ ہم نے ان کو ڈھیل دی اس حال پر کہ وہ ستمگار تھیں پھر میں نے انہیں پکڑا اور میری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے۔

(الحج رکوع ۶)

اِس مضمون کی بہت سی آیتیں قُرآنِ مجید میں ہیں جو اعلان کر رہی ہیں کہ ظُلم کرنے والوں کے لئے دنیا میں بھی ہلاکت و بربادی ہے اور آخرت میں بھی ان کیلئے دردناک عذاب ہے چنانچہ بہت سی آیتوں میں بار بار ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ لَھُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ — بے شک ظالموں کیلئے دردناک عذاب ہے

اور ایک آیت میں یوں فرمایا

اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ فِیۡ عَذَابٍ مُّقِیۡمٍ — سنتے ہو بے شک ظالم لوگ ہمیشہ کیلئے عذاب میں ہیں (کنزالایمان)

(الشوریٰ رکوع ۴)

Marfat.com

اِسی طرح حدیثوں میں بھی ظُلم کی مذمت و ممانعت بکثرت بیان کی گئی ہے۔

احدیث :۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لے لیتا ہے تو پھر اس کو چھٹکارا نہیں دیتا ہے پھر حُضُور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ آیت پڑھی وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَھِیَ ظَالِمَۃٌ یعنی اللہ تعالیٰ کی پکڑ ایسی ہی ہے جب وہ ظالموں کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

2 حدیث :۔ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ جب حُضُور (صلی اللہ علیہ وسلم) مقامِ حجر یعنی قوم عاد و ثمود کی بستیوں میں سے گزرے تو فرمایا اے لوگوں اِن ظالموں کے گھروں میں روتے ہوئے داخل ہونا کیونکہ یہ خوف ہے کہ کہیں تم کو بھی وہی عذاب نہ پہنچ جائے جو ان ظالموں کو پہنچا تھا یہ فرمایا پھر اپنے سر پر کپڑا ڈال کر بڑی تیزی کے ساتھ چلے اور اُس وادی سے گزر گئے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

3 حدیث :۔ حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ظُلم کرنے سے بچتے رہو۔ کیونکہ ظُلم قیامت کے دن اندھیرے میں رہنے کا سبب ہے اور بخیلی سے بھی بچتے رہو اس لئے کہ بخیلی نے تم سے پہلوں کو ہلاک کر دیا ہے ان کی بخیلی ہی نے اُن کو اِس بات پر اُبھارا تھا کہ اُنھوں نے اپنے خونوں کو بہایا اور حرام چیزوں کو حلال ٹھہرایا۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۶۴ بحوالہ مسلم)

4 حدیث :۔ امیر المومنین حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ تم اپنے کو مظلوم کی بد دُعا سے بچاؤ۔ اِس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے حق کا سُوال کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کسی حق والے کو روکتا نہیں ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۶)

Marfat.com

5 حدیث :۔ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ جو شخص کسی مقدمہ میں کسی ظالم کی مدد کرے تو وہ ہمیشہ اللہ (عزوجل) کے غضب میں رہے گا۔ یہاں تک کہ اس سے الگ ہو جائے (کنزُ العُمّال ج ۳ ص ۲۸۴)

6 حدیث :۔ حضرت اوس بن شرجیل (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ جو شخص ظالم کے ساتھ اسکو ظالم جانتے ہوئے اس کی مدد کے لئے نکلا تو وہ اسلام (کامل) سے نکل گیا۔ (کنزالعمال ج ۳ ص ۲۸۴)

مسائل و فوائد

کسی شخص کے ساتھ کسی قسم کا ظلم کرنا بہت شدید گناہ کبیرہ اور عذابِ جَہَنَّم میں مبتلا کرنے والا کام ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو لازم ہے کہ جَہَنَّم کے اس خطرہ کو اپنے قریب نہ آنے دے ورنہ دنیا و آخرت میں ہلاکت و بربادی اتنی ہی یقینی ہے جتنا کہ آگ کا انگارہ ہاتھ میں لینے کے بعد جلنا یقینی ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

36 دُشمنانِ اِسلام سے دوستی

دُشمنانِ اِسلام یعنی کافروں، مشرکوں، مُرتدوں اور بد مذہبوں سے دوستی کرنا اور ان سے میل جول اور مَحبّت رکھنا حرام و گناہ اور جَہَنَّم میں لے جانے کا کام ہے۔

اس بارے میں قرآن مجید میں بہت سی آیتیں نازل ہوئیں اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی مُقدّس حدیثوں میں بڑی سختی کے ساتھ اسکی ممانعت فرمائی ہے۔ چنانچہ قُرآنِ مجید کی مندرجہ ذیل چند آیتوں کو بغور پڑھیئے ان سے ہدایت کا نُور حاصل کیجئے۔

Marfat.com

لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰہِ فِیْ شَیْءٍ" (آل عمران ۴ ۳ ۔ ع ۔ ۳)

مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا (کنزالایمان)

مسائل و فوائد

مذکورہ بالا آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کُفار و مشرکین اور بد دینوں، بد مذہبوں سے میل ملاپ و محبت و دوستی کرنا اور ان لوگوں کو اپنا رازدان بنانا ناجائز و حرام اور سخت گناہ کبیرہ اور جہنم کا کام ہے۔ واضح رہے کہ دنیاوی معاملات مثلاً سودا بیچنا خریدنا مال کا لین دین کرنا اور معاملات کی بات چیت کفار و مشرکین اور بد دینوں و بد مذہبوں سے شریعت میں منع نہیں مگر معاملات اور ایسی محبت اور دوستی کہ ان کے کفر اور بد مذہبیت سے نفرت ختم ہو جائے یہ یقیناً حرام و گناہ اور جہنم کا کام ہے اس زمانے میں بہت سے مسلمان اس بلا میں گرفتار ہیں انھیں اس گناہ کے کام سے توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لینی چاہیے خداوندِ کریم سب کو خیر کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

37 بہتان

کسی بے قصور شخص پر اپنی طرف سے گڑھ کر کسی عیب کا الزام لگانا یہ بہتان ہے جو سخت حرام اور گناہ کبیرہ اور جہنم میں لیجانے والا کام ہے۔ خداوند قُدُّوس نے قرآنِ مجید میں اپنے حبیب ﷺ کو حکم فرمایا کہ مسلمان عورتوں سے چند باتوں کی بیعت لیں اُنھی باتوں میں یہ بھی ہے کہ وہ بہتان نہ لگائیں چنانچہ قرآن مجید میں ہے

وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ (ممتحنہ ۱۲ رکوع ۲)

اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موقع ولادت میں اٹھائیں

Marfat.com

حدیث شریف میں اس کو گناہ کبیرہ فرمایا گیا ہے چنانچہ حضور ﷺ نے گناہ کبیرہ کی فہرست بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ وَقَذْفُ الْمُحْصِنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ یعنی پاک دامن مومن انجان عورتوں کو تہمت لگانا (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۷)

1 حدیث :۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ کسی بے قصور پر بہتان لگانا یہ آسمانوں سے بھی زیادہ بھاری گناہ ہے (کنز العمال جلد ۳ ص ۴۵۹)

2 حدیث :۔ حضرت حُذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی پاک دامن عورت پر زِنا کا بہتان لگانا ایک سو برس کے اعمالِ صالحہ کو غارت و برباد کر دیتا ہے۔

(کنز العمال جلد ۳ ص ۱۴۱ ۳)

مسائل و فوائد

زِنا کے علاوہ کسی دوسرے عیب کا مثلاً کسی پر چوری یا ڈاکہ یا قتل وغیرہ کا اپنی طرف سے گڑھ کر الزام لگا دینا یہ بھی بہتان ہے جو گناہ کبیرہ ہے لہذا ہر طرح کے بہتانوں سے بچنا ضروری ہے واللہ تعالیٰ اعلم

38 وعدہ خلافی

وعدہ خلافی اور عہد شکنی بھی حرام اور گناہ کبیرہ ہے کیونکہ اپنے عہد اور وعدہ کو پورا کرنا مسلمان پر شرعاً واجب و لازم ہے اللہ (عزوجل) نے قرآن مجید میں فرمایا

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اے ایمان والوں اپنے عہدوں کو پورا کرو۔
(المآئدۃ ۱/۱)

Marfat.com

مسائل وفوائد

ہر عہد اور وعدے کو پورا کرنا مسلمان کے لئے لازم وضروری ہے اور عہد کو توڑ دینا اور وعدہ خلافی کرنا اگر بغیر کسی عذرِ شرعی کے ہو تو حرام وگناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

(واللہ تعالیٰ اعلم)

39 اجنبی عورتوں کے ساتھ تنہائی

اجنبی عورتوں کے ساتھ خلوت اور اُن کے ساتھ تنہائی میں ملنا جُلنا حرام وگناہ ہے اس مسئلہ میں چند حدیثیں تحریر کی جاتی ہیں تاکہ لوگوں کو اِن سے ہدایت نصیب ہو۔

1 حدیث :۔ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اُن عورتوں کے گھر جن کے شوہر غائب ہوں سوا اُن کے محرموں کے کوئی دوسرا داخل نہ ہو اور اگر کوئی کہے کہ عورت کا دیور۔ تو سُن لو دیور تو موت ہے (یعنی اس سے تو بہت زیادہ خطرہ ہے لہذا عورت کو دیور سے اس طرح بھاگنا چاہیے جیسے موت سے) (کنز العمال جلد ۵ ص ۲۵۹)

2 حدیث :۔ حضرت ابو عبد الرحمٰن سُلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جن عورتوں کے شوہر غائب ہوں کوئی شخص ان کے گھروں میں داخل نہ ہو۔ تو عبد الرحمٰن سُلمی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا ایک بھائی یا ایک بھتیجا جہاد میں چلا گیا ہے اور اس نے مجھے وصیت کر دی ہے کہ میں اس کے گھر میں آیا جایا کروں تو امیر لمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دُرہ مارا اور فرمایا کہ گھر میں داخل مت ہوا کرو بلکہ دروازے پر کھڑے ہو کر پوچھ لیا کرو کہ کیا تم لوگوں کو کوئی ضرورت ہے کیا تم لوگوں کو کچھ چاہیے (کنز العمال جلد ۵ ص ۲۵۹)

Marfat.com

3 حدیث :۔ حضرت عطاء (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کا گزر ایک ایسے آدمی کے پاس سے ہوا کہ وہ اپنی عورت سے بات چیت کر رہا تھا تو حضرت امیر المومنین عمر (رضی اللہ عنہ) نے اس کو دُرہ مارتے ہوئے اُس کے اوپر چڑھ بیٹھے۔ تو اُس نے گڑگڑاتے ہوئے کہا کہ امیر یا المومنین یہ عورت تو میری بیوی ہے تو امیر المومنین شرمندہ ہو گئے (اور فرمایا کہ مجھے غلط فہمی ہو گئی اور تم کو میں نے غلط سزا دی) لو تم مجھ دُرہ مار کر اپنا قصاص مجھ سے لے لو۔ تو اس نے کہا اے امیر المومنین میں نے آپ کو بخش دیا۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ اِس کی مغفرت تمھارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ لیکن اگر تم چاہو تو مُعاف کر دو۔ تو اُس نے کہا اے امیر المومنین میں نے آپ کو مُعاف کر دیا۔

(کنز العمال جلد ۵ ص ۳۶۰)

مسائل و فوائد

تنہائی میں کسی عورت سے بات چیت کرنا شرعاً ناجائز ہے امیر المومنین کو یہی خیال ہوا اِس لئے آپ نے اُس کو دورہ مار کر سزا دی۔ لیکن امیر المومنین کے سامنے جب اُس نے اپنی صفائی پیش کر دی۔ تو امیر المومنین کا اِخلاص دیکھو۔ کہ آپ نے ایک معمولی انسان کے سامنے اپنے کو قصاص لینے کے لئے پیش کر دیا۔ وہ تو خیریت ہو گئی کہ اس نے آپ کو معاف کر دیا ورنہ امیر المومنین تو اس کے ہاتھ سے دُرہ کی مار کھانے کے لئے تیار ہو ہی گئے تھے۔ اللہ اکبر! یہ ہے جانشینِ پیغمبر حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے عدل و انصاف کا وہ اعلیٰ شاہکار کہ آج اس جمہوریت کے دور میں کوئی اِس کو سوچ بھی نہیں سکتا۔ سُبحان اللہ سُبحان اللہ صحابۂ کرام کے اخلاص و للّٰہیت کی مثال نہیں مل سکتی (واللہ تعالیٰ اعلم)

Marfat.com

40 بے پردگی

عورتوں کا بے پردہ باہر آنا جانا، اور غیر محرم مردوں سے ملنا جلنا حرام و گناہ ہے قُرآنِ مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مُقدّس نبی(صلی اللہ علیہ وسلم) کی ازواجِ مُطہرات کو مخاطب بنا کر ارشاد فرمایا۔ وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی (الاحزاب ع ۴) اور اپنے گھروں میں ٹھری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی (کنزالایمان)

اس بارے میں حدیثوں کے اندر بھی سخت ممانعت آئی ہے اور وعیدیں بھی دی گئی ہیں۔

1 حدیث :۔ حضرت عقبہ بن عامر(رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہے۔ کہ عورتوں کے پاس جانے سے اپنے کو بچاؤ تو ایک شخص نے کہا کہ یارسول اللہ(صلی اللہ علیہ وسلم) دیور کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے ؟ تو فرمایا دیور تو موت ہے (یعنی دیور بھاوج کے حق میں موت کی طرح خطرناک ہے)

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۶۸ بخاری و مسلم)

2 حدیث :۔ حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ عورت شیطان کی صورت میں آگے آتی ہے۔ اور شیطان کی صورت میں پیچھے جاتی ہے جب تم میں سے کسی کو کوئی عورت اچھی لگ جائے اور دل میں گڑ جائے۔ تو اس کو چاہیے کہ اپنی بیوی کے پاس جائے تو ایسا کرنے سے اس کے دل کا خیال دفع ہو جائے گا۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۶۸ بحوالہ مسلم)

3 حدیث :۔ حضرت ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول(صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ عورت مکمل شرمگاہ ہے۔ (لہٰذا اس کو پردہ میں رہنا چاہیے) جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک کر دیکھتا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۶۹ بحوالہ ترمذی)

Marfat.com

4 حدیث :۔ حضرت امیر المومنین عمر (رضی اللہ عنہ) نے نبیٔ کریم (علیہ وسلم ﷺ) سے روایت کیا ہے کہ جب بھی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو ان دونوں کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۶۹ بحوالہ ترمذی)

5 حدیث :۔ حضرت اُمِ سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے اُنھوں نے کہا کہ میں اور حضرت میمونہ (رضی اللہ عنہا) دونوں حُضُور (علیہ وسلم ﷺ) کی خدمت میں حاضر تھیں کہ ناگہاں ابنِ اُمِ مکتوم آئے اور حُضُور (علیہ وسلم ﷺ) کی خدمت میں داخل ہوئے۔ اور یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ پردہ کی آیت نازل ہو چکی تھی تو حُضُور (علیہ وسلم ﷺ) نے ہم دونوں سے فرمایا کہ تم دونوں ان سے پردہ کرو۔ تو میں نے عرض کیا کہ یَا رَسُولَ اللہ (علیہ وسلم ﷺ) کیا وہ اندھے نہیں ہیں ؟ وہ تو ہم کو دیکھتے ہی نہیں۔ پھر ان سے پردہ کیوں کریں ؟ تو حُضُور (علیہ وسلم ﷺ) نے فرمایا کیا تم دونوں اندھی ہو ؟ کیا تم دونوں انھیں دیکھ رہی ہو (ترمذی ج ۲ ص ۱۰۱)

مطلب یہ ہے کہ مرد اجنبیہ عورت کو دیکھے یہ بھی حرام ہے اور عورتیں مردوں کو دیکھیں یہ بھی حرام ہے اور ہر حرام کام سے بچنا فرض ہے اور حرام کام کا کرنا جَہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

41 پیشاب سے نہ بچنا

ہر مسلمان مرد و عورت پر شرعاً لازم ہے کہ وہ اپنے بدن اور کپڑوں کو پیشاب سے بچائے۔ اور جو اپنے بدن اور کپڑوں کو پیشاب سے نہ بچائے وہ گناہ گار اور عذاب کے لائق ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ۔

1 حدیث :۔ حضرت ابنِ عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (علیہ وسلم ﷺ) دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا۔ ان دونوں مُردوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی ایسے

Marfat.com

گناہ میں ان دونوں کو عذاب نہیں دیا جارہا ہے جس سے بچنا بہت دشوار رہا ہو ایک تو چھپ کر پیشاب نہیں کرتا تھا اور مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ کہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا۔ اور پھر حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کھجور کی ایک ہری شاخ لی۔ اور پھر اس کو چیر کر دو ٹکڑے کر کے ایک ایک ٹکڑا دونوں قبروں میں گاڑ دیا تو لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ اس لئے کہ جب تک یہ دونوں ٹہنیاں ہری رہیں گی اُمید ہے کہ ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۴۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد

1۔ اس حدیث سے اُن مسلمانوں کو عبرت حاصل کرنا چاہیے جو عموماً کھڑے کھڑے پیشاب کرتے ہیں اور بوٹ، سوٹ اور خود اپنے آپ پیشاب سے لت پت ہو جاتے ہیں۔ اور پیشاب کے بعد نہ ڈھیلا لیتے ہیں۔ نہ پانی سے دھوتے ہیں۔ اور پیشاب کو اپنے بدن اور کپڑوں میں خشک کر لیتے ہیں اُنھیں سمجھ لینا چاہیے کہ قیامت سے پہلے ہی ان کو قبروں میں ضرور عذاب سے پالا پڑے گا۔

2 ۔اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قبروں پر پھول پتی یا ہری گھاس ڈالنے سے مُردوں کو نفع پہنچتا ہے اور اگر عذاب کے قابل ہوں گے۔ تو ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی اور اگر وہ عذاب کے لائق نہ ہوں گے تو انھیں ہری شاخوں کی تسبیح سے اُنس اور فرحت حاصل ہو گی (واللہ تعالیٰ اعلم)

42 حیض میں ہمبستری

حیض و نفاس کی حالت میں اپنی بیوی سے ہمبستری حرام ہے اور عورت کی ناف کے نیچے سے گھٹنے تک بدن کے کسی حصہ پر ہاتھ لگانا یا اپنے بدن کے کسی حصہ سے اُس کو چھونا حرام ہے۔

Marfat.com

قرآن مجید میں ہے

وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ هُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰی یَطْهُرْنَ (البقرہ ۲۲۲ رکوع ۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان :۔ اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں میں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں۔

اِسی طرح حدیثوں میں بھی بکثرت اِس کی حُرمت و ممانعت آئی ہے۔

1 حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حُضُور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جو شخص حیض والی عورت سے جماع کرے یا عورت کے پچھلے مَقام میں جماع کرے۔ یا کاہن (نجومی وغیرہ کے) پاس جائے تو اس نے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کی ہوئی شریعت کے ساتھ کُفر کیا۔ (ترمذی ج ا ص ۱۹)

مطلب یہ ہے کہ اگر اِن کاموں کو حلال جان کر کیا تو وہ یقیناً کافر ہو گیا۔ کیوں کہ اللہ (عزوجل) کے حرام کو حلال جاننا کُفر ہے۔ اور اِن کاموں کو حرام مانتے ہوئے کر لیا تو سخت گنہگار ہوا۔ اور مسلمان ہوتے ہوئے کافر کا کام کیا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

2 حدیث :۔ حضرت ابنِ عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ نبیٔ اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جو حیض کی حالت میں عورت سے مجامعت کرے تو وہ ایک دینار یا آدھ دینار کفارہ کے طور پر صدقہ دے (ابنِ ماجہ ص ۴۷)

3 حدیث :۔ حضرت اُمّ المومنین اُمِ حبیبہ (رضی اللہ عنہا) سے حضرت سالم نے پوچھا کہ آپ سب اُمہات المومنین حیض کی حالت میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ کیا کرتی تھیں ؟ تو انھوں نے فرمایا کہ ہم سب حُضُور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیبیاں تہ بند باندھ کر حُضُور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سویا کرتی تھیں (ابن ماجہ ۴۷)

Marfat.com

مسائل و فوائد

حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے ساتھ کھانا پینا اور سونا جائز ہے صرف صحبت کرنا اور ناف سے لے کر گھٹنے تک کے بدن کو چھونا حرام و ناجائز ہے فقط (واللہ تعالیٰ اعلم)

43 غُسلِ جنابت نہ کرنا

عورت کے ساتھ ہم بستری کی ہو یا کسی اور طریقے سے شہوت کے ساتھ منی نکل گئی ہو تو غُسل کرنا واجب ہے اور اِس کو "غُسلِ جنابت" کہتے ہیں غُسلِ جنابت نہ کرنا گناہ ہے۔ اِس بارے میں مندرجہ ذیل حدیثیں پڑھ لیجئے۔

1 حدیث :۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اُس گھر میں رَحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ جس گھر میں تصویر یا کتا یا جُنبُ (جس پر غُسل واجب ہے) موجود ہو۔

(مشکوۃ ج ا ص ۵۰ بحوالہ ابو داوٗد و غیرہ)

2 حدیث :۔ حضرت عمار بن یاسر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ رَحمت کے فرشتے اُن سے قریب نہیں ہوتے ا۔ کافر کا مُردہ ۲۔ خلوق (عورتوں کی خوشبو لگانے والا) ۳۔ جُنُب (مشکوۃ ج ا بحوالہ ابو داوٗد)

مسائل و فوائد

جُنبُ جب تک غُسل نہ کرے اس کیلئے مسجد میں داخل ہونا اور قُرآن مجید کو چُھونا اور پڑھنا حرام ہے جنابت کی حالت میں بغیر غسل کئے ہوئے کھانا پینا لوگوں سے مصافحہ کرنا جائز لیکن بہتر یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے غسل نہ کر سکا تو کھانے پینے سے پہلے کم از کم وضو کر لے۔

Marfat.com

2 حدیث :۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ رَحمت کے فرشتے ان سے قریب نہیں ہوتے ا۔ کافر کا مُردہ ۲۔ خلوق (عورتوں کی خوشبو لگانے والا) ۳۔ جُنُب (مشکوۃ ج ا بحوالہ ابو داؤد)

مسائل و فوائد

جُنُب جب تک غسل نہ کرے اس کیلئے مسجد میں داخل ہونا اور قُرآنِ مجید کو چھونا اور پڑھنا حرام ہے جنابت کی حالت میں بغیر غسل کئے ہوئے کھانا پینا لوگوں سے مُصافحہ کرنا جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے غسل نہ کر سکا تو کھانے پینے سے پہلے کم از کم وضو کر لے۔

44 خودکشی

خودکشی یعنی خود اپنے ہاتھ سے اپنے کو مار ڈالنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر جنت حرام فرمادی ہے اِس بارے میں یہ چند حدیثیں بہت رقت انگیز و عبرت خیز ہیں۔

1۔ حدیث :۔ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی ذات کو کسی چیز سے قتل کر دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں اسی چیز سے عذاب دے گا (مسلم ج ۱ ص ۷۲)

2 حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا ہم لوگ حُضور ﷺ کے ساتھ "جنگ حُنین" میں حاضر تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے شخص کو جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ یہ کہہ دیا کہ یہ شخص جہنمی ہے۔
اور پھر جب ہم لوگ لڑائی میں حاضر ہوئے تو اس شخص نے کُفار کے ساتھ بہت سخت جنگ

Marfat.com

کی اور اس کو بہت زیادہ زخم لگ گئے تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ آدمی جس کو حُضور نے جہنمی فرمادیا ہے۔ اُس نے تو آج کُفار سے بہت سخت جنگ کی ہے اور وہ مر گیا تو حضور نے فرمایا کہ وہ جہنم میں گیا۔ یہ سن کر بہت سے لوگ شک میں پڑ گئے تو اسی میں حالت میں اچانک کسی نے کہا کہ وہ مرا نہیں تھا لیکن اس کو بہت سخت زخم لگا تھا تو رات میں وہ صبر نہ کر سکا اور خود کشی کر لی۔ جب حُضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ (عزوجل) کا رسول اور اس کا بندہ ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ پھر حُضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرتِ بلال (رضی اللہ عنہ) کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں یہ اعلان کر دیں کہ جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل نہ ہو گا۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ اس دین کی مدد کسی بدکار آدمی کے ذریعے بھی فرمایا کرتا ہے (مسلم ج ا ص ۷۲)

مسائل و فوائد :۔ خود کشی کرنے والا مسلمان اگرچہ خود کشی کرنے سے کافر نہیں ہوتا لیکن سخت گنہگار اور جہنم کا سزاوار ہو جاتا ہے وہ دنیا میں جس ہتھیار کے ذریعے خود کشی کرے گا جہنم میں اُسی ہتھیار کے ذریعے عذاب دیا جائے گا اور خود کشی کرنے والا چونکہ مسلمان رہتا ہے اس لیے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی اور اُس کو مُسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا (واللہ تعالیٰ اعلم)

45 احتکار (ذخیرہ اندوزی)

قحط اور گرانی کے زمانہ میں غلہ یا جانوروں کا چارہ خرید کر اِس نیت سے ذخیرہ اندوزی کر لے تاکہ خوب زیادہ گراں ہو جائے تو بیچے گا۔ چونکہ ایسا کرنے سے گرانی بڑھ جاتی ہے اور لوگ مصیبت میں پھنس جاتے ہیں اس لیے شریعت نے اس کو ناجائز اور گناہ کا کام قرار دے دیا ہے۔ اس کی قباحت اور ممانعت کے بارے میں، مندرجہ ذیل چند احادیث بڑی ہی لرزہ خیز وارد ہوئی ہیں۔

Marfat.com

1 حدیث :۔ حضرت معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا گنہگار ہے (مشکوٰۃ ج ا ص ۲۵۰ باب الاحتکار بحوالہ مسلم)

2 حدیث :۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ بازار میں غلہ لا کر بیچنے والا خدا (عزوجل) کی طرف سے روزی دیا جائے گا اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا لعنت میں گرفتار ہو گا (مشکوٰۃ ج ا ص ۲۵۱ بحوالہ ابنِ ماجہ)

3 حدیث :۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کھانے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کر کے مسلمانوں کو تکلیف دے گا اللہ تعالیٰ اس کو کوڑھ کی بیماری اور مُفلسی میں مبتلا کر دے گا۔

(مشکوٰۃ ج ا ص ۲۵۱ بحوالہ ابنِ ماجہ)

4 حدیث :۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو گرانی بڑھانے کی نیت سے چالیس دن تک ذخیرہ اندوزی کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے بے تعلق اور اللہ تعالیٰ اُس سے بیزار ہے (مشکوٰۃ ج ا ص ۲۵۱ بحوالہ رزین)

5 حدیث :۔ حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا کہ جو چالیس دن ذخیرہ اندوزی کرے پھر اُس سب غلہ کو صدقہ کر دے پھر بھی یہ ذخیرہ اندوزی کے گناہ کا کفارہ نہ ہو گا۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۲۵۱ بحوالہ رزین)

6 حدیث :۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا بہت ہی بُرا بندہ ہے اگر اللہ تعالیٰ بھاؤ سستا کر دیتا ہے تو وہ غمگین ہو جاتا ہے۔ اور اگر بھاؤ گراں کر دیتا ہے تو وہ خوشی مناتا ہے (مشکوٰۃ ج ا ص ۲۵۱ بحوالہ رزین)

7 حدیث :۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو ایک ہی رات میری اُمت پر گرانی ہونے کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اس کے چالیس برس کے نیک اعمال کو

Marfat.com

غارت وبرباد کردے گا (کنزالعمال ج ۴ ص ۵۴ بحوالہ ابن عساکر)

8 حدیث :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جواس نیت سے ذخیرہ اندوزی کرے کہ مسلمانوں پر گرانی لادے تو اس شخص سے اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول بیزار ہیں (کنزالعمال ج ۴ ص ۵۴)

(نوٹ) احتکار (ذخیرہ اندوزی) کے مفصل فقہی مسائل ہماری کتاب جنتی زیور (جنتی زیور مکتبۃ المدینہ سے طلب فرمائیں) میں پڑھیے۔

46 تصویریں

کسی جاندار چیز کی تصویر بنانی اس کو عزت واحترام کے ساتھ رکھنا اس کو بیچنا خریدنا یہ سب حرام ہیں۔ اور حدیثوں میں بڑی شدت کے ساتھ اس کی حرمت وممانعت کو بیان کیا گیا ہے۔

1 حدیث :۔ حضرت ابو حُجیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے (بخاری ج ا ص ۲۸۰)

2 حدیث :۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا یا تصویریں ہوں (مشکوۃ ج ۲ ص ۳۸۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

3 حدیث :۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو دیا جائے گا (مشکوۃ ج ۲ ص ۳۸۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

4 حدیث :۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر تصویر بنانے والا جہنم میں ہے اس نے جتنی تصویریں بنائی ہیں ہر تصویر کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک جان پیدا فرمائے گا اور

Marfat.com

پھر اس کو جہنم میں عذاب دے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر تمھارے لیے تصویر بنانا ہی ضروری ہو تو درخت یا ان چیزوں کی تصویریں بناؤ جن میں روح نہیں ہے

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۶ بحوالہ بخاری و مسلم)

5 حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن جہنم کے اندر سے ایک گردن نمودار ہو گی کہ اُسکی دو آنکھیں ہوں گی اور دو کان ہوں گے اور ایک بولتی ہوئی زبان ہو گی وہ یہ کہے گی کہ تین شخصوں کو عذاب دینا میرے سپرد کیا گیا ہے ۱۔ سرکش ظالم ۲۔ جو اللہ عزوجل کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت کرے ۳۔ تصویریں بنانے والا (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۶ بحوالہ ترمذی)

6۔ حدیث :۔ حضرت سعید بن ابو الحسن رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر تھا تو اچانک ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ اے ابن عباس (رضی اللہ عنہ) میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ میری روزی کا ذریعہ میرے ہاتھ کی کاریگری ہے اور وہ یہ ہے کہ میں تصویریں بنایا کرتا ہوں۔تو حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں تم سے وہی حدیث بیان کرتا ہوں جس کو خود میں نے رسول اللہ (ﷺ) سے سنا ہے کہ جو شخص کوئی تصویر بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس وقت تک عذاب دیتا رہے گا جب تک کہ وہ اس تصویر میں روح نہ پھونک دے۔ اور وہ اس میں کبھی بھی روح نہ پھونک سکے گا۔ یہ حدیث سن کر وہ آدمی سخت لرزہ سے کانپنے لگا اور اس کا چہرہ پیلا پڑ گیا تو حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم پر افسوس ہے اگر تم تصویریں بنانا نہیں چھوڑ سکتے تو ان درختوں اور ایسی چیزوں کی تصویر بناؤ جن میں روح نہیں ہے

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۶ بحوالہ بخاری)۔

Marfat.com

7۔ حدیث :۔ حضرت ابنِ عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے اُنھوں نے کہا کہ میں نے رسولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جو بے دیکھے ہوئے کوئی خواب گڑھ کر بیان کرے گا تو قیامت کے دن اسکو یہ تکلیف دی جائے گی۔ کہ وہ دو جو کے درمیان گانٹھ لگائے اور وہ ہر گز اس کو نہ کر سکے گا۔ اور جو کسی ایسی قوم کی بات کو کان لگا کر سنے گا جو قوم اس کو اپنی بات سنانا ناپسند کرتی ہے۔ تو قیامت کے دن اس کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا ۔ اور جو کوئی تصویر بنائے گا۔ تو اس کو عذاب دیا جائے گا۔ اور اس سے کہا جائے گا کہ اس تصویر میں روح پھونکو اور وہ اس میں کبھی بھی روح نہ پھونک سکے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۶ بحوالہ بخاری)

8 حدیث :۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ سخت عذاب پانچ شخصوں کو دیا جائے گا (۱) جس نے کسی نبی کو قتل کر دیا (۲) یا جس کو نبی نے قتل کر دیا (۳) یا جس نے اپنے والدین میں سے کسی کو قتل کیا (۴) تصویر بنانے والا (۵) وہ عالم جس نے اپنے علم سے کوئی نفع نہیں اٹھایا (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۷)

مسائل و فوائد

جاندار کی تصویروں کو خواہ قلم سے بنائیں یا کیمرے سے فوٹو لیں یا پتھر یا لکڑی پر کھود کر بنائیں۔ بہر صورت حرام و ناجائز ہے اسی طرح ان تصویروں کو بیچنا اور خریدنا یا عزت کے ساتھ اپنے پاس رکھنا بھی حرام و گناہ ہے بعض لوگ اپنے پیروں کی تصویروں کو تعظیم کے ساتھ چوکھٹے میں لگا کر مکانوں میں رکھتے ہیں اور اس پر پھول کی مالائیں چڑھاتے ہیں اور اگر

Marfat.com

بتی سُلگاتے ہیں یہ اور بھی شدید حرام اور سخت گناہ ہے۔ بلکہ یہ بت پرستی کے مثل مُشرکانہ عمل ہے جس کی سزا آخرت میں جہنم کا دردناک عذاب ہے (واللہ تعالیٰ اعلم)

47 کہنا کچھ اور کرنا کچھ اور

دوسروں کو اچھی اچھی باتوں کا حکم دینا اور خود اس پر عمل نہ کرنا یہ بھی گناہ کا کام ہے۔ چنانچہ قُرآنِ مجید کی آیتوں اور حدیثوں میں اِس کی مذمت اور ممانعت بکثرت مذکور ہے۔

خداوندِ کریم نے قُرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا کہ :۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ٥ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ٥ (الصّف رکوع ۱)

ترجمۂ کنز ایمان :۔ اے ایمان والوں کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو۔

دوسری آیت میں جھوٹے شاعروں کی مذمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ٥ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ ٥ وَ اَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ٥ (شعراء ۲۲۶ ع ۱۱)

ترجمۂ کنز ایمان :۔ اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے۔

اِس بارے میں مندرجہ ذیل حدیثوں کو بھی پڑھئیے جن سے ہدایت کے چشمے اُبل رہے ہیں۔

احدیث :۔ حضرت انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا شبِ معراج میں نے چند آدمیوں کو دیکھا کہ اُن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جارہے ہیں تو میں نے کہا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں ؟ تو حضرت جبریل (علیہ السلام) نے کہا کہ یہ آپ کی اُمت کے وہ واعظین ہیں۔ جو لوگوں کو نیکو کاری کو حکم دیتے ہیں اور اپنی ذاتوں کو بھول جاتے ہیں۔ اور ایک رِوایت میں یوں ہے کہ یہ لوگ آپ کی اُمت کے واعظین

Marfat.com

ہیں جو وہ بات کہتے ہیں جسکو خود نہیں کرتے اور قرآن پڑھتے ہیں اور اُس پر عمل نہیں کرتے ہیں (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۶ بحوالہ بیہقی)

2۔ حدیث :۔ حضرت اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اُس کو جہنم میں ڈال دیا جائیگا تو اس کی انتڑیاں نکل پڑیں گی تو وہ اپنی انتڑیوں کے گرد اِس طرح چکر لگائے گا جس طرح گدھا اپنی چکی کے گرد چکر لگاتا رہتا ہے۔ تو تمام دوزخی اُس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ اے فُلاں تیرا کیا حال ہے ؟ کیا تو ہم لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم اور بری باتوں سے منع نہیں کرتا تھا تو وہ کہے گا کہ میں تم لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا مگر خود اِس پر عمل نہیں کرتا تھا اور میں تم لوگوں کو بری باتوں سے منع کرتا تھا مگر خود اُن کو کیا کرتا تھا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۶ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد

مذکورہ بالا آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ دوسروں کو امرٌ بالمعروف (اچھی باتوں کا حکم دینا) اور نہیٌ عن المنکر (بری باتوں سے روکنا) اور خود اِس پر عمل نہ کرنا گناہ اور عذابِ جہَنم کا سبب ہے لہذا تمام مسلمانوں کو عموماً اور واعظین و مقررین کو خصوصاً یہ دھیان رکھنا ضروری ہے کہ وہ جو کچھ دوسروں کو کہتے ہیں خود بھی اس پر عمل کریں "کہنا کچھ اور کرنا کچھ اور" یہ گناہ کا کام اور جہَنم میں جانے کا سبب ہے (واللہ تعالیٰ اعلم)

48 گالی گلوج

گالی دینا بہت ہی ذلیل اور نہایت ہی قبیح عادت ہے اِس سے لوگوں کی ایذا رسانی ہوتی ہے اور بعض مرتبہ بد زبانی جنگ و جدال، بلکہ کشت و قتال تک پہنچا دیتی ہے اِسی لئے رَسُولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

Marfat.com

نے اسکو گناہ قرار دے کر اس کی مذمت و ممانعت فرمائی چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثیں اس پر شاہدِ عدل ہیں۔

1 حدیث :۔ حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ کہ کسی مسلمان کو گالی دینا فسق اور اُس سے جنگ کرنا کُفر ہے۔

(مشکوٰۃ ج ا ص ۴۱۱ بحوالہ بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ مسلمان سے اُسکے مسلمان ہونے کی بِنا پر جنگ کرنا یا مُسلمان سے جنگ کو حلال جان کر جنگ کرنا کُفر ہے۔

2 حدیث :۔ حضرت انس و حضرت ابو ہریر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گالی گلوج کرنے والے دو آدمیوں نے جو کچھ کہا اُس کا گناہ گالی میں پہل کرنے والے پر ہے جب کہ مظلوم حد سے نہ بڑھ گیا ہو۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۱ بحوالہ مسلم)

3 حدیث :۔ حضرت ابن عمرو (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ ہر فحش گوئی کرنے والے پر حرام ہے کہ وہ جنت میں داخل ہو (کنز العمال ج ۳ ص ۳۴۰)

4 حدیث :۔ حضرت ابی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ہوا کو گالی مت دو۔ کیونکہ ہوا اللہ (عزوجل) کی رَحمتوں میں سے ایک رَحمت ہے اور تم لوگ اِس کی اچھائی اور اُس چیز کی اچھائی کی دعا مانگو جو اس ہوا میں ہو۔ اور ہوا کے شر سے اور اُس چیز کے شر سے جو اس ہوا میں ہے خدا کی پنا مانگو (کنز العمال ج ۳ ص ۳۴۲)

5 حدیث :۔ حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ مومن طعنہ مارنے والا، لعنت کرنے والا، فحش گوئی کرنے والا، بے حیائی کی بات بولنے والا نہیں ہوتا (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۳ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

Marfat.com

مسائل و فوائد :۔ گالی دینا گناہ ہے اور گالی دینے والا شروع ہی سے جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ بلکہ اپنے گناہ کے برابر جہنم کا عذاب چکھ کر پھر جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔

49 جھوٹا خواب بیان کرنا

اپنی طرف سے گڑھ کر جھوٹا خواب بیان کرنا سخت حرام اور گناہ کا کام ہے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اِس کی ممانعت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

1 حدیث :۔ حضرت ابنِ عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تمام جھوٹی تہمتوں میں سب سے بڑی تہمت یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ دکھائے جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھا ہے (یعنی جو خواب نہیں دیکھا ہے اُس کو جھوٹ موٹ کہے کہ میں نے خواب دیکھا) (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۹۷ بحوالہ بخاری)

2 حدیث :۔ امیر المومنین حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جو جھوٹا خواب بیان کرے اس کو قیامت کے دن اس طرح عذاب دیا جائے گا کہ اس کو دو جو کے درمیان گانٹھ لگانے کی تکلیف دی جائے گی (ترمذی ج ۲ ص ۵۲)

3 حدیث :۔ حضرت ابنِ عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ حُضُور نبیٔ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جو جھوٹا خواب گڑھ کر بیان کرے اس کو قیامت کے دن دو جو کے درمیان گانٹھ لگانے کی تکلیف دی جائے گی۔ اور وہ کبھی بھی ہر گز دو جو کے درمیان گانٹھ نہیں لگا سکے گا۔

(ایضاً)

فائدہ :۔ یہ عذاب اُس وقت تک لگاتار جاری رہے گا یہاں تک کہ اس کے گناہوں کے برابر عذاب پورا ہو جائے پھر چونکہ وہ مسلمان ہے اِس لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں

Marfat.com

نہیں رہے گا۔ بالآخر اللہ تعالیٰ اُسکو جہنم میں سے نکال کر جنت میں داخل فرمادے گا۔

(واللہ تعالیٰ اعلم)

50 داڑھی کٹانا

داڑھی مُنڈانا یا داڑھی کاٹ کر ایک مُشت سے کم (چھوٹی) کرانا حرام و گناہ ہے اور جو ایسا کرے وہ فاسق اور جہنم کا سزاوار ہے حدیث شریف میں ہے۔

1 حدیث :۔ حضرت ابنِ عمر (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ رَسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا مونچھوں کو جڑ سے کاٹو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ (ترمذی ج ۲ ص ۱۰۰)

2 حدیث :۔ حضرت ابنِ عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مونچھوں کو جڑ سے کاٹنے اور داڑھیوں کو بڑھانے کا حکم دیا ہے (ترمذی ج ۲ ص ۱۰۰)

3 حدیث :۔ حضرت ابنِ عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رَسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا مُشرکین کی مُخالفت کرو داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو جڑ سے کاٹو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۱ بحوالہ بخاری و مسلم)

4 حدیث :۔ حضرت زید بن ارقم (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جو مونچھوں میں سے کچھ بھی نہ کٹائے۔ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۱ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

مسائل و فوائد :۔ داڑھی ایک مُشت سے بڑی ہونے پر اگر بُری لگتی ہو اور چہرے کے حُسن و جمال کو بگاڑتی ہو تو چہرے کو حسین بنانے کے لئے یا داڑھی کو برابر کرنے کیلئے داڑھی کا کچھ حصہ کاٹنا جائز ہے۔ بشرطیکہ ایک مشت سے کم نہ ہونے پائے (واللہ تعالیٰ اعلم)

51 مردانی عورتیں، زنانے مرد

Marfat.com

عورتوں کو مردوں کا لباس پہن کر مردوں جیسی شکل وصورت بنانا اور مردوں کو عورتوں کا لباس پہن کر عورتوں کی شکل میں اپنے کو ظاہر کرنا حرام اور گناہ ہے ان دونوں پر رَسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے لعنت فرمائی ہے چنانچہ

1 حدیث :۔ حضرت ابنِ عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں (ترمذی ج ۲ ص ۱۰۲)

2 حدیث :۔ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مُخنّث مردوں پر لعنت فرمائی ہے اور اُن عورتوں پر بھی لعنت فرمائی جو عورتیں اپنی صورت مردوں جیسی بنائے رکھتی ہیں (ترمذی ج ۲ ص ۱۰۲)

مسائل وفوائد :۔ آجکل لڑکوں پر جو ہپی کٹ بال کی وبا پھوٹ پڑی ہے اور لڑکے ہپی کٹ بال کے ساتھ رنگین چھینٹ کے بوشرٹ اور قمیصیں پہن کر نکلتے ہیں تو ان پر لڑکی ہونے کا گُمان ہونے لگتا ہے اِسی طرح بہت سی لڑکیاں مردوں کی طرح سوٹ اور کوٹ پہن کر نکلتی ہیں تو ان پر لڑکا ہونے کا شبہ ہونے لگتا ہے۔اس لئے اس قسم کا لباس پہننا عورتوں اور مردوں دونوں کے لیے ممنوع وباعث لعنت ہے۔مردوں کو مردوں کا لباس پہننا چاہیے اور ان کی وضع قطع مردوں جیسی ہونی چاہیے۔اور عورتوں کو عورتوں کا لباس پہننا چاہیے اور اُن کو اپنی وضع قطع عورتوں جیسی رکھنی چاہیے (واللہ تعالیٰ اعلم)

52 ممنوع لباس پہننا

جن کپڑوں کو پہننا اور اوڑھنا شریعت میں منع ہے انکو استعمال کرنا حرام اور گناہ کا کام ہے۔ لہذا اُن کو استعمال نہیں کرنا چاہیے۔اس بارے میں مندرجہ ذیل حدیثوں کو بغور پڑھئے اور ہدایت کا نور حاصل کیجئے۔

Marfat.com

1 حدیث :۔ حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُس شخص کی طرف نظرِ رَحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر سے اپنے تہبند کو ٹخنے کے نیچے گھسیٹے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۳ بحوالہ بخاری و مسلم)

2 حدیث :۔ حضرت ابنِ عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا جو گھمنڈ سے اپنے کپڑے کو زمین پر گھسیٹتا ہوا چلے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رَحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۳ بحوالہ بخاری و مسلم)

3 حدیث :۔ حضرت ابنِ عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ایک شخص گھمنڈ سے اپنے تہبند کو گھسیٹتا ہوا چل رہا تھا تو وہ زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ اسی طرح قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۳ بحوالہ بخاری)

4 حدیث :۔ حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رَسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جو کپڑا ٹخنوں کے نیچے ہے وہ جہنم میں ہے۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۳ بحوالہ بخاری)

5 حدیث :۔ امیر المومنین حضرت عمر و انس و زبیر و ابن ابو امامہ (رضی اللہ عنہم) حُضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے روایت کرتے ہیں کہ حُضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جو ریشمی لباس دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں اس لباس کو نہیں پہنے گا (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۳ بحوالہ بخاری و مسلم)

6 حدیث :۔ امیر المومنین حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس کسی نے ریشمی لباس بطور ہدیہ کے بھیج دیا تو حُضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کو میرے پاس بھیج دیا اور میں نے اس کو پہن لیا تو میں نے حُضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چہرے پر غضب کے آثار کو پہچانا پھر حُضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ میں نے اس کپڑے کو تمھارے پاس اس لئے نہیں بھیجا تھا۔ کہ تم اس کو پہنو۔ بلکہ اس لئے بھیجا تھا کہ تم اس کو پھاڑ کر عورتوں کی اوڑھنی

Marfat.com

بنالو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

7 حدیث :۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دس چیزوں سے منع فرمایا ہے ۱۔ دانتوں کو ریتی سے ریت کر پتلا کرنے سے ۲۔ گودنا گدوانے سے ۳۔ بھنوں اور چہرے کے بال نوچنے سے ۴۔ ننگے بدن مرد کو مرد کے ساتھ لپٹ کر سونے سے ۵۔ ننگے بدن عورت کو عورت کے ساتھ لپٹ کر سونے سے ۶۔ اپنے کپڑوں کے نیچے ریشمی کپڑا اس طرح رکھنے سے جیسے عجمی لوگ رکھتے ہیں ۷۔ اپنے کندھوں پر ریشمی کپڑا رکھنے سے جیسے عجمی لوگ رکھا کرتے ہیں ۸۔ لوٹ مار کرنے سے ۹۔ چیتے کی کھال پر بیٹھنے اور سُوار ہونے سے ۱۰۔ انگوٹھی پہننے سے مگر حاکم کیلئے

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۶ بحوالہ ابوداؤد نسائی)

9 حدیث :۔ حضرت عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ ایک شخص سُرخ رنگ کا جوڑا پہن کر حُضُور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس سے گزرا اور سلام کیا تو حُضُور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۴ بحوالہ ترمذی و ابوداؤد)

10 حدیث :۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ میں نے سونا اور ریشمی کپڑا اپنی اُمت کی عورتوں کے لئے حلال کیا ہے اور اپنی امت کے مردوں پر ان دونوں کو حرام کیا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۵ بحوالہ ترمذی)

11 حدیث :۔ حضرت ابنِ عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جو شخص کسی قوم کی مشابہت رکھے گا وہ اُسی قوم میں شُمار ہو گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۵ بحوالہ ابوداؤد)

مسائل وفوائد :۔ مندرجہ بالا حدیثوں سے مندرجہ ذیل مسائل ثابت ہوئے۔

Marfat.com

1۔ گھمنڈ سے ٹخنوں کے نیچے پائجامہ یا تہبند یا کُرتا لٹکانا منع اور حرام ہے۔

2۔ مردوں کو ریشمی کپڑا اور سونا پہننا حرام ہے۔ اور عورتوں کیلئے دونوں جائز ہیں۔

3۔ بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھنا منع ہے۔

4۔ سُرخ رنگ کا کپڑا جس میں کسی دوسرے رنگ کی دھاری نہ ہو مردوں کے لئے مکروہ ہے۔ اور عورتوں کے لئے کوئی حرج نہیں۔

5۔ دانت کا ریتی سے ریت کر پتلا اور خوبصورت بنانا۔ یوں ہی بھنوؤں کے بال نوچ کر پتلا کرنا اور خوبصورت بنانا۔ یوں ہی گودنا گودوانا۔ اور اِسی طرح ننگے بدن ہو کر مرد کا مرد سے معانقہ کرنا یا ایک ساتھ لپٹ کر سونا یا عورت کا ننگے بدن ہو کر کسی عورت کے ساتھ مُعانقہ کرنا یا ایک ساتھ لپٹ کر سونا **منع ہے۔ اسی طرح لُوٹ مار کرنا** حرام ہے اور چیتے شیر وغیرہ درندں کی کھال پر بیٹھنا اور سُوار ہونا ممنوع ہے۔ کیونکہ درندوں کی کھال پر بیٹھنا متکبرین کا طریقہ ہے اور اس سے دل میں بے رحمی بھی پیدا ہوتی ہے۔

6۔ جو لباس کسی قوم کا مذہبی لباس ہو مُسلمان کیلئے اُس لباس کو پہننا ممنوع اور ناجائز ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

53 قبروں پر پیشاب، پاخانہ کرنا

قبروں پر پیشاب، پاخانہ کرنا یا کوئی گندگی ڈالنا حرام اور گناہ ہے۔ حدیثوں میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

1 حدیث :۔ حضرت ابوامامہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ جو شخص قبر پر پیشاب، پاخانہ کرنے کیلئے بیٹھا تو گویا وہ جہنم کے انگارہ پر بیٹھا (کنز العمال ج ۹ ص ۲۱۸)

2 حدیث :۔ حضرت انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ تم لوگ قبروں پر پیشاب کرنے سے بچو کیونکہ یہ سفید داغ (کوڑھ) کی بیماری پیدا کرتا ہے۔

Marfat.com

(کنز العمال ج ۹ ص ۲۱۸ بحوالہ دیلمی)

مسائل و فوائد :۔ یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ جن جن چیزوں سے زندوں کو تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے ان چیزوں سے مُردوں کو بھی تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے۔ لہٰذا قبروں پر پیشاب یا پاخانہ کرنا یا کوئی گندی چیز ڈالنا یا قبروں کو توڑ پھوڑ کر مسمار کر دینا یا قبروں پر مکان بنانا یا قبروں پر بیٹھنا یا لیٹنا چونکہ ان باتوں سے مُردوں کو تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے۔ اِس لئے یہ سب کام ممنوع و ناجائز ہیں۔

مسلمانوں پر لازم ہے کہ مسلمانوں کے قبرستان کا احترام کریں اور ہر ان باتوں سے پرہیز کریں۔ جس سے قبروں کی توہین اور قبروں کو ایذا پہنچتی ہے۔ چنانچہ اِس بارے میں چند دوسری حدیثیں بھی پڑھ لیجئے۔

3 حدیث :۔ حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ تم میں سے کوئی آگ کے انگارہ پر بیٹھے اور وہ تمہارے کپڑوں کو جلا کر تمہاری کھال تک پہنچ جائے۔ یہ اس سے بہت اچھا ہے کہ تم میں سے کوئی کسی قبر پر بیٹھے (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۴۸ بحوالہ مسلم)

4 حدیث :۔ حضرت ابو مرثد غنوی (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ قبروں میں مت بیٹھو اور قبروں کی طرف منہ کر کے نماز مت پڑھو۔

(مشکوٰۃ ج ا ص ۱۴۸ بحوالہ مسلم)

5 حدیث :۔ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ مُردہ کی ہڈی کو توڑنا ایسا ہی گناہ ہے۔ جیسے کسی زندہ آدمی کی ہڈی توڑ دینا گناہ ہے۔

(مشکوٰۃ ج ا ص ۱۴۹ بحوالہ ابوداؤد وغیرہ)

6 حدیث :۔ حضرت عُقبہ بن عامر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ میں انگارہ یا تلوار پر چلوں یا اپنے پاؤں کے چمڑے کو کاٹ کر اُس کا جوتا بناؤں یہ

Marfat.com

مجھے اس بات سے کہیں زیادہ پسند ہے۔ کہ میں کسی مسلمان کی قبر کے اوپر چلوں اور میں اس بات میں کوئی فرق نہیں سمجھتا۔ کہ میں قبروں کے بیچ میں پیشاب یا پاخانہ کروں یا بازار میں۔

(ابن ماجہ ۱۱۳)

7 حدیث :۔ عمارہ بن حزم (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے ایک قبر کے اوپر بیٹھے دیکھا تو فرمایا۔ کہ تم قبر سے اتر جاؤ اور قبر والے کو ایذ مت دو اور وہ تم کو ایذ نہ دے (الترغیب والترہیب ج ۴ ص ۳۷۴ بحوالہ طبرانی)

54 کالا خضاب

بالوں میں کالا خضاب لگانا گناہ اور ناجائز ہے۔ اس بارے میں نیچے لکھی ہوئی چند حدیثیں شاہد عدل ہیں۔

1 حدیث :۔ حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے۔ کہ فتح مکہ کے دن امیر المومنین ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے والد ابو قحافہ (رضی اللہ عنہ) کو بارگاہ نبوت میں لایا گیا۔ تو ان کی داڑھی اور سر کے بال ثغامہ گھاس کی طرح بالکل سفید تھے۔ تو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ بالوں کی اس سفیدی کو کسی رنگ سے بدل ڈالو اور سیاہی سے بچو (یعنی بالوں کو کالا نہ کرو)

(مسلم ج ۲ ص ۱۹۹)

2 حدیث :۔ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک ایسی قوم ہوگی جو کالے رنگ کا خضاب لگائے گی۔ جو کبوتروں کے سینے کی طرح بالکل کالا ہوگا۔ یہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۲ بحوالہ ابو داؤد و نسائی)

3 حدیث :۔ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) گروم کے جوتے پہنتے تھے۔ اور اپنی داڑھی کو ورس گھاس اور زعفران سے پیلی رنگتے تھے اور حضرت

Marfat.com

ابن عمر بھی یہی کرتے تھے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۲ بحوالہ نسائی)

4 حدیث :۔ حضرت ابنِ عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک شخص مہندی کا خضاب لگا کر حُضُور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سامنے سے گزرا تو حُضُور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ یہ کیا اچھا خضاب ہے۔ پھر دوسرا آدمی گزرا جو مہندی اور کتم (ایک گھاس) کا خضاب لگائے ہوئے تھا تو حُضُور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ یہ اس سے زیادہ اچھا ہے۔ پھر ایک تیسرا آدمی گزرا جو پیلا خضاب لگائے ہوئے تھا تو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ یہ اُن خضابوں سے زیادہ اچھا خضاب ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۲ بحوالہ ابو داؤد)

5 حدیث :۔ حضرت انس (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ سب سے پہلے مہندی اور وسمہ کا خضاب حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے لگایا اور سب سے پہلے کالا خضاب فرعون نے لگایا۔ (کنز العمال ج ۶ ص ۳۷۹ بحوالہ ابن النجار)

6 حدیث :۔ حضرت عامر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ اُس شخص کی طرف قیامت کے دن نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا جو کالا خضاب لگائے گا۔

(کنز العمال ج ۶ ص ۳۸۱)

7 حدیث :۔ حضرت ابو الدرداء (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے۔ کہ جو شخص کالا خضاب لگائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا منہ کالا کرے گا۔ (کنز العمال ج ۶ ص ۳۸۱)

مسائل و فوائد :۔ حضرت علامہ نووی شارح مسلم نے فرمایا کہ بالوں کی سفیدی بدلنے کے لئے سُرخ یا پیلا خضاب لگانا مرد اور عورت دونوں کیلئے مُستحب ہے اور کالے رنگ کے خضاب کے بارے میں مختار مذہب یہ ہے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے۔ کیونکہ حُضُور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا وا" جتنبوا السواد" یعنی کالے خضاب سے بچو (نووی شرح مسلم ج ۲ ص ۱۹۹)

Marfat.com

55 سونے چاندی کے برتن

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا یا ان برتنوں میں تیل رکھ کر اس تیل کو سر پر لگانا یا بدن پر مالش کرنا غرض کسی بھی طرح اِن برتنوں کو استعمال کرنا شریعت میں **ممنوع و حرام** اور گناہ ہے۔ حدیثوں میں بکثرت اِس کی ممانعت آئی ہے۔

1 حدیث :۔ حضرت اُمِ سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ جو شخص چاندی کے برتنوں میں کچھ پیتا ہے تو گویا وہ اپنے پیٹ میں جَہَنَّم کی آگ گھونٹ گھونٹ داخل کرتا ہے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۰ بحوالہ بخاری و مسلم)

2 حدیث :۔ حضرت حُذیفہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ میں نے رَسُولُ اللہ (ﷺ) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ تم لوگ باریک اور **موٹے ریشمی کپڑے نہ** پہنو۔ اور سونے چاندی کے برتنوں میں کچھ نہ پیو اور نہ سونے چاندی کی تھالیوں میں کچھ کھاؤ کیونکہ دنیا میں یہ برتن کافروں کیلئے ہیں۔ اور آخرت میں تم مُسلمانوں کیلئے ہیں۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۱ بحوالہ بخاری و مسلم)

3 حدیث :۔ حضرت ابنِ عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ نبی (ﷺ) نے فرمایا کہ جو شخص سونے چاندی کے برتنوں میں یا اُن برتنوں میں جن میں کچھ سونا چاندی لگا ہو کچھ پیتا ہے تو وہ گھونٹ گھونٹ اپنے پیٹ میں جَہَنَّم کی آگ داخل کرتا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۱ بحوالہ دار قطنی)

4 حدیث :۔ حضرت حکم نے ابنِ لیلیٰ سے سُنا کہ حضرت حُذیفہ (رضی اللہ عنہ) نے پانی مانگا تو ایک آدمی اُن کے پاس چاندی کے برتن میں پانی لایا تو حضرت حُذیفہ (رضی اللہ عنہ) نے اس برتن کو پھینک دیا اور فرمایا کہ میں نے اِس کو اِس برتن کے استعمال سے منع کیا تھا مگر یہ نہیں

Marfat.com

مانا۔ بیشک رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سونے چاندی کے برتنوں میں کچھ کھانے پینے اور حریر و دیباج (ریشمی کپڑوں) کے پہننے سے منع فرمایا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ سب چیزیں دنیا میں کافروں کیلئے ہیں اور آخرت میں تم مسلمانوں کیلئے ہیں (ترمذی ج ۲ ص ۱۰)

مسائل و فوائد:۔ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا یا اور کسی طریقے سے اُن کو استعمال کرنا حرام و ناجائز اور گناہ کا کام ہے جس کی سزا جہنم کا عذاب ہے وہ گلاس اور کٹورا جس میں دوسری دھاتوں کے ساتھ کچھ چاندی یا سونا لگا کر بنایا گیا ہو اُس میں بھی کھانا پینا حرام ہے۔ ہاں البتہ اگر کسی دھات کے برتن پر چاندی کی صرف قلعی کر دی گئی ہو تو ایسے برتن میں کھانے پینے کی ممانعت نہیں ہے (واللہ تعالیٰ اعلم)

56 ریاکاری

کوئی بھی نیک عمل اور عبادت ہو خدا (عزوجل) کی رضا ڈھونڈنے اور اخلاص کی نیت سے کرنا لازم ہے۔ اگر نام و نمود اور شہرت یا کوئی دوسری نفسانی خواہش مقصود ہو تو "ریاکاری" ہے اور ریاکاری وہ گناہِ کبیرہ ہے جس کو شرک کی ایک شاخ کہا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ریاکاری کرنے والوں کو شیطان کا ساتھی بتایا ہے چنانچہ ارشاد قرآنی ہے کہ

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوٰلَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝

ترجمۂ کنزالایمان:۔ اور وہ جو مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اللہ اور نہ قیامت پر اور جن کا مصاحب شیطان ہو تو کتنا برا مصاحب ہے (النساء رکوع 6)

دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا کہ

Marfat.com

فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ الَّذِیۡنَ ھُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ ترجمۂ کنزالایمان :۔ تو اُن نمازیوں کی خرابی ہے
سَاھُوۡنَ ہ الَّذِیۡنَ ھُمۡ یُرَآءُوۡنَ وَیَمۡنَعُوۡنَ جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں وہ جو دکھاوا کرتے
الۡمَاعُوۡنَ ہ (سورہ ماعون) ہیں اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔

اسی ریاکاری کی مذمت اور ممانعت میں بہت سی حدیثیں بھی وارد ہوئی ہیں۔ چنانچہ

1 حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے اُنھوں نے کہا کہ رَسُوۡلُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں تمام شریکوں سے زیادہ شرک سے بے نیاز ہوں۔ جو شخص کوئی ایسا عمل کرے کہ اُس عمل میں میرے ساتھ میرے غیر کو شریک کرے تو میں اُس کو اُس کے شرک کے ساتھ چھوڑ دوں گا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ میں اُس سے بیزار ہوں وہ عمل اُسی کیلئے ہے جس کیلئے اُس نے کیا ہے۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۴ بحوالہ مسلم)

2 حدیث :۔ حضرت جُندُب (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رَسُوۡلُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جو شُہرت کیلئے عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عُیُوب کو مشہور کرے گا اور جو ریاکاری کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری کا اس کو بدلہ دے گا۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

3 حدیث :۔ حضرت ابو سعید بن ابو فضالہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رَسُوۡلُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب لوگوں کو جمع فرمائے گا۔ تو ایک مُنادی یہ اعلان کرے گا کہ۔ جس نے اپنے اس عمل میں جو اللہ کے لئے کیا ہے کسی دوسرے کو شریک کر لیا ہے تو اُس کو چاہیے کہ وہ اُس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے غیر سے طلب کرے۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۴ بحوالہ احمد)

4 حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رَسُوۡلُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا

Marfat.com

کہ آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے بھی نکلیں گے جو دنیا کو دین کے ذریعے طلب کریں گے وہ لوگوں کے لئے بھیڑ کی کھال پہنیں گے اپنی نرم دلی ظاہر کرنے کیلئے انکی زبانیں شکر سے بھی زیادہ میٹھی ہوں گی۔ اور اُن کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے اللہ تعالیٰ (اُن ریاکاروں سے) فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ میرے مہلت دینے سے بے خوف ہو گئے ہیں؟ کیا یہ لوگ مجھ پر جری ہو گئے ہیں؟ تو مجھ کو میری ہی قسم ہے کہ میں ضرور ضرور اِن لوگوں پر ایسا فتنہ بھیجوں گا۔ جو عقل مند آدمی کو حیرانی میں ڈال دے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۵ بحوالہ احمد)

5 حدیث :۔ حضرت شداد بن اَوس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ جس نے ریاکاری کرتے ہوئے نماز پڑھی تو یقیناً اُس نے شرک کا کام کیا جس نے ریاکاری سے روزہ رکھا اس نے بے شک شرک کا کام کیا اور جس نے ریاکاری کرتے ہوئے صدقہ دیا اس نے بلا شبہ شرک کا کام کیا (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۵ بحوالہ احمد)

6 حدیث :۔ حضرت شداد بن اوس (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ وہ رونے لگے تو لوگوں نے کہا کہ کیا چیز آپ کو رُلاتی ہے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ میں نے رَسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایک بات فرماتے ہوئے سنا تھا اُسی کو یاد کر کے رُو رہا ہوں میں نے رَسُولؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھ کو اپنی امت پر شرک اور چُھپی ہوئی شہوت کا خوف ہے تو میں نے عرض کیا۔ کہ یَارَسُولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ کی اُمت آپ کے بعد شرک کرئے گی؟ تو آپ نے فرمایا کہ "ہاں" لیکن سُن لو کہ وہ سورج یا چاند اور پتھر اور بُت کی عبادت نہیں کریں گے لیکن وہ اپنے عملوں میں ریاکاری کریں گے اور چھپی ہوئی شہوت یہ ہے کہ ان میں سے ایک آدمی صبح کو روزہ دار رہے گا پھر اس کی شہوتوں میں سے کوئی شہوت اس کے ساتھ آجائے گی تو وہ روزہ چھوڑ دے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۶ بحوالہ احمد و بیہقی)

Marfat.com

7 حدیث :۔ حضرت محمود بن لبید (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ مجھے سب سے زیادہ جس چیز کا تم پر خوف ہے وہ چھوٹا شرک ہے تو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! چھوٹا شرک کیا ہے ؟ تو فرمایا کہ ریاکاری اور بیہقی میں یہ بھی ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے گا تو ریاکاروں سے فرمائے گا کہ تم لوگ اس کے پاس جاؤ جس کو تم دنیا میں اپنا عمل دکھا کر کیا کرتے تھے پھر تم دیکھ لو کہ کیا تم اس کے پاس کوئی جزا اور بھلائی پاتے ہو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۶ بحوالہ احمد بیہقی)

8 حدیث :۔ حضرت ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ (ﷺ) ہمارے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ ہم لوگ دجال کا تذکرہ کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کو اس چیز کی خبر نہ دوں جو میرے نزدیک دجال سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔ تو ہم لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ (ﷺ) ضرور ہم لوگوں کو خبر دیجئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ چھپا ہوا شرک ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہو تو وہ یہ دیکھ کر اپنی نماز کو زیادہ لمبی کر دے کہ کوئی اس کو دیکھ رہا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۶ بحوالہ ابن ماجہ)

مسائل و فوائد :۔ الحاصل ریاکاری سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے ریاکاری کرنے سے عبادتوں کا اجر و ثواب نہ صرف غارت و اکارت ہو جاتا ہے بلکہ وہ عبادت گناہ عظیم بن جاتی ہے جس سے اگر سچی توبہ نہ کرے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے (واللہ تعالیٰ اعلم)

57 تکبر

تکبر وہ قبیح و مذموم چیز ہے جو سخت حرام اور گناہ ہے اور یہ وہ جرم ہے کہ دنیا و آخرت دونوں

Marfat.com

میں اس کا انجام ذلت وخواری ہے یہی وہ گناہ ہے جس نے ہمیشہ کیلئے ابلیس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈال دیا اور وہ مردود و مطرود ہو کر بہشت سے نکال دیا گیا اور قیامت تک تمام ملائکہ اور جن وانس اُس پر لعنت بھیجتے رہیں گے اور قیامت کے دن وہ اور اس کے متبعین جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

تکبر عزازیل را خوار کرد بزندان لعنت گرفتار کرد۔

یعنی تکبر نے عزازیل کو ذلیل وخوار کر دیا اور لعنت کے قید خانے میں گرفتار کر دیا "عزازیل" فرشتوں کا معلم اور بہت بڑا عابد وزاہد تھا مگر اس نے تکبر سے حضرت آدم (علیہ السلام) کو اپنے سے کمتر بتایا اور سجدہ نہیں کیا تو مردودِ بارگاہِ الٰہی ہو کر بہشت سے نکالا گیا اور تمام مخلوق کی لعنت وملامت میں گرفتار ہو گیا قرآن مجید نے بار بار اعلان فرمایا کہ

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ٥ (الزمر رکوع ۷) تو کیا ہی برا ٹھکانہ متکبروں کا

اسی طرح تکبر کی چال کو حرام فرماتے ہوئے خداوند قدوس نے ارشاد فرمایا

وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ٥ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۔ (بنی اسرائیل رکوع ۴)

ترجمۂ کنز ایمان :۔ اور زمین میں اتراتا نہ چل بے شک ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا یہ جو کچھ گزرا ان میں کی بری بات تیرے رب کو ناپسند ہے

حدیثوں میں بھی بکثرت تکبر کی قباحت ومذمت بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ

1 حدیث :۔ حضرت ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو گا وہ جہنم میں (ہمیشہ کے لیے) داخل نہیں ہو گا اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو گا وہ (ہمیشہ کے لیے) جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۳ بحوالہ مسلم)

Marfat.com

2 حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ تین آدمیوں سے (بوجہ غضب کے) اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے گا نہ ان کی طرف (رحمت کی نظر سے) دیکھے گا نہ انھیں گناہوں سے پاک فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے (1) زناکار بوڑھا (2) جھوٹا بادشاہ (3) متکبر فقیر (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۳ بحوالہ مسلم)

3 حدیث :۔ حضرت عمرو بن شعیب (رضی اللہ عنہ) راوی ہیں کہ رسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ تکبر کرنے والے قیامت کے دن میدانِ محشر میں چیونٹیوں کے مثل بنا کر لائے جائیں گے مگر اُن کی صورتیں آدمی کی ہوں گی اور ہر طرف سے ان پر ذلت کا گھیرا ہو گا اور وہ گھسیٹ کر جَہنّم کے اُس قید خانہ میں ڈالے جائیں گے جس کا نام "بولس" (نا امیدی کی جگہ) ہوگا ان کے اُوپر جَہنَم کی آگ ہو گی جو "نارالانیار کہلاتی ہے اور انھیں جنمیوں کے بدن کا پیپ پلایا جائے گا جس کا نام طینۃ الخبال (پیپ کا کیچڑ ہے)

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۳ بحوالہ ترمذی)

4 حدیث :۔ امیر المومنین حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے کہ انھوں نے منبر پر فرمایا کہ اے لوگو! تواضع کرو۔ اِس لیے کہ میں نے رسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرمائے گا تو وہ اپنی نظر میں چھوٹا ہو گا۔ مگر لوگوں کی نگاہوں میں بہت بڑا ہو گا اور جو تکبر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو پست کردے گا تو وہ اپنے نزدیک بڑا ہو گا اور لوگوں کی نگاہوں میں اتنا چھوٹا ہو گا، کہ کُتے اور خنزیر سے بھی کمتر ہو گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۳)

5 حدیث :۔ حضرت ابنِ مسعود (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں داخل ہو گا تو ایک شخص نے عرض کیا کہ آدمی اس کو پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اس کا جوتا اچھا ہو (تو کیا یہ بھی

Marfat.com

تکبر ہے) تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جمال والا ہے اور وہ جمال والے کو پسند فرماتا ہے (یہ تکبر نہیں ہے) بلکہ تکبر یہ ہے کہ آدمی حق سے سرکشی کرے اور دوسرے لوگوں کو ذلیل سمجھے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۳ بحوالہ مسلم)

6 حدیث :۔ حضرت ابو امامہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ تم لوگ تکبر سے بچو اس لئے کہ آدمی تکبر کرتا رہتا ہے یہاں تک کے اللہ تعالیٰ (فرشتوں کو) حکم دیتا ہے کہ میرے اس بندے کو "جبارین" (ظالموں) میں لکھ دو۔ (کنزالعمال ج ۳ ص ۲۹۸)

مسائل و فوائد :۔ اچھا لباس اچھا مکان و سامان رکھنا یہ تکبر نہیں ہے بلکہ تکبر یہ ہے کہ حق سے سرکشی کرے اپنے کو بڑا اور عزت والا سمجھے اور دوسروں کو اپنے سے کمتر اور ذلیل سمجھے در حقیقت یہ وہ تکبر ہے جو دنیا و آخرت میں آدمی کو ذلت کے غار میں گرانے والا اور جہنم میں پہنچانے والا گناہ ہے (واللہ تعالیٰ اعلم)

58 بخیلی

بخیلی بہت ذلیل خصلت اور بدترین گناہ ہے قرآن و حدیث میں بخیلوں کے لئے جہنم کی وعید آئی ہے چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دی ہر گز وہ اسے اپنے لیے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کیلئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہو گا۔
(آل عمران رکوع ۱۸)	

دوسری آیت میں یوں ارشاد ہوا کہ

Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۝ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَیَکْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۝ (النساء رکوع ۵)

بے شک اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا جو خود بھی بخیلی کریں اور لوگوں کو بخل کا حکم دیں اور اللہ نے جو انھیں اپنے فضل سے دیا ہے اس کو چھپائیں اور کافروں کیلئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی کثرت سے بخیلی کی مذمت اور اس پر وعیدیں آئی ہیں۔ چنانچہ

1 حدیث :۔ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ دھوکا دینے والا اور بخیل اور احسان جتانے والا (شروع سے) جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ (بلکہ کچھ دن جہنم کا عذاب چکھ لینے کے بعد جنت میں جائے گا (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۶۵ بحوالہ ترمذی)

2 حدیث :۔ حضرت ابو سعید (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ دو خصلتیں مومن میں جمع نہیں ہوں گی۔ بخیلی اور بد اخلاقی۔

(مشکوٰۃ ج ا ص ۱۶۵ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

مطلب یہ ہے کہ جو مومن ہو گا اگر بخیل ہو گا تو بد اخلاق نہیں ہو گا اور اگر بد اخلاق ہو گا تو بخیل نہیں ہو گا یہ دونوں بری خصلتیں ایک ساتھ مومن میں نہیں پائی جائیں گی۔

3 حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ سخی اللہ سے قریب ہے۔ جنت سے قریب ہے لوگوں سے قریب ہے لیکن جہنم سے دور ہے اور بخیل اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگوں سے دور ہے لیکن جہنم سے قریب ہے اور سخی جاہل بخیل عابد سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

(مشکوٰۃ ج ا ص ۱۶۴ بحوالہ ترمذی)

Marfat.com

4 حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ دو خصلتیں بدترین ہیں ایک حرص والی بخیلی دوسری سخت بزدلی۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۵ بحوالہ ابو داؤد)

5 حدیث :۔ حضرت ابن عمرو (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ اِس امت کے اگلے لوگ یقین اور زہد کی وجہ سے نجات پا گئے اور اِس امت کے پچھلے لوگ بخیلی اور حرص کی وجہ سے ہلاک ہوں گے (کنز العمال ج ۳ ص ۲۵۶)

مسائل و فوائد :۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ بخیلی بدترین گناہ والی خصلت ہے جو ہزاروں نیکیوں سے محروم کر دینے والی خصلت ہے اور دنیا میں اس کا انجام ذلت و خواری اور قسم قسم کی تکلیف ہیں اور آخرت میں اس گناہ کی سزا جہنم کا دردناک عذاب ہے (واللہ تعالیٰ اعلم)۔

59 حرص و طمع

یہ بھی بہت ہی خبیث و قبیح عادت ہے۔ چوری ڈاکہ، غصب، خیانت، قتل و غارت وغیرہ سیکڑوں ایسے ایسے بدترین گناہوں کا سرچشمہ ہے جو جہنم میں لے جانے والے گناہ کبیرہ ہیں اسی لئے حدیثوں میں بکثرت اس کی قباحت و مذمت کا بیان آیا ہے۔ چنانچہ

1 حدیث :۔ حضرت انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ابنِ آدم بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس کی دو خصلتیں ہمیشہ جوان رہتی ہیں ایک مال کی حرص اور دوسری عمر کی حرص (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۴۹ بحوالہ بخاری و مسلم)

2 حدیث :۔ حضرت عمرو بن شعیب (رضی اللہ عنہ) سے اُن کی سند کے ساتھ روایت ہے کہ اِس امت کی سب سے پہلی صلاح یقین و زہد ہے اس امت کا سب سے پہلا فساد بخیلی اور اُمید ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۴۰ بحوالہ بیہقی)

Marfat.com

3 حدیث :۔ حضرت واثلہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ لالچی ایسی کمائی طلب کرتا ہے جو حلال نہ ہو (کنز العمال ج ۳ ص ۲۶۲)

4 حدیث :۔ حضرت اَنَس (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ طمع علماء کے دلوں سے علمِ شریعت کو دور کر دیتی ہے (کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۲)

5 حدیث :۔ حضرت اَنَس (رضی اللہ عنہ) سے حدیث مُرسل مروی ہے کہ وہ چکنی اور پھسلا دینے والی چیز کہ جس پر علماء کے قدم ٹھہر نہیں سکتے وہ طمع (لالچ) ہے۔

(کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۲)

60 حسد

حسد یہ ہے کہ کسی کی نعمتوں کے زوال اور بربادی کی تمنا کرنا۔ یہ بھی بڑی مہلک اور بہت ہی مُوذی دل کی بیماری ہے۔ اور حرص ہی کی طرح یہ بھی بڑے بڑے گناہوں کا سرچشمہ ہے اسی لئے خداوندِ قُدوس (عزوجل) نے اپنے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حسد سے خدا (عزوجل) کی پناہ مانگنے کا حکم فرمایا ہے اور قُرآنِ مجید میں نازل فرمایا وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اور میں حاسد کے شر سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور حدیثوں میں بھی اس کی ہلاکت خیز مُضرت کا بڑے ہی عبرت انگیز الفاظ میں بیان آیا ہے۔ چنانچہ

1 حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ایک دوسرے سے حسد مت کرو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور اے اللہ کے بندو تم آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن کر رہو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

2 حدیث :۔ حضرت انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح

Marfat.com

کھا ڈالتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا ڈالتی ہے اور صدقہ گناہوں کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور نماز مومن کا نور ہے اور روزہ جہنم کی ڈھال ہے۔

(کنزالعمال ج ۳ ص ۲۶۳)

3 حدیث :۔ حضرت زُبیر بن عوام (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رَسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ آہستہ آہستہ تمہارے اندر اگلی امتوں کی بیماریاں پھیل رہی ہیں یعنی حسد اور بُغض۔ یہ دین کو مونڈنے والی بیماریاں ہیں۔ بال کو مونڈنے والی نہیں۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکو گے جب تک مومن نہ ہو جاؤ اور تم لوگ اُس وقت تک مومن نہ ہو گے جب تک کہ آپس میں ایک دوسرے سے مَحبت نہ کرو گے۔ کیا میں تمھیں وہ کام نہ بتادوں۔ کہ جب تم لوگ اس کو کرو گے تو ایک دوسرے سے مَحبت کرنے لگو گے اور وہ کام یہ ہے۔ کہ تم لوگ آپس میں سلام کا چرچا کرو (کنزالعمال ج ۳ ص ۲۶۴)

4 حدیث :۔ حضرت عبداللہ بن بُسر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ حُضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ حسد کرنے والا اور چُغلی کھانے والا اور کاہن (نجومی) مجھ کا ان لوگوں سے اور ان لوگوں کو مجھ سے کوئی تعلق نہیں (کنزالعمال ج ۳ ص ۲۶۴)

5 حدیث :۔ حضرت ضمرہ بن ثعلبہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ حُضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ لوگ اُس وقت تک ہمیشہ خیریت اور اچھی حالت میں رہیں گے جب تک کہ ایک دوسرے پر حسد نہ کریں گے۔ (کنزالعمال ج ۳ ص ۲۶۴)

61 بُغض و کینہ

مُسلمانوں سے بُغض و کینہ رکھنا بھی حرام اور گناہ ہے۔ اس بارے میں یہ چند حدیثیں خاص طور سے بغور پڑھئیے

Marfat.com

1 حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تم لوگ ایک دوسرے کے ساتھ بُغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور تم لوگ بھائی بھائی بن کر رہو (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

2 حدیث :۔ حضرت ام المومنین عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ رسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا شبِ برأت میں اللہ تعالیٰ تمام بخشش مانگنے والوں کی مغفرت فرمادیتا ہے اور رَحمت طلب کرنے والوں پر رَحمت نازل فرمادیتا ہے لیکن کینہ رکھنے والے کے معاملہ کو موخر اور ملتوی فرمادیتا ہے (کنزالعمال ج ۳ ص ۲۶۴)

3 حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ہر ہفتہ میں دو مرتبہ بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کیے جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ہر مومن بندہ کو بخش دیتا ہے لیکن اُس بندے کو اسکے اور اسکے (دینی) بھائی کے درمیان بغض و کینہ ہو اس کی اللہ تعالیٰ مغفرت نہیں فرماتا (کنزالعمال ج ۳ ص ۲۶۵)

4 حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہر دو شنبہ اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ مُشرک کے سوا اپنے ہر بندے کو بخش دیتا ہے۔ مگر اس شخص کو نہیں بخشتا جو اپنے بھائی سے بغض و کینہ رکھتا ہو۔ بلکہ اس کے بارے میں یہ فرمان صادر فرماتا ہے کہ ابھی اِن دونوں کو یوں ہی رہنے دو یہاں تک کہ دونوں صلح کرلیں (کنزالعمال ج ۳ ص ۲۶۵)

5 حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ یہ حلال نہیں ہے کہ مسلمان (بغض و کینہ کے سبب سے) تین دن سے زیادہ تعلق کاٹ کر اس کو چھوڑ دے جو تین دن سے زیادہ اس طرح تعلق چھوڑے رہے گا اور اسی حالت میں مر جائے گا تو وہ جہنم میں داخل ہو گا (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۸ بحوالہ ابو داود)

Marfat.com

6 حدیث :۔ حضرت ابو خراش سلمی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انھوں نے رسُولُ اللہ (ﷺ) کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو ایک سال تک اپنے (دینی) بھائی کو چھوڑے رہے تو یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ گویا اسکا خون بہا دیا (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۸ بحوالہ ابو داؤد)۔

62 مکر اور دھوکا بازی

مسلمانوں کے ساتھ مکر یعنی دھوکا بازی اور دغابازی کرنا قطعاً حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا جہنم کا عذابِ عظیم ہے۔ اسکی ممانعت و حُرمت کے بارے میں چند حدیثیں بڑی ہی رقت خیز و عبرت آموز ہیں۔

1 حدیث :۔ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا۔ جو کسی مومن کو ضرر پہنچائے یا اس کے ساتھ مکر اور دھوکا بازی کرے وہ ملعون ہے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۸ بحوالہ ترمذی)

2 حدیث :۔ حضرت ابو صرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان کو ضرر پہنچائے اللہ تعالیٰ ضرور اس کو ضرر پہنچائے گا اور جو مسلمانوں کو مشقت میں ڈالے اللہ تعالیٰ اسکو مشقت میں ڈالے گا۔

3 حدیث :۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو ہمارے ساتھ دھوکا بازی کرے گا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور مکر و دھوکا بازی جہنم میں ہے (کنز العمال ج ۳ ص ۳۱۰)

4 حدیث :۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کے ساتھ مکر کرے یا نقصان پہنچائے یا دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں ہے (کنز العمال ج ۳ ص ۳۱۰)

Marfat.com

5 حدیث :۔ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے 1۔ دھوکا باز 2۔ احسان جتانے والا 3۔ بخیل (کنز العمال ج ۳ ص ۳۱۰)

63۔ کسی کا مذاق اُڑانا

اہانت اور تحقیر کے لئے زبان یا اشارات یا کسی اور طریقے سے مسلمان کا مذاق اڑانا حرام و گناہ ہے کیونکہ اس سے ایک مسلمان کی تحقیر اور اس کی ایذا رسانی ہوتی ہے اور کسی مسلمان کو حقیر کرنا اور دکھ دینا سخت حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے قُرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں ارشاد فرمایا کہ :۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (الحجرات رکوع 2)

اے ایمان والو! نہ مرد مردوں کا مذاق اڑائیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسی اڑانے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں کچھ بعید نہیں کہ وہ ان ہنسی اڑانے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ زنی نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔

اس کی ممانعت اور شناعت کے بارے میں چند حدیثیں بھی وارد ہوئی ہیں۔ چنانچہ

1 حدیث :۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایہ کہ خدا کی قسم میں کسی کی نقل اتارنا پسند نہیں کرتا اگرچہ اس کے بدلے میں اتنا اتنا مال مجھے مل جائے۔

(احیاءُ العُلُوم ج ۳ ص ۱۳۱ بحوالہ ابو داؤد و ترمذی)

2 حدیث :۔ حُضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کا مذاق اڑانے

Marfat.com

والے کے سامنے جنت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا اور کہا جائے گا کہ آؤ آؤ تو وہ بہت ہی بے چینی اور غم میں ڈوبا ہوا اُس دروازے کے سامنے آئے گا مگر جیسے ہی وہ دروازے کے پاس پہنچے گا وہ دروازہ بند ہو جائے گا پھر ایک دوسرا جنت کا دروازہ کھلے گا اور اس کو پکارا جائے گا کہ آؤ یہاں آؤ چنانچہ یہ بے چینی اور رنج و غم میں ڈوبا ہوا اس دروازے کے پاس جائے گا تو وہ دروازہ بند ہو جائے گا اسی طرح اس کے ساتھ معاملہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ دروازہ کھلے گا اور پکار پڑے گی تو وہ نہیں جائے گا۔ (اس طرح وہ جنت میں داخل ہونے سے محروم رہے گا۔) (اِحیاءُ الْعلُوم ج ۳ ص ۱۳۱)

3 حدیث :۔ جو اپنے کسی دینی بھائی کو اس کے کسی ایسے گناہ پر عار دلائے گا جس سے وہ توبہ کر چکا ہو تو عار دلانے والا اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ خود اس گناہ کو نہ کر لے۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۳ ص ۱۳۱)

مسائل و فوائد :۔ بھر حال کسی کو ذلیل کرنے کے لیے اور اس کی تحقیر کرنے کے لیے اس کی خامیوں کو ظاہر کرنا، اس کا مذاق اُڑانا، اس کی نقل اتارنا یا اس کو طعنہ مارنا، یا عار دلانا یا اس پر ہنسنا یا اس کو بُرے بُرے اِلقاب سے یاد کرنا اور اُس کی ہنسی اُڑانا مثلاً آج کل کے بزعم خود اپنے آپ کو عُرفی شُرفاء کہلانے والے کچھ قوموں کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں اور محض قومیت کی بنا پر اُن کا تمسخر اور استہزا کرتے اور مذاق اڑاتے رہتے ہیں اور قسم قسم کے دل آزار اِلقاب سے یاد کرتے رہتے ہیں کبھی طعنہ زنی کرتے ہیں۔ کبھی عار دلاتے ہیں۔ یہ سب حرکتیں حرام اور گناہ اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں لہٰذا ان حرکتوں سے توبہ لازم ہے ورنہ یہ لوگ فاسق ٹھہریں گے، اسی طرح سیٹھوں اور مالداروں کی عادت ہے کہ وہ غریبوں کے ساتھ تمسُخر اور اہانت آمیز اِلقاب سے ان کو عار دلاتے اور طعنہ زنی کرتے رہتے ہیں اور طرح طرح سے ان کا مذاق اڑایا کرتے ہیں۔ جس سے غریبوں کی دل آزاری ہوتی رہتی

Marfat.com

ہے۔ مگر وہ اپنی غربت اور مفلسی کی وجہ سے مالداروں کے سامنے دم نہیں مار سکتے ان مالداروں کو ہوش میں آجانا چاہیے کہ اگر وہ اپنے ان کرتوتوں سے توبہ کر کے باز نہ آئے تو یقیناً وہ قہر قہار و غضب جبار میں گرفتار ہو کر جہنم کے سزاوار بنیں گے اور دنیا میں ان غریبوں کے آنسو قہرِ خداوندی کا سیلاب بن کر اُن مالداروں کے محلات کو خس وخاشاک کی طرح بہالے جائیں گے کیونکہ۔

بشر کو صبر نہیں ورنہ یہ مثل سچ ہے
کہ چپ کی داد غفوُر رحیم دیتا ہے

64 مسجد میں دُنیا کی بات کرنا

مسجدوں میں دنیا کی بات چیت کرنا اور شور مچانا منع ہے اس گناہ سے بچنا لازم ہے کیونکہ حدیثوں میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ چنانچہ

1 حدیث :۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مُرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسجدوں میں لوگ دنیا کی باتیں کریں گے تو تم ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو کہ ان کو خدا سے کچھ کام نہیں۔

(مشکوٰۃ ج ا ص ۷۱ بحوالہ بیہقی)

2 حدیث :۔ حدیث میں آیا ہے کہ مسجد میں دنیوی بات چیت نیکیوں کو اس طرح کھا ڈالتی ہے جس طرح چوپائے گھاس کو کھا ڈالتے ہیں (احیاء العلوم ج ا ص ۱۵۲)

3 حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ کوئی مسجد میں سودا بیچ رہا ہے۔ یا سودا خرید رہا ہے تو تم لوگ کہہ دو

Marfat.com

کہ اللہ تعالیٰ تمھاری تجارت میں نفع نہ دے اور جب تم دیکھو کہ کوئی اپنی گُم شُدہ چیز کو چلا چلا کر مسجد میں ڈھونڈ رہا ہے تو تم کہہ دو کہ خدا کرے تمھاری گُم شُدہ چیز تمھیں نہ ملے۔

(الترغیب والترہیب ج اص ۲۰۳ بحوالہ نسائی وغیرہ)

4 حدیث :۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں لیٹا ہوا تھا تو کسی نے مجھے کنکری ماری جب میں نے دیکھا تو وہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ انھوں نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو جو مسجد میں پکار کر باتیں کر رہے تھے میرے پاس لاؤ تو میں ان دونوں کو لایا تو امیر المومنین نے ان دونوں سے پوچھا کہ تم دونوں کہاں کے رہنے والے ہو تو ان دونوں نے کہا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں تو امیر المومنین نے فرمایا اگر تم دونوں مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تم دونوں کو مار مار کر درد مند کر دیتا تم لوگ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں بلند آواز سے گفتگو کر رہے ہو۔

(مشکوٰۃ ج اص ۷۱ بحوالہ بخاری)

5 حدیث :۔ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجدِ نبوی کے ایک جانب ایک میدان بنا دیا تھا جس کو لوگ "بُطیحا" کہتے تھے اور امیر المومنین نے فرمایا تھا کہ جو کوئی شور کرے یا شعر گائے یا بلند آواز سے گفتگو کرے تو وہ مسجد سے نکل کر اس میدان میں آجائے۔ (مشکوٰۃ ج اص ۷۱ بحوالہ مؤطا)

65 قرآنِ مجید بھلا دینا

قرآن مجید پڑھ کر غفلت اور لاپرواہی سے اس کو بھلا دینا بہت سخت گناہ ہے اس کے بارے میں چند حدیثیں بہت ہی لرزہ خیز ہیں۔ چنانچہ

1 حدیث :۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے تمام ثوابوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا یہاں تک کہ مسجد سے گندگی

Marfat.com

چیز کے نکالنے کا ثواب بھی پیش کیا گیا اور میری امت کے تمام گناہوں کو بھی میرے سامنے پیش کیا گیا تو میں نے اس سے بڑا کسی گناہ کو نہیں دیکھا کہ آدمی نے قرآن مجید کی کوئی سورہ یا آیت جو اسے یاد تھی اُسے بھلا دیا۔ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۵۹ بحوالہ ابو داؤد)

2 حدیث :۔ حضرت سعد بن عُبادہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی قرآن مجید پڑھ کر اس کو بھلا دے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اِس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ جُذامی (کوڑھی) ہوگا (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۵۹)

3 حدیث :۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس سینے میں کچھ بھی قُرآنِ مجید نہ ہو تو وہ ویران گھر کی مثل ہے (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۵۹ بحوالہ ترمذی)

66 کسی دوسرے کو اپنا باپ بنالینا

اپنے حقیقی باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اپنا باپ بتانا۔ یا اپنے خاندان و نسب کو چھوڑ کر کسی دوسرے خاندان سے اپنا نسب جوڑنا حرام و گناہ اور جنت سے محروم کر کے دوزخ میں لیجانے والا کام ہے اس بارے میں بڑی سخت وعیدیں حدیثوں میں آئی ہیں چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثیں بہت عبرت خیز ہیں۔

1 حدیث :۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۸۳ بحوالہ بخاری و مسلم وابنِ ماجہ)

2 حدیث :۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے گا۔ حالانکہ اس کو معلوم ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس شخص نے ناشکری کی۔

Marfat.com

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۷۳ بحوالہ بخاری)

3 حدیث :۔ حضرت یزید بن شریک بن طارق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو غلام جو اپنے مولیٰ کے غیر کو اپنا مولیٰ بتائے تو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے اور قیامت میں ان دونوں کی نہ کوئی فرض عبادت قبول ہو گی نہ کوئی نفل عبادت قبول ہو گی ۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۷۳ بحوالہ بخاری و مسلم وابوداؤد)

4 حدیث :۔ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے گنہگار ہونے کو یہی کافی ہے کہ آدمی اپنے نسب سے اظہار براءت کرتے ہوئے کسی دوسرے خاندان سے ہونے کا دعویٰ کرے جس خاندان سے اس کا ہونا لوگوں کو معلوم نہیں ہے (الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۷۳ بحوالہ احمد وطبرانی)

5 حدیث :۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی راہ میں پائی جائے گی ۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۷۴)

6 حدیث :۔ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی ایسے نسب کا دعویٰ کرے جس نسب میں اسکا ہونا لوگوں کو معلوم ومشہور نہیں تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی اور جو نسب کا انکار کرے اس نے بھی اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۷۴ بحوالہ طبرانی فی الاوسط)

Marfat.com

مسائل و فوائد :۔ مذکوبالا حدیثوں کو پڑھ کر ان لوگوں کی آنکھیں کھُل جانی چاہئیں۔ جو ہندو پاک میں خوامخواہ اپنے خاندان و نسب بدل کر کسی اونچے خاندان سے اپنا رشتہ نسب ملا لیتے ہیں۔ سیکڑوں ایسے ہیں جن کو سیکڑوں برس سے لوگ یہی جانتے ہیں کہ وہ یہیں کے باشندے ہیں اور ان کے آباواجداد برسوں پہلے اسلام قبول کر کے مسلمان ہو گئے تھے مگر آج کل وہ عربی نسل بن کر اپنے کو صدیقی و فاروقی و عثمانی و سید کہنے لگے ہیں انھیں سوچنا چاہیے کہ وہ لوگ ایسا کر کے کتنے بڑے گناہ کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں خداوند کریم ان لوگوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس حرام اور جہنمی کام سے لوگوں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

67 بیویوں کے درمیان عدل نہ کرنا

جس شخص کی دو یا دو سے زیادہ بیویاں ہوں۔ اس پر فرض ہے کہ سب بیویوں کو کھانا کپڑا اور خرچ اور بستر کا حق اور سب بیویوں کے پاس سونے میں بالکل برابری کرے ہر گز ہر گز کسی بیوی کو کم کسی کو زیادہ نہ دے ورنہ وہ گناہ میں مبتلا ہو گا اور جَہَنم کی سزا کا حق دار ہو گا اس بارے میں یہ چند حدیثیں بہت عبرت خیز و نصیحت آمیز ہیں۔

1 حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حُضُور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ اُن دونوں کے حقوق ادا کرنے میں برابری نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا۔ کہ اُس کی ایک جانب کا آدھا دھڑ گرا ہوا ہو گا (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۷۹ بحوالہ ترمذی ونسائی وغیرہ)

2 حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ ایک ہی کی طرف مائل ہو جائے تو قیامت میں اِس حالت میں آئے گا۔ کہ اس کے بدن کی ایک شق گری ہوئی ہو گی (یعنی جُھکی اور مُڑی

Marfat.com

ہوئی ہوگی)(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۶۰ بحوالہ نسائی)

3 حدیث :۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک عدل وانصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے دربار میں نُور کے منبروں پر ہوں گے اور جو لوگ اپنے فیصلوں میں اور اپنی بیویوں کے معاملہ میں اور اُن تمام کاموں میں جن کے وہ والی بنے ہیں عدل کرتے ہیں۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۶۰ بحوالہ مسلم)

68 بائیں ہاتھ سے کھانا پینا

بائیں ہاتھ سے کھانا پینا یا کوئی چیز بائیں ہاتھ سے لینا دینا ممنوع ہے حدیثوں میں اسکی ممانعت ہے چنانچہ نیچے تحریر کی ہوئی حدیثوں کو بغور پڑھیے۔

1 حدیث :۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہرگز ہرگز تم میں کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کوئی چیز کھائے نہ کچھ پیئے۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے اور حضرت نافع رضی اللہ عنہ اس حدیث میں اتنا اور بھی بیان کرتے" ہیں کہ بائیں ہاتھ سے نہ کوئی چیز لے نہ دے۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۱۳۷ بحوالہ مسلم وغیرہ)

2 حدیث :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حُضُور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں ہر ایک داہنے ہاتھ سے کھائے اور داہنے ہاتھ سے پیئے اور داہنے ہاتھ سے ہر چیز دے اور لے اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا لیتا اور دیتا ہے (ابن ماجہ ۲۴۳)

مسائل و فوائد :۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ دستر خوان پر بائیں ہاتھ سے لوگ اس خیال سے پانی پی لیا کرتے ہیں کہ گلاس میں جھوٹا نہ لگ جائے اسی طرح بعض لوگ چائے کا کپ تو داہنے

Marfat.com

ہاتھ سے پکڑے رہتے ہیں اور طشتری میں چائے ڈال کر بائیں ہاتھ سے چائے پیتے ہیں ایسا ہر گز نہیں کرنا چاہیے گلاس میں اگرچہ سالن وغیرہ لگ جائے مگر بہر حال پانی داہنے ہی ہاتھ سے پینا چاہیے اور چائے کا کپ بائیں ہاتھ میں لے کر ساسر (پرچ) میں لوٹ کر چائے داہنے ہی ہاتھ سے پینی چاہیے تاکہ شیطان کے طریقے سے بچیں اور حضور ﷺ کی سنّت ادا ہو۔

(واللہ تعالیٰ اعلم)

69 کُتا پالنا

شکار کرنے کیلئے کھیتی کی حفاظت کیلئے، مویشیوں کی حفاظت کیلئے مکان کی حفاظت کیلئے ان چار مقصدوں کیلئے کتا پالنا جائز ہے باقی اِن کے سوا مثلاً کھیلنے کے لئے دل بستگی اور تفریح کیلئے لڑانے یا دوڑانے کے لئے یا کسی اور کام کیلئے کُتا پالنا نا جائز و ممنوع ہے چنانچہ بہت سی حدیثوں میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

1 حدیث :۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص شکار اور مویشیوں کی حفاظت کے علاوہ (کسی فضول کام) کے لئے کتا پالے گا۔ تو اس کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط گھٹتا رہے گا۔[۱]

(الترغیب والترہیب ج ۴ ص ۶۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

2 حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھیتی اور مویشی کی حفاظت کے علاوہ اگر کوئی کسی دوسرے مقصد سے کتا پالے گا تو روزانہ اس کا ثواب ایک قیراط گھٹتا رہے گا (الترغیب والترہیب ج ۴ ص ۶۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے ۱۲

Marfat.com

3 حدیث :۔ حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور ﷺ کی خدمت میں آنے سے رُک گئے تو حضور ﷺ نے جبریل علیہ اسلام سے پوچھا کہ کس چیز نے آپ کو آنے سے روک دیا تھا؟ تو انھوں نے کہا کہ ہم فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کُتا ہو۔

(الترغیب والترہیب ج ۴ ص ۶۸ بحوالہ احمد)

4 حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ میں شب گزشتہ بھی آیا تھا مگر میرے مکان میں داخل ہونے میں یہ رکاوٹ پڑگئی کہ مکان کے دروازے میں کچھ آدمیوں کی تصویریں تھیں۔ اور گھر کے اندر ایک پردہ تھا اس پر بھی تصویریں بنی ہوئی تھیں اور گھر کے اندر ایک کتا بھی تھا۔ تو آپ حکم دیجئے کہ تصویروں کے سر کاٹ ڈالے جائیں تا کہ وہ درخت کے مثل ہو جائیں اور پردے کے بارے میں یہ حکم دے دیجئے کہ اسکو پھاڑ کر دو مسندیں بنالی جائیں جو زمین میں پڑی رہیں اور روندی جاتی رہیں اور حکم دے دیجئے کہ کُتا مکان سے نکال دیا جائے (یہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہ کا کتا تھا جو حضور علیہ الصلوٰۃ واسلام کے تخت کے نیچے تھا چنانچہ کُتا نکال دیا گیا)

(الترغیب والترہیب ج ۴ ص ۶۹ بحوالہ ابو داؤد و ترمذی)

مسائل و فوائد :۔ کاشانۂ نبوت میں حضرت حسن و حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے کتے اور تصویروں کا موجود رہنا اُس وقت تھا جبکہ تصویروں اور کتوں کا مکان کے اندر رہنا حرام نہیں ہوا تھا حضرت جبریل علیہ السلام کے اسی واقعہ کی وجہ سے تصویروں اور کتوں کا مکانوں میں رکھنا ناجائز قرار دے دیا گیا اس ممانعت کے بعد اب کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ مکان یا کپڑوں پر کسی جاندار کی تصویر رکھے اسی طرح شکار کے لئے اور کھیتی و مکان

Marfat.com

کی حفاظت کیلئے کتا پالنا شریعت میں جائز ہے باقی ان کے سوا دوسرے تمام کتوں کا پالنا جائز نہیں ہے لہذا مسلمانوں کو ان خلافِ شرع کاموں سے بچنا لازم ہے کیونکہ شریعت ہی مسلمانوں کے لئے دونوں جہانوں میں صلاح و فلاح کا واحد ذریعہ ہے مغربی تہذیب کے دلدادوں کی ہرگز ہرگز پیروی نہیں کرنی چاہیے جو کتوں کو اپنی اولاد کی طرح پالتے اور گود میں لئے پھرتے ہیں بلکہ جوشِ محبت میں کتوں کا منہ چومتے رہتے ہیں۔

(ولاحول ولا قوۃ الا باللہ)

70 بلاضرورت بھیک مانگنا

بلاضرورت محض اپنا مال بڑھانے کے لئے بھیک مانگنا حرام و گناہ ہے اور حدیثوں میں بکثرت اس کی ممانعت آئی ہے چند حدیثیں یہاں تحریر کی جاتی ہیں۔ چنانچہ

1 حدیث :۔ حضرت قبیصہ بن مُخارِق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے قبیصہ ! مال کا سُوال کرنا اور بھیک مانگنا تین شخصوں کے علاوہ کسی کیلئے درست و حلال نہیں ایک تو وہ شخص کہ اس نے کسی کی ضمانت لی ہو اور اُسکے پاس مال نہ ہو تو اُس کیلئے حلال ہے کہ وہ بھیک مانگ کر اپنی ضمانت کی رقم ادا کرے 2۔ دوسرے وہ کہ کسی آفت نے اس کے مال کو ہلاک کر دیا تو اس کیلئے حلال ہے کہ وہ اپنے سامانِ زندگی کو درست کرنے کیلئے بقدرِ ضُرورت بھیک مانگ سکتا ہے۔ 3 تیسرا وہ جو فاقہ میں مبتلا ہو گیا ہو یہاں تک کہ تین آدمی جو عقل مند ہوں اُس کی قوم میں سے اُٹھ کر یہ کہہ دیں کہ یقیناً یہ شخص فاقہ کشی میں مبتلا ہو گیا ہے تو وہ شخص زندگی کے گزارہ بھر بقدرِ حاجت بھیک مانگ سکتا ہے ان تین شخصوں کے علاوہ جو بھیک مانگے اور دوسروں سے مال کا سُوال کرے تو اے قبیصہ ! وہ مالِ حرام ہے جس کو وہ کھا رہا ہے

(مشکوٰۃ ج ا ص ۱۶۲ بحوالہ مسلم)

Marfat.com

2 حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنا مال بڑھانے کیلئے بھیک مانگتا ہے وہ جہنم کا انگارہ مانگ رہا ہے تو اس کو کم مانگے یا زیادہ یہ اس کو سمجھ لینا چاہیے (مشکوٰۃ ج اص ۱۶۲ بحوالہ مسلم)

3 حدیث :۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے مال مانگا تو حضور ﷺ نے مجھے مال عطا فرمایا پھر میں نے دوبارہ مانگا تو پھر بھی حضور ﷺ نے مجھے مال عطا فرما دیا۔ اور مجھ سے یہ فرمایا کہ اے حکیم! یہ مال سبز اور میٹھا ہے (یعنی بہت مرغوب و پسندیدہ چیز ہے) تو جو آدمی اس کو اپنے نفس کی سخاوت کے ساتھ لے گا اس مال میں برکت ہو گی اور جو نفس کی لالچ کے ساتھ اس کو لے گا۔ اس مال میں برکت نہیں ہوئی اور اسکی مثال یہ ہو گی کہ کوئی کھاتا رہے اور آسودہ نہ ہو اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے کے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں نے کہہ دیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے کہ میں آپ کے بعد کسی سے زندگی بھر کچھ نہیں مانگوں گا (مشکوٰۃ ج اص ۱۶۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

4 حدیث :۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو سوال کرنے (بھیک مانگنے) سے بچے گا۔ اللہ تعالیٰ اسکو بچا لے گا اور جو مالداری ظاہر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو مالدار بنا دے گا جو صابر بنے گا اللہ تعالیٰ اسکو صابر بنا دے گا۔ اور صبر سے بہتر اور وسیع عطیہ کوئی نہیں ہے جو کسی کو دیا گیا ہو۔ (مشکوٰۃ ج اص ۱۶۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

5 حدیث :۔ حضرت سہل بن الحنظلہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جس کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ سوال سے مستغنی ہو اور پھر اس کے باوجود بھیک مانگے تو وہ جہنم کی بہت زیادہ آگ مانگ رہا ہے (مشکوٰۃ ج اص ۱۶۳ بحوالہ ابو داؤد)

Marfat.com

6 حدیث :۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے جو اس بات کا ضامن ہو جائے کہ میں کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا تو میں اس کیلئے جنت دلانے کا ضامن ہوں۔ یہ سن کر حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں یا رسول اللہ ﷺ اِس بات کی ضمانت لیتا ہوں تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ وہ کبھی کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۶۳ بحوالہ ابو داؤد وغیرہ)

7 حدیث :۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ تم میں کوئی اپنی رسی لے کر جائے اور لکڑیوں کا ایک گٹھر اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اور اس کو بیچ کر اپنی ذات کا گزارہ کرے یہ اس سے بہت اچھا ہے کہ وہ لوگوں سے بھیک مانگے کہ کوئی اسکو دے گا اور کوئی منع کر دے گا (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۶۲ بحوالہ بخاری)

مسائل و فوائد :۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ بلا ضرورت لوگوں سے مال کا سوال کرنا اور بھیک مانگنا حرام و گناہ ہے اس زمانے میں کچھ لوگوں نے بھیک مانگنے کو اپنا پیشہ اور کمائی کا ذریعہ بنالیا ہے حالانکہ وہ لوگ مستغنی اور غنی ہیں ان لوگوں کو مذکورہ بلا فرامینِ نُبوت سے عبرت و نصیحت حاصل کرنی چاہیے کہ وہ لوگ بھیک مانگ مانگ کر دولت نہیں جمع کر رہے ہیں بلکہ جہنم کا انگارہ جمع کر رہے ہیں (ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم)

قارئین و مریدین کے لئے ضروری ہدایات

1 مذہبِ اہلسنت و جماعت پر قائم رہیں جو سلف صالحین اور گزشتہ علماء حرمین شریفین کا مذہب ہے۔

سُنّیوں کے جتنے مخالف مذاہب ہیں مثلاً وہابی، دیوبندی، رافضی، قادیانی، نیچری وغیرہ ان سب سے جدا رہیں۔ اور سب کو اپنا دینی دشمن اور مخالف جانیں۔ نہ ان کی باتوں کو سنیں۔ نہ ان کی صحبت میں بیٹھیں ان کی تقریروں اور تحریروں کو نہ سنیں نہ پڑھیں کیونکہ شیطان

Marfat.com

کو (معاذ اللہ) دل میں وسوسہ ڈالتے دیر نہیں لگتی آدمی کو جہاں مال یا آبرو کے برباد ہونے کا اندیشہ ہو وہاں ہرگز کوئی عقل مند نہیں جا سکتا اور دین و ایمان تو مسلمان کی سب سے زیادہ عزیز چیز ہے۔ لہذا اس کی محافظت میں حد سے زیادہ جدوجہد اور کوشش فرض ہے مال اور دنیا کی عزت اور زندگی تو فقط دنیا ہی تک محدود ہیں۔ اور دین و ایمان سے آخرت اور ہمیشگی کے گھر میں کام پڑنے والا ہے اسی لئے جان و مال اور دنیوی عزت سے بڑھ کر دین و ایمان کی حفاظت کا سامان کرنا بے حد ضروری ہے۔

2۔ نماز پنج گانہ کی پابندی نہایت ضروری ہے مردوں کو مسجد و جماعت کا التزام بھی واجب ہے بے نماز مسلمان گویا تصویر کا آدمی ہے کہ ظاہری صورت انسان کی ہے مگر انسان کا کچھ کام نہیں۔ یاد رکھو کہ بے نمازی وہی نہیں ہے۔ جو کبھی نماز نہ پڑھے بلکہ جو ایک وقت کی بھی قصداً نماز چھوڑ دے وہ بے نماز ہے۔ کسی کی نوکری ملازمت خواہ تجارت وغیرہ کسی حاجت کے سبب ایک وقت کی نماز قضا کر دینی سخت ناشکری ہے اور پرلے سرے کی نادانی و گناہ کبیرہ ہے جو جہنم میں لے جانے والی ہے کوئی آقا یہاں تک کے کافر کا بھی اگر نوکر ہو تو وہ اپنے ملازم کو نماز سے باز نہیں رکھ سکتا اور اگر کوئی آقا اپنے نوکر کو نماز سے منع کرے تو ایسی نوکری ہی قطعاً حرام ہے اور نماز چھوڑ کر کوئی بھی رزق کا ذریعہ روزی میں برکت نہیں لا سکتا۔ یاد رکھو کہ رزق اور روزی دینا اس کا کام ہے جس نے نماز فرض کی ہے لہذا اس رزاقِ مطلق پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے ہمیشہ رزق و روزی کا ذریعہ ایسی ہی نوکری اور ملازمت کو بنانا لازم ہے کہ جس میں خدا (عزوجل) کے فرائض کو چھوڑنا نہ پڑے ورنہ سخت عذابِ الٰہی میں مبتلا ہو گا۔

3۔ جتنی نمازیں قضا ہو گئی ہیں۔ سب کا ایسا حساب لگائے کہ تخمینے میں باقی نہ رہ جائیں اور ان سب کو بقدر طاقت رفتہ رفتہ جلد ادا کریں اور اس میں ہرگز ہرگز کاہلی نہ کریں کیونکہ موت کا

Marfat.com

وقت معلوم نہیں اور جب تک فرض ذمہ پر باقی ہوتا ہے کوئی نفل مقبول نہیں ہوتا جب چند نمازیں قضا ہوئی ہوں مثلاً سوبار کی فجر قضا ہے تو اس قضا کو پڑھتے وقت ہر بار یوں نیت کریں کہ سب میں پہلی وہ فجر جو مجھ سے قضا ہوئی اس کی نیت کرتا ہوں اسی طرح باقی نمازوں میں جو سب سے پہلی ہے اسکی نیت کریں اسی طرح ظہر وغیرہ ہر نماز میں نیت کر کے سب نمازوں کو پوری کرلیں یاد رکھو کہ قضا میں فقط فرضوں اور وتروں یعنی ہر دن اور ہر رات کی صرف بیس رکعت ادا کی جاتی ہے۔ سنتوں اور نفلوں کو قضا میں پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

4۔ جتنے روزے قضا ہوئے ہوں دوسرا رمضان آنے سے پہلے ادا کر لئے جائیں کیونکہ موت کا وقت معلوم نہیں لہذا فرض کی ادائیگی میں ہرگز ہرگز تاخیر نہ کریں۔

5۔ جن لوگوں پر زکواۃ فرض ہے وہ اپنے مالوں کی زکواۃ بھی ضرور ادا کرتے رہیں اور جتنے برسوں کی زکواۃ نہ دی ہو فوراً حساب کر کے ان سب کو ادا کریں ہر سال کی زکواۃ سال پورا ہونے سے پہلے ہی دے دیا کریں سال پورا ہونے کے بعد زکواۃ ادا کرنے میں دیر لگانا گناہ ہے اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ شروع سال ہی سے رفتہ رفتہ زکواۃ دیتے رہیں۔ اور سال پورا ہونے پر حساب کریں اگر پوری ادا ہو گئی ہو تو بہتر ہے ورنہ جتنی باقی ہو فوراً دے دیں۔ اور اگر کچھ زیادہ رقم نکل گئی ہو تو اس کو آئندہ سال میں جمع کرلیں۔

6۔ صاحبِ استطاعت پر حج فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی فرضیت بیان کر کے فرمایا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ یعنی جو کفر کرے تو اللہ تعالیٰ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔ حضور ﷺ نے تارکِ حج کے بارے میں فرمایا ہے کہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

شجرہ شریفہ میں لکھی ہوئی ہدایت پر ضرور عمل کرتے رہیں اور روزانہ ایک بار شجرہ شریفہ پڑھ کر پیران کبار کو فاتحہ پڑھ کر ایصال ثواب کرتے ہیں رہیں اِن شآءَ اللہ (عزوجل) دین

Marfat.com

ودنیا کی برکتیں حاصل ہوں گی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیرِ خلقہٖ سیدنا محمد وآلہ و صحبہ اجمعین والحمدللہ رب العلمینؐ

عبدالمصطفیٰ الاعظمی عفی عنہ

براؤں شریف ۹ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ الۡکَرِیۡم

قیامت کب آئیگی؟

قیامت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ مگر اس عقیدہ کا اس زمانے میں چرچا بہت ہی کم ہو گیا ہے اس لئے کچھ عوام تو اس سے غافل اور بعض تو اس عقیدہ کی اہمیت ہی سے جاہل ہیں اس لئے خیال ہوا کہ عقیدۂ قیامت کے بارے میں بھی چند صفحات لکھ دوں اور قیامت کی چند نشانیوں کا تذکرہ بھی تحریر کر دوں تا کہ لوگ ان نشانیوں کو دیکھ دیکھ کر قیامت کو یاد رکھیں جو لوگ اس سے جاہل یا شکوک و شبہات کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں وہ ان نشانیوں کے ذریعہ صراطِ مستقیم کی اُس شاہراہ پر آجائیں کہ تقریباً چودہ سو برس پہلے نبی آخر الزمان ﷺ نے قیامت کی چند نشانیوں کے بارے میں خبر دی تھی کہ جب وہ ہماری نگاہوں کے سامنے کچھ آچکیں اور کچھ آرہی ہیں تو یقیناً دوسری نشانیوں کا ظہور اور قیامت کا آنا بھی ضرور بالضرور حق اور یقیناً بلا شبہ برحق ہے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں پچاس عنوانوں کے تحت علاماتِ قیامت کی پچاس حدیثوں اور ان کے تراجم و تشریحات کا مجموعہ "قیامت کب آئے گی"؟ کے نام سے ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خداوندِ قدوس اِس گلدستۂ احادیث کو سندِ قبول عطا فرمائے اور اِس کتاب کو گلشنِ ہدایت کا پھول بنا کر مجھ ظلوم و جہول اور میرے والدین واعزہ کیلئے جنتُ الفردوس کا ذریعۂ حصول بنائے۔ (آمین)

Marfat.com

بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ الصلوۃ والسلام الی یوم الدین

عبدالمصطفیٰ اعظمی

۵ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ براؤں شریف

Marfat.com

۹۲/۷۸۶

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ
قیامت کا بیان	136
قیامت کیا ہے؟	136
قیامت کس طرح آئے گی؟	136
میدانِ محشر	137
نامۂ اعمال	138
میزانِ عمل	139
حساب و کتاب	139
شفاعت	140
جنت	140
دوزخ	140
قیامت پر ایمان	141
قیامت کب آئے گی؟	141
قیامت کا سنہ کیوں چھپایا گیا؟	141
علمِ نبوت کی قسمیں	142
قیامت کی نشانیاں	142
ننگے چرواہے محلوں میں	143
مرد کم، عورتیں زیادہ	145
امام نہیں ملے گا	149
فتنوں کے طوفان	150

مضامین	صفحہ
امانت کی بربادی	153
مسجدوں پر فخر	155
امیر المومنین کا قتل	156
کمینوں کی خوشحالی	158
علماء قتل کیے جائیں گے	159
دین سے نکل جانے والی قوم	160
حجرِ اسود اکھاڑ جائے گا	162
تارے سروں پر گریں گے	163
بے حیائی کی انتہاء	164
ترکوں سے جنگ	165
ایک کذاب "ایک مہلک	166
تلواریں جہاد سے مُعطل	168
دجلہ کے پُل پر جنگِ عظیم	169
حجاز کی آگ	171
ریگستانِ عرب میں باغ	172
مدینہ کی ویرانی	173
سونے کا پہاڑ	174
قیصری و کسریٰ کے خزانے	175
ٹڈیوں کی ہلاکت	176

Marfat.com

مضامین	صفحہ
حُروفِ قُرآن کا مٹنا	177
خوں ریزی کی کثرت	178
مسجدوں میں دنیا کی باتیں	179
تیس مدعیان نُبوت	179
کعبہ کو ڈھانے والا	181
آدمی قبر کے اُوپر لوٹے گا	181
لٹھ باز بادشاہ	183
فتح بیت المقدس	184
عرب میں دوبارہ بت پرستی	186
چار فتوحات	187
جوتے کا فیتہ بولے گا	187
بصرہ کے بندر ہونے والے	188
مسخ کے تین واقعات	190
پتھروں کی بارش	190
چند خسف	191
چند قذف	192
پورا لشکر زمین کے اندر	192

مضامین	صفحہ
مسجد العشار کے شُہداء	193
یہودیوں کا قتل عام	194
ایک برس ایک مہینہ کے برابر	195
پہاڑوں کا ٹل جانا	196
سرخ آندھیاں	197
چند رنگ کی آندھیاں	198
نعرۂ تکبیر سے قلعہ فتح	198
سو میں ننانوے قتل	199
فتح قسطنطنیہ	201
ہاتھ میں انگارہ	203
امام مہدی کا ظہور	204
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول	205
دجال کا نکلنا	207
دھواں	207
دابۃ الارض	208
سورج کا پچھم سے نکلنا	208
یاجوج ماجوج	208
قیامت کی ہوا	210

Marfat.com

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

قیامت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے اپنی مُقدس کتاب قُرآنِ مجید میں فرمایا اِنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ یعنی بے شک قیامت آنے والی ہے۔

قیامت کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ان کے اچھے اور برے کاموں کا بدلہ دینے کیلئے ایک خاص دن مقرر فرمادیا ہے۔ جس دن وہ نیکو کاروں اور بدکاروں کے اچھے اور بُرے اعمال کی جزا اور سزا کا فیصلہ فرمائے گا اور نیکوں کو جنت کی نعمتیں اور بدوں کو جہنم کا عذاب ملے گا۔ اسی دن کا نام قیامت ہے!

قیامت کس طرح آئے گی؟ قیامت ایک دم اچانک اور بالکل ہی ناگہاں آئے گی لوگوں کو اِس کا خیال ہی نہیں رہے گا اور روزانہ کے مطابق لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے۔ کہ دفعۃً اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو ''صور'' پھونکنے کا حکم دے گا۔ صور بگل کی طرح ایک چیز ہے جس کو حضرت اِسرافیل علیہ السلام ہاتھ میں لئے ہوئے آسمان پر اللہ تعالیٰ کے حکم کے انتظار میں کھڑے ہوئے ہیں۔ شروع شروع میں صور کی آواز بہت ہی باریک اور سُریلی ہوگی مگر رفتہ رفتہ یہ آواز بلند اور بھیانک ہوتی جائے گی۔ یہاں تک کے لوگ کان لگا کر اس آواز کو سنیں گے اور بے ہوش و بد حواس ہو کر گرتے اور مرتے چلے جائیں گے۔ آسمان ٹوٹ پھوٹ کر اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑے گا۔ زمین میں اتنا زبر دست زلزلہ اور خوفناک بھونچال آجائے گا کہ زمین زور زور سے ہلنے اور کانپنے لگے گی یہاں تک کے ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائے گی بلکہ گرد و غبار بن کر اڑنے لگے گی چھوٹے بڑے پہاڑ چکنا چور ہو کر دھنے ہوئے اون کی طرح اِدھر اُدھر اڑتے پھریں گے چاند

Marfat.com

سورج اور ستارے بے نور ہو کر جھڑ جائیں گے اور ہر طرف ایسی آفت و ہلاکت اور تباہی و بربادی پھیل جائے گی۔ کہ تمام جاندار اور بے جان سب چھوٹی بڑی چیزیں یہاں تک کہ خود حضرت اسرافیل علیہ لسلام اور ان کا صور سب ہی فنا ہو جائیں گے۔ اور اللہ عزوجل کے بعد کوئی موجود وباقی نہیں رہے گا اس وقت خداوند قدوس اپنی جلالی شان کے ساتھ یہ اعلان فرمائے گا کہ لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْم آج کس کی بادشاہی ہے کہاں ہیں آج زور و زبردستی کرنے والے؟ کدھر ہیں آج گھمنڈ اور تکبر کرنے والے؟ مگر وہاں کوئی بھی موجود نہیں ہوگا۔ جو جواب دے پھر خود ہی اپنی عظمت و کبریائی کے ساتھ ارشاد فرمائے گا "لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّار" آج صرف اللہ ہی کی سلطنت ہے جو ایک ہے اور نہایت غلبہ والا ہے پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا حضرت اسرافیل علیہ السلام کو زندہ فرمائے گا اور صور کو پیدا کر کے دوبارہ صور پھونکنے کا حکم دے گا۔ اب کی مرتبہ جونہی حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے سب اگلے پچھلے انسان و جن فرشتے اور تمام جاندار مخلوق زندہ ہو کر موجود ہو جائیں گے اور تمام مُردے اپنی اپنی قبروں اور مرگھٹوں سے یا جہاں جہاں بھی ان کی لاشوں کے ذرات پڑے ہوں گے سب اپنی اپنی جگہوں سے زندہ ہو کر نکل پڑیں گے سب سے پہلے حضور ﷺ اپنی قبرِ انور سے اِس شان کے ساتھ باہر تشریف لائیں گے کہ آپ کے داہنے مقدس ہاتھ میں حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہوگا اور بائیں ہاتھ مبارک میں حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہوگا پھر مکہ مکرمہ اور مدینۂ منورہ کے مبارک قبرستانوں میں جو مسلمان دفن ہیں ان سب کو اپنے ہمراہ لیکر میدانِ محشر میں تشریف لے جائیں گے اور تمام دنیا بھر کے اگلے اور پچھلے انسان و جن وغیرہ سب کے سب اسی میدان محشر میں جمع ہوں گے جہاں سب کے اچھے اور برے اعمال کا وزن اور حساب ہوگا۔

میدانِ محشر: میدان محشر ملکِ شام کی زمین میں قائم ہوگا اس دن زمین اتنی ہموار اور

Marfat.com

صاف ستھری ہو گی۔ کہ اس میدان کا ایک کنارہ دوسرے کنارے سے صاف دکھائی دے گا اس دن زمین تانبے کی ہو گی اور سورج زمین سے صرف ایک میل کی دوری پر ہو گا اس دن پچاس ہزار برس کا ایک دن ہو گا اس دن کی دھوپ اور تپش سے خدا کی پناہ! سروں میں بھیجے کھولتے ہوں گے پیاس کی شدت کا یہ عالم ہو گا کہ زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی۔ اور کسی کسی کی زبانیں باہر نکل پڑی ہونگی اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ کسی کے ٹخنوں تک کسی کے گھٹنوں تک کسی کی کمر تک اور کوئی اپنے پسینوں میں ڈبکیاں لگا تا ہو گا۔ ان تکلیفوں اور مصیبتوں کے ساتھ بے کسی و بے بسی کا یہ حال ہو گا کہ کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہیں ہو گا بھائی بھائی سے بھاگے گا۔ ماں باپ اپنی اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے۔ بچے ماں باپ سے بچھڑ جائیں گے۔ شوہر بیوی سے اور بیوی شوہر سے بیزار ہو کر سب ایک دوسرے سے جان چُراتے پھریں گے یہ ایسا کٹھن اور دہشت ناک دن ہو گا کہ تکالیف اور آلام و مصائب کے بوجھ سے چھوٹے چھوٹے بچے دکھ درد اور رنج و غم اٹھاتے اٹھاتے بوڑھے ہو جائیں گے۔ حمل والیوں کے حمل گر پڑیں گے۔ خوف و دہشت اور پریشانیوں سے لوگ پراگندہ ٹڈیوں کی طرح اِدھر اُدھر گرتے پڑتے ہوں گے اور لوگ مدہوشی اور بدحواسی کے عالم میں اس طرح لڑکھڑاتے ہوئے چلیں گے کہ گویا نشہ کی حالت میں ہیں حالانکہ لوگ نشہ کی حالت میں نہیں ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے عذاب کی سختیاں اُنھیں مدہوش اور بدحواس بنا کر اس حال میں پہنچا دیں گی۔ (مضامینِ قرآن مجید واحادیث شریفہ)

نامۂ اعمال: قیامت کے دن ہر ایک آدمی کی زندگی بھر کا نامۂ اعمال اس کے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ نیکوں کے داہنے ہاتھ میں اور بدوں کے بائیں ہاتھ میں۔ کافر کو سینہ توڑ کر اس کا بایاں ہاتھ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے نکال کر اس کے بائیں ہاتھ میں اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا (قرآن وحدیث)

Marfat.com

میزانِ عمل قیامت کے دن ہر آدمی کے اعمال میزان میں تولے جائیں گے جس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا وہ جنت کی نعمتوں میں آرام و چین کی زندگی بسر کرے گا اور جس کے گناہوں کا پلہ بھاری ہوگا۔ اور نیکیوں کا پلہ ہلکا پڑ جائے گا اُس کا ٹھکانہ جہنم اور وہ جہنم میں ہوگا۔ طرح طرح کے عذابوں میں گرفتار کیا جائے گا (قرآن و حدیث)

حساب و کتاب: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی نعمتیں یاد دلا کر ان کی عمر بھر کی نیکیوں اور گناہوں کا حساب لے گا اللہ تعالیٰ بعض مومنین سے اس طرح حساب لے گا کہ ان سے پوچھے گا کہ تم نے یہ گناہ کیا۔ یہ گناہ کیا مومنین اپنے گناہوں کا اقرار کرتے جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں پر رحم فرمائے گا۔ اور ارشاد فرمائے گا۔ کہ جا اے میرے بندے! میں نے دنیا میں تیرے گناہوں کو چھپایا تھا۔ اور آج میں نے اپنے رحم و کرم سے تجھ کو بخش دیا اور بعض لوگوں سے سختی کے ساتھ پوچھ گچھ ہوگی۔ ایسے لوگ خداوندِ قہار و جبار کی پکڑ میں آکر ہلاکت میں پڑ جائیں گے۔ کافروں سے اللہ تعالیٰ انتہائی قہر و غضب کی شان کے ساتھ بے حد سختی سے باز پُرس فرمائے گا۔ اور حساب لے گا کُفار انتہائی ذلت و رسوائی میں گرفتار ہوں گے۔ ان کے منہ پر مہر لگادی جائے گی اور ان کے ہاتھ پاؤں وغیرہ بدن کے تمام اعضاء ان کے اعمال اور زندگی بھر کے کاموں کے بارے، میں گواہی دیں گے اور کفار کو انکار کی مجال نہ ہوگی بلکہ وہ اپنے جرموں اور گناہوں کا اقرار کریں گے میزان میں اعمال کی تول اور حساب و کتاب کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بارے میں جزا اور سزا کا فیصلہ فرمائے گا اور نیکوں کو جنت میں بھیج دے گا جہاں وہ طرح طرح کی نعمتوں میں آرام و چین کے ساتھ رہیں گے اور گناہ گار مسلمانوں اور کافروں کو دوزخ میں ڈال دے گا جہاں وہ قسم قسم کے عذابِ جہنم کی تکالیف اٹھائیں گے۔ پھر گنہگار مسلمان اپنے گناہوں کے برابر جہنم کی آگ میں جل کر دوزخ سے نکال کر جنت میں بھیج دیئے جائیں

Marfat.com

گے۔اور کفار ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہ جائیں گے۔

شفاعت: قیامت کے دن میدان محشر کی تکلیفوں سے تمام لوگ پریشان ہو کر کسی کو سفارشی تلاش کریں گے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں ان لوگوں کی سفارش کر کے مصیبتوں سے چھٹکارا دلائے چنانچہ اہلِ محشر اپنے سفارشی کی تلاش میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بڑے بڑے رسولوں کی بارگاہ میں حاضری دیں گے مگر کوئی بھی شفاعت کیلئے تیار نہیں ہوگا یہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو حضور خاتم النبیین ﷺ کے دربار اقدس میں درخواستِ شفاعت پیش کرنے کا مشورہ دیں گے چنانچہ جب لوگ بارگاہ مصطفی ﷺ میں شفاعت کی درخواست پیش کریں گے تو حضور ﷺ اہلِ محشر کی ڈھارس بندھاتے ہوئے نہایت ہی محبت کے ساتھ ارشاد فرمائیں گے کہ "اَنَا لَھَا اَنَا لَھَا" یعنی میں اِس کام کیلئے ہوں پھر آپ اللہ تعالیٰ کے اِذن و اِجازت سے شفاعت کا سلسلہ شروع فرمائیں گے یہاں تک کے جس کے دل میں رائی کے دانہ سے بھی کم ایمان ہوگا اس کیلئے بھی شفاعت فرما کر اُسے جہنم سے نکال لیں گے اِس کے بعد تمام انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کی شفاعت فرمائیں گے۔اور اولیاء، شہدا، علماء، حفاظ، حجاج بھی سب اپنے اپنے متعلقین کی شفاعت کریں گے یہاں تک کہ نابالغ بچے۔بلکہ حمل سے گرے ہوئے کچے بچے بھی اپنے ماں باپ کی شفاعت کریں گے (قرآن مجید و حدیث شریف)۔

جنت یہ ایک مکان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ایمان والے نیک بندوں کیلئے بنایا ہے اور اس میں ایسی ایسی نعمتیں پیدا فرمائی ہیں جن کو نہ کبھی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا۔نہ کسی کے دل میں اس کا خیال آیا۔

دوزخ یہ ایک مکان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے کافروں اور گنہگاروں کیلئے بنایا ہے جس میں قسم قسم کے بے شمار ایسے ایسے عذابوں کا سامان ہے جس کو کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔

Marfat.com

قیامت پر ایمان: جس طرح ہر مسلمان کیلئے خداوند عالم کی توحید اس کے رسولوں کی رسالت، آسمانی کتابوں، فرشتوں اور تقدیر وغیرہ ضروریات دین پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح قیامت کے دن پر بھی ایمان لانا ضروریات دین میں سے ہے یعنی اس وقت تک کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جب تک یہ یقین نہ رکھے۔ کہ قیامت ضرور آئے گی اور جو شخص قیامت سے انکار کرے گا۔ یا ذرہ برابر بھی شک کرے گا وہ کافر اور اسلام سے خارج ہے۔

قیامت کب آئے گی؟ قیامت کتنے برسوں کے بعد اور کون سے سنہ میں آئے گی؟ اس کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے عام بندوں سے چھپا لیا ہے لیکن اپنے حبیب ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے علوم غیبیہ کی طرح قیامت کا بھی پورا پورا علم عطا فرما دیا ہے مگر آپ کو یہ حکم دے دیا تھا کہ قیامت کب اور کتنے برسوں کے بعد؟ اور کس سن میں آئے گی؟ اس علم کو آپ اپنی تمام امت سے چھپائے رکھیں (تفسیر صاوی ج ۳ ص ۲۸۹)

چنانچہ حضور سید عالم ﷺ نے اپنے کسی امتی کو یہ نہیں بتایا کہ قیامت کب؟ اور کتنے برسوں کے بعد؟ اور کس سن میں آئے گی؟ ہاں قیامت کے سنہ کے سوا قیامت کی تاریخ قیامت کا مہینہ۔ قیامت کا دن، یہ سب کچھ حضور ﷺ نے اپنی امت کو بتا دیا ہے۔ چنانچہ آج مسلمان کا بچہ بچہ یہ جانتا ہے کہ قیامت محرم کے مہینے میں دسویں تاریخ کو جمعہ کے دن آئے گی۔

قیامت کا سنہ کیوں چھپایا گیا؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو قیامت کا سنہ چھپا لینے کا جو حکم دیا۔ اس میں اللہ و رسول عزوجل و ﷺ کی بڑی بڑی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں جن کو کما حقہ، ہم نہیں سمجھ سکتے لیکن ایک خاص حکمت و مصلحت یہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ اگر حضور ﷺ اپنی امت کو یہ بتا دیتے کہ قیامت فلاں سنہ میں آئے گی۔ تو خدا کا کلام قرآن مجید جھوٹا ہو جاتا کیونکہ قیامت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ لَا تَأْتِيْكُمْ اِلَّا

Marfat.com

بَغۡتَةً یعنی قیامت بالکل ہی اچانک آئے گی۔ اب ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو یہ بتا دیتے کہ اتنے اتنے برس کے بعد فلاں سنہ میں قیامت آئے گی تو پھر قیامت کا آنا اچانک نہیں ہوتا کیونکہ لوگ ہمیشہ گنتے اور حساب کرتے رہتے کہ اب قیامت کے آنے میں اتنے برس، اتنے مہینے، اتنے دن باقی رہ گئے ہیں پھر اس صورت میں بھلا قیامت کا آنا اچانک کسی طرح ہوتا!

علم نبوت کی تین قسمیں واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تین قسموں کے عُلُوم عطا فرمائے ہیں ایک وہ عُلُوم جنھیں اپنی امت کے تمام خواص و عوام کو بتادینا آپ کا فرض تھا جیسے تمام احکامِ شریعت دوسرے وہ عُلُوم جن کے بارے میں آپ کو اختیار دیا گیا تھا کہ آپ جس کو چاہیں بتائیں جس سے چاہیں چھپائیں جیسے بہت سے رموز و اسرار اور غیب کی خاص خاص خبریں کہ آپ نے اپنے خاص خاص صحابہ کو بتائیں اور عام لوگوں سے چھپایا۔ تیسرے وہ علوم جن کا تمام امت سے چھپانا آپ پر فرض تھا جیسے قیامت کا سنہ اور حروفِ مقطعات اور آیات متشابہات وغیرہ (تفسیر روح البیان ج ۳ ص ۱۸۰)

قیامت کی نشانیاں

قیامت کے آنے سے پہلے بہت سی قیامت کی نشانیاں ظاہر ہوں گی جن کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عطا فرمایا ہے۔ اور آپ نے اپنی امت کو وہ نشانیاں بتادی ہیں جو بلا شبہ غیب کی خبریں ہیں۔ ان نشانیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ان کی دو قسمیں ہیں ایک علاماتِ "صُغریٰ" (چھوٹی نشانیاں) یہ وہ نشانیاں ہیں جو قیامت کے آنے سے بہت پہلے ہی ظاہر ہونے لگیں گی۔

دوسری علامات کبریٰ (بڑی نشانیاں) جن کا ظہور بالکل ہی قُربِ قیامت میں ہوگا ہم قیامت کی ان چھوٹی بڑی نشانیوں میں سے چند نشانیوں کا تذکرہ تحریر کرتے ہیں اور مناسب

Marfat.com

سمجھتے ہیں کہ جن جن حدیثوں میں ان نشانیوں کا ذکر ہے ان حدیثوں کو بھی ان ہی کے الفاظ کے ساتھ نقل کر دیں جو حضور ﷺ کی زبانِ مبارک سے ادا ہوئے تاکہ کتاب پڑھنے والوں کو ان احادیث شریفہ کی تلاوت کا بھی شرف و ثواب مل جائے اور مجھ گنہگار کو امت رسول اللہ ﷺ تک ان حدیثوں کے پہنچا دینے کی سعادت اور اجرِ عظیم حاصل ہو جائے جو میرے لئے سامانِ آخرت اور ذریعۂ مغفرت بنے!

ننگے چرواہے محلوں میں

حدیث ۱

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

قَالَ فَاَخْبَرَنِیْ عَنْ اَمَارَتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَی الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَآءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ

(مشکوٰۃ کتاب الایمان ج ا ص ۱۱)

ترجمہ :۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :۔ (حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا (یا رسول اللہ ﷺ) آپ مجھے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں خبر دیجئے تو آپ نے فرمایا کہ یہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی اور ننگے پاؤں والے، ننگے بدن والے محتاجوں، بکریوں کے چرواہوں کو تم محلوں میں فخر کرتے ہوئے دیکھو گے۔

تشریح :۔ یہ ایک طویل حدیث کا ٹکڑا ہے جس کے راوی امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں یہ حدیث بخاری و مسلم و ترمذی میں بھی ہے۔

اس حدیث میں قیامت کی دو نشانیوں کا بیان ہے۔

اوّل :۔ یہ کہ لونڈی کے پیٹ سے اس کے آقا پیدا ہوں گے یعنی نافرمان اولاد پیدا ہو گی جو

Marfat.com

اپنی ماؤں کے ساتھ اتنا خراب سلوک کریں گے جیسے کہ مالک اپنی باندیوں اور لونڈیوں کے ساتھ بُرا سلوک کرتے ہیں اِس حدیث کی دوسری تشریحات بھی ہیں لیکن ہم نے جو مطلب تحریر کیا ہے وہ بالکل عام فہم اور بہت زیادہ واضح ہے۔

دوم :۔ یہ کہ بکریوں کے چرواہے جو ننگے پاؤں۔ ننگے بدن، محتاجی اور مفلسی کی حالت میں در بدر پھرتے رہتے تھے وہ قُربِ قیامت کے وقت اُونچے اُونچے محلوں اور شاندار بلڈنگوں میں فخر و غرور کے ساتھ عیش و عشرت کی زندگی بسر کریں گے۔

تبصرہ :۔ قیامت کی مذکورہ بالا دونوں نشانیاں علی الاعلان تمام دنیا میں ظاہر ہو چکی ہیں کون نہیں جانتا کہ نافرمان اولاد کی کثرت کا یہ عالم ہے کہ آج سینکڑوں بلکہ ہزاروں لاکھوں ماں باپ اپنی اولاد کی نافرمانیوں اور ان کی بد سلوکیوں سے بیزار اور نالاں ہیں بلکہ بہت سے ماں باپ اپنی اولاد کی بد سلوکیوں سے جل بھن کر اولاد کیلئے بد عائیں کرتے رہتے ہیں اسی طرح وہ ذلیل و پست اقوام جن کی غریبی اور مفلسی کا یہ حال تھا کہ انھیں ایک لنگوٹی کے سوا کبھی زندگی بھر نہ جوتی میسر ہوئی نہ ٹوپی جو فقر و فاقہ افلاس و غربت سے لاچار ہو کر بکریاں چرا چرا کر اپنا پیٹ پالتے تھے آج اُنھیں قوموں کے افراد میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں گنوار قسم کے لوگ اعلیٰ سے اعلیٰ عُہدوں پر براجمان ہو کر شاندار بنگلوں میں فرعون بنے ہوئے گھمنڈ و غرور کے ساتھ عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اللہُ اکبر ! حُضُور ﷺ نے آج سے تیرہ سو اٹھانوے برس پہلے اپنی امت کو قیامت کی جن دو نشانیوں کی خبر دی تھی وہ سو فیصد درست اور صحیح ثابت ہوئیں حالانکہ دو چار برس پہلے کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ دنیا کی نگاہیں کبھی ایسے مناظر بھی دیکھیں گی۔ کہ جنگلوں اور میدانی چراگاہوں میں بکریاں چرانے والے جنھیں پھونس کی چھپر اور بدن ڈھانپنے کیلئے کپڑا بھی نصیب نہیں ہوتا تھا وہ زرق برق لباس و پوشاک پہن کر اُونچے اُونچے محلوں میں آرام

Marfat.com

وراحت کے ساتھ مغرورانہ زندگی گزاریں گے اور سلاطین واُمراء کی اولاد جو شاہی محلوں میں مخملی فرش کو اپنی جوتیوں سے روندتے تھے وہ آج دربدر کی ٹھوکریں کھاتے اور جوتیاں چٹخاتے پھریں گے واہ رے انقلاب ۔

پردہ داری می کند بر طاق کسریٰ عنکبوت

بوم نوبت می زند بر گنبدِ "افراسیاب"

ـــــــــــ
سلہ کتاب کے سنِ اشاعت کے مطابق جو ۴ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ ہے (ادارہ)

سبحان اللہ! کیوں نہ ہو کہ یہ اُس غیب داں نبی برحق کی دی ہوئی خبریں ہیں جن کے سینۂ نبوت کو خداوندِ علامُ الغیوب نے عُلومِ غیبیہ کا خزانہ بنادیا ہے اور جن کے فرمان کا ایک ایک حرف ایسا حق اور برحق ہے کہ جو نہ کبھی ٹل سکتا ہے نہ بدل سکتا ہے ۔

یہ آسمان وزمیں ٹل سکیں یہ ممکن ہے ؏ رسول پاکؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا فرمان ٹل نہیں سکتا

مرد کم، عورتیں زیادہ

حدیث ۲

عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَکْثُرَ الْجَھْلُ وَیَکْثُرَ الزِّ
نَاوَیَکْثُرَ شُرْبُ الْخَمَرِوَیقِلَّ الرِّجَالُ وَیکْثُرَ النِّسَآءُ حَتّٰی یَکُوْنَ 10
لِخَمْسِیْنَ اِمْرَاَۃَ الْقَیِّمُ الْوَاحِدُ (مشکوٰۃ باب اشراط الساعۃ ج ۲ ص ۴۶۹)

ترجمہ :۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یقیناً قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہیں کہ (۱) علم اُٹھالیا جائے گا (۲) اور جہالت کی کثرت ہو جائے گی۔ (۳) اور زناکاری بڑھ جائے گی

Marfat.com

(۴)اور بکثرت شراب پی جائے گی (۵)اور مردوں کی تعداد کم ہو جائے گی (۶)اور عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کو انتظام کرنے والا اکیلا ایک مرد ہو گا۔

تشریح :۔ یہ حدیث بخاری و مسلم میں بھی ہے اِس حدیث میں حُضور ﷺ نے قیامت کی چھ نشانیوں کا ذکر فرمایا ہے 1۔ علم اُٹھا لیا جائے گا 2۔ جہالت کی کثرت ہو جائے گی 3۔ زنا کاری بہت زیادہ ہونے لگے گی 4۔ شراب نوشی کثرت سے ہو گی 5۔ مردوں کی تعداد گھٹ کر بہت کم رہ جائے گی 6۔ عورتوں کی تعداد بہت زیادہ بڑھ جائے گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی نگہداشت اور اُن کا انتظام کرنے والا اکیلا ایک مرد ہو گا۔

علم اُٹھا لیا جائے گا :۔ اس حدیث میں علم سے مُراد علم دین ہے جو قُربِ قیامت اُٹھا لیا جائے گا یہاں تک کے روئے زمین پر کوئی عِلم دین کا جاننے والا باقی نہ رہے گا۔ حضرت علامہ مُلا علی قاری شارح مشکوٰۃ علیہ الرحمتہ نے فرمایا کہ دنیا سے عِلمِ دین کا اُٹھ جانا دو طرح سے ہو گا ایک صورت تو یہ ہو گی کہ علمائے دین ایک کے بعد دوسرے دنیا سے اُٹھتے چلے جائیں گے اور اُن کی جگہ پُر کرنے والے عُلماء دین پیدا نہ ہوں گے بلکہ روز بروز کم علم والے عُلماء ہوتے جائیں گے اِسی طرح رفتہ رفتہ وہ دور آ جائے گا کہ روئے زمین عالموں سے خالی ہو جائے گی۔ اور عِلم دین کا جاننے والا کوئی باقی نہ رہ جائے گا۔

دوسری صورت یہ ہو گی :۔ کہ عُلماء دین ظالم بادشاہوں کے دباؤ یا اُن کی چاپلوسی میں گرفتار ہو کر مُسلم عوام میں دین کا چرچا کرنا چھوڑ دیں گے اس طرح مسلم عوام علم دین سے بالکل ہی جاہل رہ جائیں گے۔ اور جب رفتہ رفتہ ان عالموں کی وفات ہو جائے گی۔ دنیا سے علم دین کا بھی جنازہ نکل جائے گا۔ اور ہر طرف جہالت ہی جہالت کا دور دورہ ہو جائے گا یہاں تک کہ کوئی شخص ارکان اسلام کا جاننے والا بلکہ قرآن کا پڑھنے والا بھی نہ رہ جائے گا بلکہ ایک حدیث میں تو یہاں تک آیا ہے کہ

Marfat.com

لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی لَا یُقَالُ اللّٰہُ اللّٰہُ یعنی جس وقت قیامت قائم ہوگی اس وقت کی جہالت کا یہ عَالَم ہوگا کہ تمام روئے زمین میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا بھی باقی نہ رہے گا (مرقاۃ المفاتیح ج ۵ ص ۱۷۱)

تبصرہ :۔ علم کا اٹھا جانا اور جہالت کی کثرت قیامت کی ان دو نشانیوں کا ظہور شروع ہو چکا ہے کیونکہ روز بروز مُسلم عوام میں عِلمِ دین کا ذوق و شوق گھٹتا بلکہ فنا ہوتا چلا جارہا ہے۔ اور جو عالم دنیا سے جاتا ہے وہ اپنا جانشین چھوڑ کر نہیں جاتا ہے علماء سلف کے دور میں آج سے ایک ہزار پہلے مسلم عوام میں علم دین حاصل کرنے کا کتنا بڑا جذبہ اور ان کے دلوں کو علم دین سے کس قدر والہانہ تعلق اور لگاؤ تھا اس کا اندازہ کرنے کیلئے بغداد شریف وغیرہ کے اسلامی مدارس کی تاریخ پر ایک نظر ڈالئے!

ابو حفص زیات کا بیان ہے کہ جب مشہور امام حدیث ابو بکر جعفر بن محمد ترکی فریابی ترکستان سے بغداد تشریف لائے تو شہر کی عوام و خواص نے جوش و مسرت میں طبل و طنبور بجا بجا کر ان کا نہایت ہی پُر شکوہ استقبال کیا اور شان در جلوس نکلا اور جب وہ یہ شارع المنار کے میدان میں درس حدیث دینے کیلئے بیٹھے تو ان کی درس گاہ میں روزانہ تیس ہزار آدمیوں کا مجمع ہوتا تھا چونکہ اس زمانے میں لاؤڈ اسپیکر ایجاد نہیں ہوا تھا اس لئے شیخُ الحدیث کی آواز تمام سامعین تک پہنچانے کیلئے یہ انتظام ہوتا تھا کہ تین سو علماء مجمع میں کھڑے رہتے تھے۔ جو شیخُ الحدیث کی آواز سُن سُن کر سامعین کو سنایا کرتے تھے۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۷۳۳)

اِسی طرح مشہور محدث ابو مسلم کجی کی درس گاہ حدیث میں جو بغداد کے رحبۂ غسان کے وسیع میدان میں تھی۔ حاضرین کی کثرت کا یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ خلیفۂ بغداد نے آدمیوں کی تعداد کا اندازہ لگانے کیلئے اس میدان کی پیمائش کرائی اور طالبِ علموں کی دواتیں

Marfat.com

گنی گئیں۔ تو چالیس ہزار سے زیادہ دواتیں پائی گئیں اور جو حاضرین لکھتے نہیں تھے بلکہ حدیث سن رہے تھے وہ اس گنتی سے الگ ہیں (تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۱۷۷)(اس قسم کے پچاسوں واقعات ہماری کتاب "روحانی حکایات" اور اولیاء رجال الحدیث میں پڑھئے)۔

اب آپ علم دین کے اِس کمال و نہوال کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہوئے عبرت حاصل کیجئے کہ آج بڑے بڑے لیڈروں کے جلسوں میں تو ایک ایک لاکھ کے اجتماع کی خبریں چھپتی ہیں مگر وعظ کے جلسوں اور علم دین کی درس گاہوں میں بجز چند غُرباء اور چند مفلس طلبہ کے اور کوئی نظر نہیں آتا۔ اب اگر چند برسوں تک مسلمانوں کی غفلت کا یہی عالم رہا تو ظاہر ہے علم دین جاننے والے روزانہ کم ہوتے چلے جائیں گے۔ یہاں تک کہ ایک دن علم دین کا دنیا سے جنازہ نکل جائے گا۔ اور حضور ﷺ کا یہ ارشاد کہ علم اٹھالیا جائے گا اور جہالت کی کثرت ہو جائے گی آفتاب کی طرح سب کی نگاہوں کے سامنے آجائے گا۔

"زنا کی زیادتی" اِس کا سبب حیاء کی کمی اور بے حیائی کا غلبہ ہے جب مردوں اور عورتوں میں حیاء کی کمی ہوگی۔ تو لازمی طور پر زنا کاری بڑھ جائے گی اور دوسرے گناہوں کے بھی دروازے کھل جائیں گے۔ کیونکہ مومن کی حیاء در حقیقت نفس کے شریر گھوڑے کیلئے بہترین لگام ہے اور شیطان کے حملوں سے بچنے کیلئے ایک مضبوط ڈھال' اور مومن کو ہزاروں گناہوں سے بچانے کے لئے ایک آہنی دیوار ہے چنانچہ جب مسلمانوں میں حیاء کی کمی ہوگی عورتوں کا پردہ ختم ہونے لگے گا اور پارکوں اور تفریح گاہوں میں عورتوں اور مردوں کا اختلاط شروع ہو گیا۔ سنیما گھروں اور کلبوں میں لڑکے اور لڑکیوں کا میل ملاپ ہونے لگا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج کل زنا کاری کی گرم بازاری ہے حدیث شریف میں ہے کہ جو قوم زنا کار ہوگی وہ عذابِ جَہَنَّم سے پہلے دنیا ہی میں قحط اور بھکمری کا شکار ہوگی

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۳)

Marfat.com

شراب نوشی کی کثرت :۔ آج کل مسلمانوں میں یہ مرض عام وباؤں کی طرح پھیل گیا ہے حالانکہ رسُولُ اللہ ﷺ نے شراب کے بارے میں فرمایا کہ یہ "اُمُّ الخبائث" (گناہوں کی ماں) ہے کہ اس سے سینکڑوں گناہوں کا جنم ہوتا ہے چنانچہ آج غیر مسلم لیڈروں اور دانشوروں نے بھی اسلام کے حکیمانہ فیصلہ کو اعترافِ حقیقت کے طور تسلیم کر لیا ہے کہ **شُرْبُ الْخَمْرِ مُوْرِثٌ لِلْفَسَادِ فِی الْبِلَادِ وَفِی الْعِبَادِ** یعنی شراب نوشی ممالک وبلاد اور خدا (عزوجل) کے بندوں میں فساد برپا کرنے والی چیز ہے یہی وجہ ہے کہ آج دنیا بھر میں شراب بندی کا چرچا ہو رہا ہے۔

حُضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام فرما دی ہے 1۔ مستقل شرابی 2۔ ماں باپ کا نافرمان 3۔ دَیوث (اپنی بیوی کی زناکاری سے راضی رہنے والا) (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۸)

مرد کم عورتیں زیادہ :۔ قیامت کی نشانی بھی ظاہر ہو رہی ہے کہ دنیا بھر میں رفتہ رفتہ مردوں کی تعداد گھٹ رہی ہے اور عورتوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ چنانچہ آج ہزاروں لڑکیاں ایسی ہیں جن کیلئے شوہر نہیں مل رہے ہیں اسی طرح رفتہ رفتہ یہ حال ہو جائے گا کہ ایک ایک مرد اپنے عزیز واقارب یعنی ۔ دادی، نانی، خالہ، بہنیں، بھتیجیاں، بھانجیاں وغیرہ پچاس پچاس عورتوں کی پرورش، نگہداشت اور ان کے سامانِ زندگی کا انتظام کرے گا۔

امام نہیں ملے گا

حدیث ۳

عَنْ سُلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَدَافَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ اِمَامًا يُصَلِّيْ بِهِمْ (ابوداؤد ج ا ص ۹۳ مجتبائی)

Marfat.com

ترجمہ :۔ سُلامَہ بِنتِ حُرّان رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ مسجد والے ایک دوسرے کو (امامت کے لئے) دھکا دیں گے لوگ کسی امام کو نہیں پائیں گے۔ جو انھیں نماز پڑھائے

تشریح :۔ قیامت قریب ہو جانے کے وقت جو علمِ دین دُنیا سے اُٹھا لیا جائے گا تو اسکا یہ انجام ہو گا۔ کہ جہالت کی وجہ سے پوری مسجد کے نمازیوں میں کوئی اِس قابل نہیں ہو گا جو امام بن کر نماز پڑھائے اور لوگ ایک دوسرے کو امامت کے لیے آگے بڑھائیں گے۔ مگر وہ اپنی لاعلمی اور نااہلی کی وجہ سے آگے نہیں بڑھے گا۔

تبصرہ :۔ قیامت کی اس نشانی کے ظہور کے آثار نظر آنے لگے ہیں چنانچہ کچہریوں، اسٹیشنوں۔ بازاروں وغیرہ کی مسجدوں میں یہ مناظر دیکھے جاسکتے ہیں کہ اگر امام صاحب کبھی غائب ہو جاتے ہیں تو نمازیوں میں اس قسم کا شوروغل شروع ہو جاتا ہے۔ کہ میر صاحب! آپ نماز پڑھایئے تو وہ کہتے کہ شیخ جی! آپ امام بن جایئے ایک دوسرے کو دھکا دے کر آگے بڑھاتے ہیں اور وہ جلدی سے پیچھے آکر دوسرے کو آگے بڑھاتا ہے گویا نماز سے پہلے ہی فری اسٹائل کُشتی کی مشق ہونے لگتی ہے کاش! مسلمان اس سے عبرت حاصل کرتے اور اپنے بچوں کو اتنی دینی تعلیم تو ضرور ہی دلاتے کہ وہ نماز پڑھنے اور پڑھانے کے قابل ہو جاتے۔

فتنوں کے طوفان

حدیث 4

عَنۡ اَبِیۡ مُوۡسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ بَیۡنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیۡلِ الۡمُظۡلِمِ یُصۡبِحُ الرَّجُلُ فِیۡھَا مُؤۡمِنًا وَیُمۡسِیۡ کَافِرًا وَیُمۡسِیۡ مُؤۡمِنًا وَّ یُصۡبِحُ کَافِرًا اَلۡقَاعِدُ فِیۡھَا خَیۡرٌ

Marfat.com

مِنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِيُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيُ فَكَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمُ وَ قَطِّعُوا فِيهَا اَوُتَارَكُمُ وَاضْرِبُوا اسُيُوفَكُمُ بِالْحِجَارَةِ فَاِنُ دُخِلَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْكُمُ فَيَكُنُ كَخَيْرِ بَنِي آدَمَ

(مشکوۃ ج ۲ ص ۴۲۴)

ترجمہ :۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے اندھیری راتوں کے ٹکڑوں کے مثل بہت سے فتنے ہوں گے اس میں آدمی صبح کو مومن رہے گا۔ اور شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مومن رہے گا اور صبح کو کافر ہو جائے گا ۔ اِن فتنوں کے درمیان بیٹھا ہوا آدمی کھڑے ہوئے آدمی سے بہتر ہو گا۔ اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا لہذا تم لوگ ان فتنوں کے وقت اپنی کمانوں کو توڑ ڈالنا۔ اور اپنی کمانوں کی تانتوں کو کاٹ ڈالنا۔ اور اپنی تلواروں کو پتھروں سے کچل دینا اور اگر کوئی تم کو قتل کرنے کیلئے تمھارے گھر میں داخل ہو جائے تو تم آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں میں سے جو بہتر تھا اُس کے مثل ہو جانا۔

تشریح :۔ یہ حدیث ابو داوٗد میں بھی ہے اس حدیث میں حضورِ اکرم ﷺ نے اپنی امت کو غیب کی خبر دی ہے کہ قیامت سے پہلے ایک دو نہیں بلکہ بہت سے ایسے فتنے اُٹھیں گے۔ کہ جس طرح اندھیری راتوں میں راستہ نہیں ملتا اِسی طرح ان فتنوں سے بچنے کا مومن کو کوئی راستہ نہیں ملے گا۔ جس طرح اندھیری راتیں خوفناک اور ڈراونی ہوا کرتی ہیں اسی طرح وہ فتنے نہایت ہی دہشت انگیز اور بھیانک ہوں گے ان فتنوں میں گمراہیوں کے پھیلنے کا یہ عالم ہو گا۔ کہ آدمی صبح کو مومن رہے گا مگر کسی ظالم کے دباؤ سے یا اپنی کسی نفسانی خواہش سے یا کسی گمراہ بد دین کے بہکانے سے شام کو کافر ہو جائے گا یہ فتنے ایسے خطرناک ہوں گے کہ ان فتنوں کے دور میں مومن کیلئے گوشہ نشینی اور اپنے گھر میں چھپ

Marfat.com

کر بیٹھ رہنا بہتر ہو گا حلانکہ جو جتنا اِدھر اُدھر پھرے گا وہ اُسی قدر زیادہ فتنوں کے طوفان میں پڑے گا۔ یہاں تک کہ جو شخص بیٹھا ہو گا وہ چلنے والے سے کم فتنوں میں مبتلا ہو گا۔ اور جو چلتا ہو گا وہ دوڑنے والے سے کم فتنوں کا شکار ہو گا۔

اِن فتنوں میں مسلمان آپس ہی میں جنگ و جدال کریں گے اور ایک دوسرے کی گردنیں کاٹیں گے۔ ان فتنوں کے اوقات میں حُضور ﷺ اپنی امت کو یہ نصیحت فرماتے ہیں کہ جب مسلمان آپس ہی میں جنگ کرنے لگیں۔ تو تم لوگ ایسے وقت میں اپنی کمانوں کو توڑ ڈالنا۔ اور اپنی کمانوں کی تانتوں کو کاٹ ڈالنا اور اپنی تلواروں کی دھاروں کو پتھروں سے کچل کچل کر تلواروں کو کُند اور کُٹھل کر ڈالنا تاکہ تم لوگ اُس حرام جنگ میں مبتلا نہ ہو جاؤ اور تمھارا ہاتھ مومنین کے خونوں سے رنگین نہ ہونے پائے اور اگر کوئی مسلمان تمھارے گھر میں گُھس کر تم کو بِلا قصور قتل کرنے لگے تو تم اس وقت ایسے ہی کرنا جیسا حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں "ہابیل اور قابیل" میں سے ہابیل نے کیا تھا کہ جو قابیل سے بہتر تھا قُرآنِ مجید میں ہے کہ جب "قابیل" اپنی نفسانی خواہش کے جذبہ سے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنے کیلئے آگے بڑھا تو ہابیل نے کہا کہ اگر تم ہاتھ بڑھا کر مجھ پر حملہ کرو گے تو میں تم پر ہاتھ نہیں اُٹھاؤں گا۔ چنانچہ ظالم قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو نہایت ہی بے دردی کے ساتھ قتل کر دیا اور وہ شہید ہو گئے۔ حضور ﷺ کے اِس ارشاد کا یہ مطلب ہے کہ اگر کوئی مسلمان ان فتنوں کے دوران تم کو بلا قصور قتل کرنے لگے تو تم شہید ہو جانا۔ مگر ہر گز ہر گز کسی مسلمان کا خون نہ بہانا۔

تنبیہ :۔ اس حدیث کے بارے میں بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ و تابعین اور عام علماء اسلام نے یہ فرمایا ہے کہ یہ حکم کہ مسلمانوں کی جنگ میں خود قتل ہو جائے مگر خود کسی مسلمان کو قتل نہ کرے۔ یہ اُس شخص کے بارے میں ہے کہ جس کو یہ معلوم نہ ہو سکا ہو

Marfat.com

کہ یہ مسلمانوں کی دونوں جنگ کرنے والی جماعتوں میں سے کون حق پر ہے۔ اور کون باطل ہے ؟۔ لیکن جس شخص پر یہ واضح ہو جائے کہ مسلمانوں کی لڑنے والی دونوں جماعتوں میں سے فُلاں جماعت حق پر ہے اور فُلاں جماعت باطل پر ہے۔ تو اس شخص پر واجب ہے کہ وہ اہلِ حق کی مدد کرے اور اہل باطل سے جنگ کرے۔ قُرآنِ مجید کا حکم ہے کہ تم باغیوں سے بہر حال جنگ کرو خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر۔ (شرح مسلم للنووی ج ۲ ص ۳۸۹)

تبصرہ :۔ تواریخِ اسلام کے مطالعہ سے یہ پتا چلتا ہے کہ اِس قسم کے فتنے گزشتہ زمانوں میں بھی پھیل چکے ہیں اور آئندہ بھی اس قسم کے فتنے قیامت سے پہلے اُٹھتے ہی رہیں گے۔ اور یہ فتنہ تو آج بھی سَمُندر کی طرح اُٹھتا اور بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ کہ گمراہوں اور بد دینوں کی گمراہ کُن تحریروں اور تقریروں سے یا نفسانی خواہشوں کے جذبات سے سینکڑوں اور ہزاروں، مسلمان گمراہ ہو کر ملحد و بے دین اور کُفار، مرتدین ہوتے چلے جا رہے ہیں لہذا قیامت کی یہ نشانی ظاہر ہو چکی ہے !

امانت کی بربادی

حدیث 5

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَیْنَھُمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ اِذَا جَآءَ اعْرَابِیٌ فَقَالَ مَتَی السَّاعَۃُ قَالَ اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَۃُ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ قَالَ کَیْفَ اِضَاعَتُھَا قَالَ اِذَاوُسِّدَ الْاَمْرُاِلٰی غَیْرِ اَھْلِہٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ ط (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۹)

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ اس درمیان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرما رہے تھے کہ اچانک ایک دیہاتی آیا اور یہ کہا کہ قیامت کب آئے گی ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امانت برباد کی جانے لگے تو تم قیامت کا انتظار کرو اس نے کہا کہ امانت کی بربادی

Marfat.com

کس طرح ہو گی آپ نے فرمایا کہ جب ہر کام اس کے نااہل کی طرف سونپا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔

تشریح :۔ یہ حدیث بخاری شریف ج ۲ ص ۹۶۱ میں بھی ہے حُضُور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حدیث میں اَعرَابی کو قیامت کی یہ نشانی بتائی ہے کہ جب نااہلوں کو کام سپُرد کئے جانے لگیں۔ تو سمجھ لو کہ اب قیامت جلد ہی آنے والی ہے۔ لہذا تم اس وقت قیامت کا انتظار کرو۔

تبصرہ :۔ قیامت کی یہ نشانی بھی ظاہر ہونے لگی ہے۔ چنانچہ دیکھ لیجئے کہ حکومت وسلطنت اس دور میں ایسے لوگوں کے سپُرد کی جانے لگی ہے جو کسی طرح بھی اس کے اہل نہیں ہیں اسی طرح گاؤں کی سرداری اور پردھانی بھی نااہلوں کو دی جارہی ہے حد ہو گئی کہ مسجدوں کی تولیت اور انتظام بھی ان بے نمازی سیٹھوں اور مالداروں کے سپُرد کیا جارہا ہے جو عیدو بقر عید یا زیادہ سے زیادہ جمعہ کی نماز پڑھنے کیلئے مسجدوں میں آتے ہیں یوں ہی دینی درسگاہوں اور قومی اداروں میں ایسے ایسے لوگوں کو مینجر وناظم اعلیٰ اور سیکرٹری کا عہدہ سپرد کر دیا گیا ہے جو علم دین اور قومِ مُسلم کے مسائل اور ضروریاتِ دین سے بالکل ہی ناواقف ہیں بلکہ بعض تو علمِ دین اور قوم کے دشمن ہیں اسی طرح مدارسِ عربیہ میں ایسے ایسے لوگ مفتی اور شیخُ الحدیث کی مسندوں پر بیٹھائے گئے ہیں جو درحقیقت اس عہدے کے اہل نہیں ہیں غرض ہر کام اس زمانے میں نااہلوں اور نالائقوں کے سپرد کیا جارہا ہے۔ لیکن ابھی خیریت یہ ہے کہ کچھ لوگ ان عہدوں کے اہل بھی موجود ہیں۔ مگر جب وقت آجائے گا کہ ہر چھوٹا بڑا کام نااہلوں ہی کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گا۔ تو پھر سمجھ لو کہ سگنل ڈاؤن ہو چکا ہے اور قیامت کی گاڑی اب آنے ہی والی ہے۔ ظاہر ہے کہ نااہلوں کے ہاتھوں میں دنیا کے تمام کاموں کا پہنچ جانا اس کا انجام دنیا کی بربادی کے سوا اور کیا ہو گا؟ کون نہیں جانتا کہ اچھی سے

Marfat.com

اچھی چیز اگر نااہل کے ہاتھ میں پہنچ جائے تو وہ بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے۔ اُسترہ کتنی اچھی چیز ہے کہ اِس سے انسان کے سر اور چہرہ کی اِصلاح اور خوبصورتی پیدا کی جاتی ہے۔ مگر اُسترہ اُس وقت تک اچھی چیز ہے کہ جب تک نائی کے ہاتھ میں ہے اور اگر خدانخواستہ یہی اُسترہ بندر کے ہاتھ میں پہنچ جائے تو پھر ظاہر ہے کہ اس سے حجامت نہیں بنے گی بلکہ کسی کی ناک کٹے گی۔ اور کسی کی گردن۔ بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ نہ اُسترہ ہی رہے نہ بندر دونوں کا ہی ستیاناس ہو جائے۔

مسجدوں پر فخر

حدیث 6

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ

(حجتہ اللہ علی العالمین ص ۸۳۰ بحوالہ مسند امام احمد)

ترجمہ حضرت اَنس رضی اللہ عنہ کہتے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہو گی یہاں تک کہ لوگ مسجدوں کے بارے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔

تشریح ۔یعنی جب قیامت قریب ہوگی تو مسلمان ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بڑی بڑی شاندار مسجدیں بنائیں گے اور پھر ان مسجدوں پر ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر ظاہر کریں گے اور یوں کہیں گے کہ میری مسجد تمھاری مسجد سے زیادہ اونچی اور زیادہ شاندار ہے، میرے باپ دادا کی بنائی ہوئی مسجد تمھارے باپ دادا کی بنائی ہوئی مسجد سے زیادہ اچھی اور زیادہ خوبصورت ہے، میرے گاؤں کی مسجد تمھارے گاؤں کی مسجد سے بہت زیادہ لمبی چوڑی ہے وغیرہ وغیرہ۔

Marfat.com

مسجدوں کو اس نیت سے اونچی پختہ اور شاندار بنانا کہ یہ اسلام کا نشان ہے اور اس سے کفار کی نظروں میں اسلام کی عظمت و ہیبت پیدا ہوگی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اس سے خوش ہوں گے یہ بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص فخر و تکبر کرنے اور اپنی بڑائی کی نیت سے شاندار مسجد تعمیر کرے تو ہرگز ہرگز اس کو کوئی ثواب نہیں ملے گا بلکہ وہ گنہگار ہوگا۔ اور یہی وہ صورت ہے جس کو حُضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ قُربِ قیامت کی نشانی ہے قیامت کی اس نشانی کا ظہور ہونے لگا ہے۔ کیونکہ بعض مسجدیں اسی فخر اور دوسروں پر اپنی بڑائی ظاہر کرنے کی نیت سے بنائی جانے لگی ہیں (واللہ تعالیٰ و علم)

امیر المومنین کا قتل

حدیث 7

عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۹)

ترجمہ :۔ حضرت حُذَیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم لوگ اپنے امام (امیر المومنین) کو قتل کرو گے اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تلواروں سے جنگ کرو گے۔ اور تمھارے بدترین لوگ تمھاری دُنیا کے وارث ہوں گے۔

تشریح :۔ یہ حدیث ترمذی ج ۲ ص ۲۹ باب امرٌ بالمعروف میں بھی ہے اس حدیث میں حُضور ﷺ نے قیامت کی اس نشانی کے ظہور کی خبر دی ہے کہ مسلمان خود اپنی تلواروں سے امیر المومنین کو قتل کریں گے اور مسلمان آپس میں تلواروں سے جنگ کریں گے اور دنیا کی دولت اور سلطنت و حکومت بدترین انسانوں کے ہاتھوں میں آجائے گی۔

Marfat.com

تبصرہ :۔ قیامت کی یہ نشانیاں ظاہر ہو چکیں اور قیامت سے پہلے بھی ان نشانیوں کا مزید ظہور ہوگا تاریخِ اسلام گواہ ہے کہ سب سے پہلے مصر کے چند منحوس اور باغی مسلمانوں نے ۳۵ھ میں امیر المومنین حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر ڈالا پھر ۴۰ھ میں بد نصیب عبدالرحمٰن بن ملجم مراوی کی تلوار سے امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جامِ شہادت نوش فرمایا پھر یزید پلید کے دورِ حکومت میں ۱۰ محرم ۶۱ھ مسلمانوں ہی نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو کربلا کے میدان میں شہید کیا پھر اس کے بعد عباسیوں کے دورِ حکومت میں تو خُلفاء اور امیر المومنین کے قتل کا تانتا بندھ گیا اور مسلمانوں کی خانہ جنگی کا یہ عالم ہوا کہ امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جو لڑائیوں کو سلسلہ شروع ہوا تو بڑھتے بڑھتے یہ نوبت پہنچ گئی کہ خاندان نبو اُمیہ کے کچھ بد ترین انسانوں کے ہاتھوں میں سلطنت کی باگ ڈور آگئی اور بار بار خونریز لڑائیوں اور خانہ جنگیوں میں مکہ، مدینہ اور شام و عراق کے بے شُمار، مسلمان مسلمانوں کی تلواروں سے قتل ہوئے جو تاریخِ اسلام کے وہ اوراقِ غم ہیں کہ جن کے تصور سے ہی ایک دردمند اور حساس مسلمان لرزہ بر اندام ہو جاتا ہے چنانچہ ۶۳ھ میں یزید پلید نے مُسلم بن عقل کو بیس ہزار لشکر کا سپہ سالار بنا کر مدینہ مُنوّرہ پر چڑھائی کا حکم دیا اور اُس لشکرِ اشرار نے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دربار اور مدینہ منورہ کے کوچہ و بازار میں وہ طوفان برپا کیا کہ جس کو کُفار بھی دیکھ کر نادِم و شرمسار ہو جائیں اُن خونخواروں نے مسلمان ہوتے ہوئے سات سو صحابہؓ کرام کو انتہائی بے دردی کے ساتھ شہید کیا اور دوسرے عام مسلمانوں کو ملا کر دس ہزار مُسلمانوں کو ذبح کر ڈالا۔ پھر یہی ظالموں کا لشکر مکۂ مکرمہ پر حملہ آور ہوا اور اُن بدظنوں نے حرمِ الٰہی میں جہاں ایک پرند کا خون بہنا بھی جائز نہیں ہے مسلمانوں کو قتل کیا اور خانۂ کعبہ پر نجاست ڈالی پھر کعبۂ مُعظّمہ میں آگ لگا دی جس سے کعبۂ مُعظّمہ کی چھت اور غلاف جل گیا

Marfat.com

یہاں تک کے خانۂ کعبہ کے تمام تبرقات کو جلاڈالا اُنھیں تبرکات میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے فدیہ میں قربانی کئے ہوئے دُنبہ کے وہ سینگ بھی جل گے جو سیکڑوں برس سے کعبۂ مکرمہ میں بطور تبُرک رکھے ہوئے تھے۔

پھر ۷۳ھ میں نبواُمیہ کے بادشاہ عبدالمالک بن مروان نے حُجاج بن یُوسُف ثقفی ظالم کے ساتھ ایک عظیم لشکر مکۂ مکرمہ بھیجا اور اُس لشکر نے حرمِ الہٰی میں سیکڑوں مسلمانوں کو ذبح کرڈالا اور حضرتِ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جو خلیفۃُ المسلمین تھے اور حُضور ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیر بن العوام (جنتی صحابی) کے فرزند اور امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے حُجاج بن یُوسُف ظالم کی فوجوں نے اُس مُقدس اور بزرگ صحابی کو شہید کر کے اُن کی لاش کو سُولی پر چڑھادیا۔

الغرض اِسی طرح لگاتار خانہ جنگیوں کا سلسلہ جاری رہا اور ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمان مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوتے رہے جن کی تفصیل تحریر کرنے کے لئے ایک بہت بڑے دفتر کی ضرورت ہے ہماری اِس کتاب کا تنگ دامن اُن واقعات کو سمیٹنے سے قاصر ہے۔

کمینوں کی خوشحالی

حدیث 8

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعَ ابْنَ لُكَعَ (ترمذی جلد ۲ ص ۴۴ باب اشراط الساعۃ)

ترجمہ :۔ حضرت حُذَیفہ بن یَمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ کمینے کا بیٹا کمینہ سب سے زیادہ دنیا میں خوش حال ہوگا۔

Marfat.com

تشریح :۔ اس حدیث میں حضورِ اقدس ﷺ نے قیامت کی ایک خاص علامت اور مخصوص نشانی کا ذکر فرمایا ہے کہ قُربِ قیامت میں وہ لوگ جو باپ دادا وغیرہ کے زمانے سے نسل بعد نسل کمینے۔ احمق اور لُچے لفنگے ہوں گے وہ دنیا میں مال و دولت اور اثر و رسوخ نیز دُنیوی ساز و سامان کے لحاظ سے بہت خوش حال ہوں گے اور جو جتنا بڑا کمینہ اور لچا ہو گا اُسی قدر زیادہ خوشحال ہو گا۔

تبصرہ :۔ اِس زمانے میں قیامت کی یہ نشانیاں اِسطرح ظاہر ہو چکی ہیں کہ ہر چھوٹا بڑا اِس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا رہا ہے۔ پُشتہا پُشت کے شریف زدگان عُلماء صُلحا، عُقلا، دیندار مسلمان آج غُربت اور اِفلاس کا شکار اور دنیا میں ہر طرف ذلیل و خوار نظر آ رہے ہیں اور پُشتوں کے چور، ڈاکو، لُچے، لفنگے اور بد مُعاش عیش وعشرت کی جنت میں چین کر رہے ہیں اور مزے اُڑا رہے ہیں، جن کو دیکھ کر بے اِختیار زَبان پر یہ شعر آجاتا ہے کہ ؎

حُور کی گود میں لنگور خُدا کی قدرت
زاغ کی چونچ میں انگور خدا کی قدرت

اس وقت مجھے غصہ آرہا ہے اور جی چاہتا ہے کہ ایسے چند کمینوں کے چہروں سے نقاب اُٹھا کر ناظرین سے اُن کا تعارف کرادوں مگر ڈر لگتا ہے کہ ؎

میں جو اَسرارِ حقیقت کبھی ظاہر کردوں
ابھی بیدم رسن و دار کا ساماں ہو جائے

عُلماء قتل کئے جائیں گے

حدیث 9

عَنْ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُقْتَلُ فِیْهِ الْعُلَمَآءُ کَمَا یُقْتَلُ الْکِلَابُ فَیَا لَیْتَ الْعُلَمَآءَ فِیْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ تَحَامَقُوْا۔

Marfat.com

(حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۲۹ بحوالہ دیلمی)

ترجمہ :۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اُس میں عُلماء کُتوں کی طرح قتل کیے جائیں گے۔ تو کاش! عُلماء اُس زمانہ میں بے وقوف بن جاتے (تا کہ قتل سے بچ جاتے)۔

تبصرہ :۔ قیامت کی یہ علامت پوری ہو چکی ہے اس لئے کہ کئی دور ایسے گزر گئے کہ حق گو علماء کو ظالم حکومتوں نے بلا قصور کُتوں کی طرح قتل کرایا۔ بالخصوص نبی اُمیہ کے دورِ حکومت میں حُجاج بن یُوسُف ثقفی نے ہزاروں عُلماء کرام کو قتل کیا۔ اور حکومتِ عباسیہ کے زمانے میں مامون رشید اور اُس کے بھائی معتصم باللہ کی سلطنت میں ہزاروں علماء کی گردنیں ماری گئیں۔ اسی طرح اِس صدی میں بھی کمیونسٹ حکومت نے روس میں اور ملحدوں کی حکومتوں نے مصر و عراق میں ہزاروں عُلماء کرام کو پھانسیاں دے دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ تمنا ظاہر فرمائی کہ کاش اُس زمانے کے علماء کرام ایسے وقت میں جاہل اور احمق اور پاگل بن جاتے تا کہ ظالم حکومتیں اُنھیں جاہل اور پاگل سمجھ کر قتل نہ کرتیں۔ اور اِسطرح اُمتِ رسول (ﷺ) کے عُلماء کی قیمتی جانیں بچ جاتیں چنانچہ تاریخوں سے پتا چلتا ہے کہ بعض نے ایسے وقتوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بتائے ہوئے نسخہ پر عمل کر کے اپنی جان بچالی ہے۔

دین سے نکل جانے والی قوم

حدیث : 10

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَ ثُ الْاَسْنَانِ سُفَھَآءُ الْاَحْلَامِ یَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزَ تُرَا قِیَہُمْ یَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ یَمْرُقُوْنَ

Marfat.com

مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔

(ترمذی ج ۲ ص ۴۲ باب فی صفتہ المارقہ)

ترجمہ :۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسُولُ اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک ایسی قوم نکلے گی جو نو عمر اور بے عقل ہو گی یہ لوگ قرآنِ مجید پڑھیں گے مگر قرآنِ مجید اُن کی حلقوم کے نیچے (دل تک) نہیں پہنچے گا یہ لوگ بہترین مخلوق (نبی ﷺ) کی باتیں کہیں گے لیکن یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے۔ جس طرح تیر شکار سے (بدن کو چھید کر) نکل جاتا ہے۔

تشریح :۔ یہ حدیث بخاری و مسلم میں بھی کئی جگہ مذکور ہے۔ اِس حدیث میں حُضورِ اکرم ﷺ نے قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بتائی ہے۔ کہ قُربِ قیامت کے وقت کچھ نئی نئی عمروں والے کم عقل لوگ ٹولیاں بنا بنا کر نکلیں گے یہ لوگ قرآن پڑھیں گے مگر قُرآن اُن کے حلقُوموں سے آگے بڑھ کر اُن کے دلوں تک نہیں پہنچے گا یعنی قُرآنِ مجید کی ہدایات کے اثرات اُن کے دلوں میں نہیں ہوں گے یہ لوگ حُضورِ اکرم ﷺ کی حدیثیں لوگوں کو سناتے پھریں گے۔ لیکن اِس کے باوجود یہ لوگ دین سے اسطرح نکل جائیں گے۔ کہ جس طرح کسی پرندہ یا کسی چرندہ جانور کا تیر سے شکار کیا جاتا ہے تو تیر شکار کے جانور کو چھیدتا ہوا باہر نکل جاتا ہے اور شکار کے خون یا گوشت کا کوئی اثر اور نشان تیر پر لگا ہوا نظر نہیں آتا۔ اِسی طرح یہ لوگ اسلام میں داخل ہو کر اِس طرح اسلام سے نکل جائیں گے کہ اسلام کا کوئی اثر و نشان اُن لوگوں میں باقی نہیں رہے گا اور یہ لوگ بالکل ہی اسلام سے خارج اور مُرتد و بے دین ہو جائیں گے۔

تبصرہ :۔ قیامت کی یہ نشانی بھی ظاہر ہو چکی۔ ایک حدیث میں حُضور ﷺ نے اِس قوم کا نام بھی بتایا ہے۔ کہ یہ خارجیوں کا فرقہ ہے یہ لوگ حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ

Marfat.com

عنہ کی لڑائیوں کے وقت میں ظاہر ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اِس فرقہ والوں سے ''نہروان'' میں جہاد فرمایا اور اِن لوگوں کا قتل عام کیا پھر بھی کچھ لوگ باقی بچ گئے اور اُن لوگوں نے مَقامِ ''حرورا'' جو عراق میں واقع ہے اپنا ایک مضبوط اڈا بنالیا اِسی لیے یہ لوگ فرقہ حروریہ کہلانے لگے پھر اِسی فرقہ کی بہت سی شاخیں ہوگئیں جن میں فرقہ معتزلہ کو بہت شہرت حاصل ہوئی یہاں تک کے اُن لوگوں کا اِقتدار شاہی درباروں میں بھی بہت بڑھ گیا اور ان لوگوں نے عُلماء اہلسنت کو بڑی بڑی ایذائیں دے کر خوب اپنے باطل مذہب کا پرچار کیا اور اسلام کو بے حد نقصان پہنچایا۔

حجرِ اَسود اُکھاڑا جائے گا

حدیث ۱۱

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَاقَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُرْفَعَ الرُّکْنُ رَوَاهُ السِّجزِیُّ (حجتہ اللہ العالمین ج ۲ ص ۸۲۹)

ترجمہ :۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ رُکن (حجرِ اَسود) کو (اُس کی جگہ سے) اُٹھا لیا جائے گا۔ اِس حدیث کو سجزی محدث نے روایت کیا ہے۔

تبصرہ :۔ قیامت کی یہ نشانی ظاہر ہو چکی۔ کیونکہ خلافتِ عباسیہ کے دور میں ایک مُلحد اور باغی ''ابو طاہر قرمطی'' نے مکہ مُعظّمہ پر چڑھائی کر کے اِس مُقدّس شہر پر قبضہ کر لیا اور خاص ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ کو مسجدِ حرام کے اندر ہزاروں حاجیوں کو قتل کر ڈالا اور حجرِ اسود پر اپنا گُرزمار کر اِس مُقدس پتھر کو توڑ ڈالا پھر اِس کو اُکھاڑ کر وہ اپنے دارالسلطنت ''ہجر'' میں لے گیا۔ اور بیس برس حجرِ اسود کعبۂ مُعظّمہ سے جُدا ہو کر ''ہجر'' میں پڑا رہا۔ پھر عباسی خلیفہ ''مطیع کے زمانے میں جب ابو طاہر قرمطی کے متبعین مغلوب ہو گئے تو حجرِ اسود

Marfat.com

"ہجر" سے لاکر پھر کعبۂ معظّمہ کے ایک کونے میں بدستورِ سابق دیوار میں جوڑ دیا گیا روایت ہے کہ جب ابو طاہر قرمطی اِس مقدس پتھر کو اُونٹ پر لاد کر ہجر لے جانے لگا تو جس اونٹ پر اس کو لادا جاتا وہ اونٹ مر جاتا تھا یہاں تک کہ مکۂ مکرمہ سے ہجر تک کا راستہ طے کرنے میں چالیس اونٹ مر گئے اور جب اِس مقدّس پتھر کو ہجر سے مکۂ معظّمہ بیس برس کے بعد لایا گیا تو ایک لاغر اونٹنی پر اس کو لادا گیا اور وہی ایک اونٹنی اِس کو مکۂ معظّمہ لیکر چلی آئی اور اس کی برکت سے مکۂ مکرمہ پہنچ کر یہ اُونٹنی خوب فربہ ہوگئی ابو طاہر قرمطی اپنے وقت کا فرعون تھا محمد بن ربیع بن سُلیمان کا بیان ہے کہ جس سال قرامطہ کا مکۂ مکرمہ پر غلبہ ہو گیا میں مکۂ مکرمہ میں موجود تھا میں نے یہ دیکھا کہ ان لوگوں میں ایک آدمی کعبہ پر چڑھ گیا اور کعبہ کا پرنالہ جو چاندی کا بنا ہو تھا اُسکو اکھاڑنے لگا میں یہ منظر دیکھ کر تڑپ گیا اور مجھ سے صبر نہ ہو سکا تو میں نے یہ کہا کہ میرے پروردگار تو کیا ہی حلیم ہے۔ میرے منہ سے یہ لفظ نکلا ہی تھا۔ کہ وہ شخص سر کے بل زمین پر گر پڑا اور مر گیا۔ محمد بن ربیع کہتے ہیں کہ ابو طاہر قرمطی مسجد حرام کے منبر پر چڑھ کر یہ کہنے لگا کہ میں خدا کی قسم مخلوق کو پیدا بھی کرتا ہوں اور اُن کو فنا بھی کرتا ہوں اس کے بعد ہی ابو طاہر قرمطی کو ایسی خطرناک چیچک نکلی کہ اُس کا سارا بدن سڑ گل کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا (حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۲۹)

تارے سروں پر گریں گے

حدیث ۱۲

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُرْضَخَ رُؤُسُ اَقْوَامٍ بِکَوَاکِبَ مِنَ السَّمَآءِ بِاسْتِحْلَالِہِمْ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ (حجتہ اللہ العالمین ج ۲ ص ۸۲۹ بحوالہ دیلمی)

ترجمہ :۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کے

کچھ قوموں کے سر آسمانوں کے تاروں سے کچل دیئے جائیں گے۔اس لئے کہ وہ قومِ لوط کے عمل (لواطت) کو حلال سمجھنے لگیں گے۔

تبصرہ :۔ قیامت کی اِس نشانی کا بھی ظہور ہو چکا ہے چنانچہ ۳۲۳ھ میں جب کہ عباسی خلیفہ راضی باللہ کا دور حکومت تھا۔رات بھر تارے ٹوٹ ٹوٹ کر زمین پر گرتے رہے اور اس کے بعد بھی کئی بار آسمان سے شہابِ ثاقب گرتے رہے اور انسانوں کے سر کچل کچل کر ہلاک کرتے رہے (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۲۹)

لواطت :۔ گناہ کبیرہ ہے اور وہ ملعون کام ہے کہ قومِ لوط اِسی گناہ کبیرہ کی وجہ سے اِس طرح ہلاک کر دی گئی کہ اُن کی پوری بستی پر پہلے پتھروں کی بارش ہوئی پھر وہ بستی اُلٹ پلٹ کر دی گئی (قرآنِ مجید)

اس حدیث میں حُضُور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی ہے کہ جو لوگ اِس فعلِ حرام کو حلال سمجھنے لگیں اُن کے سر ٹوٹنے والے تاروں سے کچل ڈالے جائیں گے اور وہ ہلاک کر دیئے جائیں گے حُضُورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لواطت کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں لواطت کرنے والوں کو یہ سزا دی کہ فاعل و مفعول دونوں کو آگ میں جلا ڈالا۔اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں لواطت کرنے والے فاعل و مفعول دونوں کو زمین پر بیٹھا کر اُن کے اُوپر دیوار گرا دی اور یہ دونوں دب کر مر گئے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۳)

بے حیائی کی انتہا

حدیث ۱۳

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَسَافَدَ النَّاسُ تُسَافُدُ

Marfat.com

اَلْبَهَائِمِ فِیْ الطُّرَّاقِ ط (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۳۸۱ بحوالہ دیلمی)

ترجمہ :۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہو گی یہاں تک کہ لوگ جانوروں کی طرح راستہ میں "جفتی" کریں گے۔

تبصرہ :۔ قیامت کی اس نشانی کے آثار بھی ظاہر ہونے لگے ہیں۔ کیونکہ علانیہ زناکاری کی وارداتیں جابجا ہونے لگی ہیں۔ یہاں تک کہ سڑکوں پر اور میلوں میں اس قسم کے واقعات ہونے لگے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب انسانوں میں روز بروز بے حیائی بڑھتی جا رہی ہے۔ اور شرم وحیا کا جنازہ نکلتا جا رہا ہے تو اس کا انجام یہ ہو گا کہ انسان ایک دن اِس قدر بے حیاء اور بے شرم ہو جائے گا کہ وہ گھوڑوں، گدھوں اور کُتوں کی طرح عام راستوں میں اپنی شہوت پوری کرنے لگے گا۔

ترکوں سے جنگ

حدیث ۱۴

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۵)

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہو گی۔ یہاں تک کے تم مسلمان ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بال کے ہوں گے اور یہاں تک کے تم لوگ ترکوں سے جنگ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی جن کے چہرے سُرخ اور جن کی ناکیں پست ہوں گی۔ گویا کہ ان

Marfat.com

کے چہرے تہ بہ تہ کھال چڑھائی ہوئی ڈھال ہوں گے۔

تشریح :۔اس حدیث میں حضورِ اقدس ﷺ نے قیامت کی یہ نشانی بتائی کہ قیامت سے پہلے مسلمانوں کی تُرک کافروں سے جنگ ہوگی اور اُس قوم کا حُلیہ بتاتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ بال کے جوتے پہنے ہوئے ہوں گے۔اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ یہ لوگ جانوروں کے بالوں کو بٹ کر دھاگہ بنائیں گے اور ان دھاگوں سے موزے کی طرح جوتا بنا کر پہنیں گے اور اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ ایسے چمڑے کا جوتا پہنے ہوں گے۔جس پر بال ہوں گے ان لوگوں کی آنکھیں عربوں کی آنکھوں کی بہ نسبت چھوٹی ہوں گی اور ان لوگوں کی ناک چھوٹی اور پست ہوگی اور اُن لوگوں کے رنگ سُرخ ہوں گے جو گولائی لئے ہوئے ہوں گے اور اُن لوگوں کے چہروں پر اس قدر گوشت بھرا ہوگا جیسے تہ بہ تہ چمڑا چڑھائی ہوئی گول مٹول موٹی ڈھال۔

تبصرہ :۔یہ حدیث شریف مختلف الفاظ کے ساتھ بخاری شریف کے چند ابواب میں مذکور ہے اور مسلم ج ۲ ص ۳۹۵ باب اشراط الساعۃ میں بھی ہے۔

اس حدیث کے بارے میں شیخ محی الدین ابو زکریا یحییٰ ابن شرف نووی (متوفی ۶۷۶ھ) کا بیان ہے کہ قیامت کی یہ نشانی معرضِ وُجود میں آچکی ہے۔کیونکہ تُرکوں سے بارہا مسلم افواج کی جنگ ہو چکی (بلکہ اس وقت ہو رہی ہے) اور یہ حدیث حُضورِ اکرم ﷺ کا معجزہ ہے کہ آپ نے تُرکوں کا حُلیہ بیان فرماتے ہوئے اِن لوگوں سے مسلمانوں کی جنگ اور لڑائیوں کی خبر دی جو بلاشبہ غیب کی خبریں ہیں (شرح مسلم للنووی ج ۲ ص ۳۹۵)

ایک کذّاب ایک مُہلک

حدیث ۱۵

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

Marfat.com

ثَقِیف کَذَّابٌ وَّمُبِیرٌ (ترمذی ج ۲ ص ۴۵)

ترجمہ:۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قبیلہء ثقیف میں ایک کذّاب اور ایک مُہلک (بہت زیادہ خونریزی کرنے والا پیدا ہوگا)

تشریح:۔ اِس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ قیامت سے پہلے عرب کے ایک قبیلہ میں جس کا نام ثقیف ہے ایک کذّاب (بہت ہی جھوٹا) اور ایک مُہلک (بہت زیادہ قتل کرنے والا) پیدا ہوگا یہ غیب جاننے والے نبی ﷺ نے اپنی امت کو برسوں پہلے غیب کی خبر دی ہے۔

تبصرہ:۔ حُضُور ﷺ کی یہ خبرِ غیب وجود میں آچکی ہے امام ترمذی کا بیان ہے کہ محدثین و مورخین کا یہ قول ہے کہ قبیلہ ثقیف کا کذّاب تو "مختار بن عبید" ہے اور قبیلہ ثقیف کا مُہلک حُجاج بن یُوسُف ہے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۴۵)

"مختار بن عبید ثقفی" اِس کے باپ دادا بہت ہی بلند پایہ صحابی تھے مگر یہ صحابی نہیں ہے اس کی پیدائش ۱ ھ میں ہوئی مگر اس کو حُضُور نبیٔ کریم ﷺ کا دیدار نہیں ہوا اس میں شک نہیں کہ یہ بہت بڑا عالم و فاضل تھا۔ اور اہلِ بیت کا مُحِبّ بھی تھا۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد اس پر حکومت کی حرص و ہوس کا بھوت سُوار ہو گیا۔ اور یہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا باغی بن گیا۔ اور چند دنوں کیلئے اِس کو کوفہ میں تسلط و اقتدار بھی مل گیا اور اِس نے حضرت امام حُسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے خوب خوب بدلہ بھی لیا مگر پھر اس کے عقائد میں اِس قدر خرابی پیدا ہوگئی کہ نُبوت کا دعویٰ کرنے لگا اور کہنے لگا کہ مجھ پر وحی اترتی ہے یہاں تک کہ حضرت مصعب بن زبیر کے دورِ امارت میں یہ کوفہ کے اندر قتل کر دیا گیا۔

(حاشیہ ترمذی ج ۲ ص ۴۵)

حُجاج بن یوسف ثقفی، سلطنتِ بنو امیہ کا وہ ظالم و خوں خوار گورنر ہے جس نے بغیر جنگ کے جن لوگوں کو پکڑ پکڑ کر گرفتار کر کے قتل کیا ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار ہے ان

Marfat.com

مقتولوں میں اکثر وہ لوگ ہیں جو اعلیٰ درجہ کے عابد و زاہد علماء اور صحابہ و تابعین تھے اور جنگوں میں جو لوگ اس کے حکم سے قتل کیے گئے ان کی تعداد تو شمار سے باہر ہے۔

(ترمذی ج ۲ ص ۴۵)

روایت ہے کہ حجاج بن یوسف کی موت کے بعد ایک آدمی نے اپنی بیوی سے یہ کہہ دیا۔ کہ "اگر حجاج بن یوسف جہنمی نہ ہو تو تجھ طلاق" اس کے بعد اُس آدمی نے اپنے زمانے کے علماء سے دریافت کیا کہ میری بیوی پر طلاق پڑی یا نہیں؟ تو علماء نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا پھر اُس آدمی نے ایک اللہ (عزوجل) کے ولی سے یہ مسئلہ پوچھا جو صاحبِ کشف و کرامت تھے تو انھوں نے فرمایا کہ تیری بیوی پر طلاق نہیں پڑی کیونکہ حجاج بن یوسف جہنمی ہے۔

(تقریر ترمذی ص ۵۱)

تلواریں جہاد سے مُعطل

حدیث ۱۶

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ مِنۡ اَشۡرَاطِ السَّاعَةِ سُوۡءُ الۡجِوَارِ وَقَطِیۡعَةُ الۡاَرۡحَامِ وَاَنۡ یُّعَطَّلَ السَّیۡفَ مِنَ الۡجِهَادِ وَاَنۡ تُخۡتَلَّ الدُّنۡیَا بِالدِّیۡنِ۔

(حجتہ اللہ ج ۲ ص ۱۳۱ ۸ بحوالہ ابن مردویہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہیں ۱۔ پڑوسیوں کے ساتھ برا سلوک۔ ۲۔ رشتہ داریوں کو کاٹ دینا ۳۔ تلوار کا جہاد سے معطل ہو جانا ۴۔ دین کے ذریعہ دنیا کمانا۔

تبصرہ:۔ قیامت کی مذکورہ چاروں نشانیاں تمام دنیا میں علی الاعلان ظاہر ہو چکی ہیں کون نہیں جانتا کہ دُنیا کا ہر پڑوسی اپنے پڑوسیوں کی بدسلوکیوں سے نالاں اور بیزار ہے اسی طرح ذرا ذرا سی باتوں پر آج بھائی اپنی بہن سے یہ کہہ کر رشتہ کاٹ ڈالتا ہے کہ جا۔ آج سے تو میری

Marfat.com

بہن نہیں اور میں تیرا بھائی نہیں۔ ہائے افسوس! اللہ تعالیٰ نے بہن بھائی کا رشتہ جوڑا تھا تاکہ ایک دوسرے سے محبت والفت کا برتاؤ کر کے ایک دوسرے کا سہارا بنیں۔ مگر اللہ کے بندے اس قدرتی رشتہ کو کاٹ کر ایک دوسرے کے دشمن بنے ہوئے ہیں اسی طرح جہاد تمام دنیا میں بند ہو چکا ہے اور تلواریں جہاد سے معطل پڑی ہوئی ہیں خدا کی راہ میں نیاموں سے نکلنے کیلئے بے قراری کے ساتھ تڑپ رہی ہیں اسی طرح بد عمل علماء اور مصنوعی مشائخ دین کے نام پر جس طرح عوام کا استحصال کر رہے ہیں اور روپیہ کمانے کی مشین بنے ہوئے ہیں مجھے افسوس ہے کہ اس کی تصویر کشی کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ اگر طوفاں میں ہو کشتی تو ہو سکتی ہیں تدبیریں اگر کشتی میں طوفاں ہو تو کیا تدبیریں کام آئیں۔

دجلہ کے پل پر جنگِ عظیم

حدیث ۱۷

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَالَ یَنْزِلُ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ بِغَآئِطٍ یُسَمُّوْنَہُ الْبَصرَۃَ عِنْدَ نَھْرٍ یُقَالُ لَہٗ دَجْلَۃَ یَکُوْنُ عَلَیْہِ جِسْرٌ یَکْثُرُ اَھْلُھَا وَیَکُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِذَا کَانَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَآءِ بَنُوْا قَنْطُوْرَآءَ عِرَاضُ الْوُجُوْہِ صِغَارُ الْاَعْیُنِ حَتّٰی یَنْزِلُوْا عَلٰی شَطِّ النَّھْرِ فَیَتَفَرَّقُ اَھْلُھَا ثُلٰثَ فِرِیْقٍ فِرْقَۃٌ یَاْخُذُوْنَ فِیْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِیَّۃِ وَاھْلَکُوْا وَفِرْقَۃٌ یَاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِھِمْ وَھَلَکُوْا وَفِرْقَۃٌ یَجْعَلُوْنَ ذَرَارِیَھُمْ خَلْفَ ظُھُوْرِھِمْ وَیُقَاتِلُوْنَھُمْ وَھُمُ الشُّھَدَآءُ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۸ باب الملاحم)

ترجمہ:۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ ایک پست زمین میں اتر پڑیں گے جس کا نام بصرہ ہے اس نہر کے پاس

Marfat.com

جس کو دجلہ کہا جاتا ہے اس نہر پر ایک پل ہو گا اور اس شہر کی آبادی بہت زیادہ ہو گی اور یہ مسلمانوں کے شہروں میں سے ایک شہر ہو گا جب آخری زمانہ آئے گا تو "قنطورا" کی اولاد (تاتاری قوم) چوڑے چوڑے چہروں والے، چھوٹی چھوٹی آنکھوں والے حملے کے لئے آکر اس نہر کے کنارے پر پڑاؤ کریں گے۔ اس وقت بصرہ والوں کے تین گروہ ہو جائیں گے ایک گروہ تو بیلوں کی دم پکڑتے ہوئے۔ بیابانوں میں پناہ لے گا۔ اور یہ سب ہلاک ہو جائیں گے۔ اور ایک گروہ اپنی ذات کیلئے امان لے گا یہ سب بھی ہلاک ہو جائیں گے۔ اور ایک گروہ اپنے بال بچوں کو اپنی پیٹھ کے پیچھے کر کے ان لوگوں سے جنگ کرے گا اور یہ لوگ "شہداء" ہوں گے۔

تشریح :۔ اس حدیث کو ابو داؤد نے بھی نقل فرمایا ہے اِس حدیث میں قنطورا کی اولاد سے مُراد ترکی اور تاتاری قومیں ہیں قنطورا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی باندی کا نام ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جو لڑکے قنطورا کے شکم سے پیدا ہوئے تھے ان کی اولاد میں ترکی اور تاتاری اقوام ہیں (مرقاہ ج ۵ ص ۱۵۶)

اس حدیث میں بصرہ سے مُراد شہرِ بغداد ہے کیونکہ زمانہ رسالت میں بغداد شہر آباد نہیں ہوا تھا اور بصرہ بغداد کے قُرب وجوار میں ہے اِس لیے حُضُور ﷺ نے بصرہ کا نام لیا۔ اس جنگ کا مختصر تذکرہ یہ ہے کہ صفر ۶۵۶ھ میں جب چنگیز خان کا پوتا ہلاکو خان تاتاریوں کا ایک عظیم لشکر لے کر بغداد پر حملہ آور ہوا تو اس وقت بغداد کے مسلمانوں کی تین جماعتیں ہو گئیں۔ کچھ مسلمان تو اپنے اپنے مال واسباب کو بیلوں پر لاد کر اپنی جان بچانے کیلئے جنگلوں اور بیابانوں میں پناہ لینے کے لئے نکل بھاگے مگر یہ لوگ بچ نہ سکے کیونکہ تاتاریوں کی خونخوار فوجوں نے ان سب کو چُن چُن کر قتل کر ڈالا۔ اور ان کے مال واسباب کو لوٹ لیا اور کچھ مسلمان یعنی خود خلیفہ بغداد مستعصم باللہ اور اس کے ارکان سلطنت اور بغداد کے امراء

Marfat.com

وشرفاو علماء نے تاتاریوں سے جان کی امان لے کر قلعہ کا پھاٹک کھول دیا اور باہر نکل آئے مگر قوم تاتار کے بد عہد کفار نے بد عہدی کی اور اُن سب مسلمانوں کو قتل کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور خلیفہ بغداد کو بھی نہایت ہی بے رحمی اور بے دردی کے ساتھ طرح طرح کی ایذدے کر مار ڈالا۔

اور کچھ شیر دل اور جان باز مسلمان اُس عظیم فتنہ کے سیلاب میں بھی ثابت قدم رہے نہ ان لوگوں نے فرار کیا اور نہ قوم کفار سے امان کے طلب گار ہوئے بلکہ اُن کفار کے مقابلے میں تلوار لے کر ڈٹ گئے اور اپنے بال بچوں کو اپنے پیچھے کر کے ان کافروں سے جنگ کرنے لگے اور خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے سب کے سب شہادت کے شرف سے سر فراز ہو گئے اور شہر بغداد تباہ و برباد ہو گیا۔ (حجتہ اللہ علی العالمین ص ۸۲۰ وغیرہ)

تبصرہ :۔ حضورِ اقدس ﷺ نے سیکڑوں برس پہلے جو غیب کی خبر دی تھی وہ حرف بہ حرف صادق ہوئی اور قیامت کی یہ نشانی ظاہر ہو چکی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حجاز کی آگ

حدیث ۱۸

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ نَارٌ تُضِیْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۹)

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہو گی۔ یہاں تک کہ حجاز کی زمین سے ایک آگ نکلے گی جو مقامِ بُصریٰ میں اُونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔

Marfat.com

تشریح :۔ مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ کی زمینوں کو حجاز کہتے ہیں اور بُصریٰ مُلکِ شام کا ایک شہر ہے جو دمشق سے چند منزل کی دُوری پر ہے۔

تبصرہ :۔ اِس آگ کا تذکرہ بخاری و مسلم کی حدیثوں میں بھی ہے قیامت کی یہ نشانی ظاہر ہو چکی ۶۵۴ھ میں یہ آگ قبیلہ قُریظہ کے قریب سے ناگہاں خود بہ خود نمودار ہوئی۔ اور اس کی روشنی میں لوگوں نے رات کے وقت بُصریٰ میں اونٹوں کی گردنوں کو دیکھ لیا۔ پچاس دنوں تک یہ آگ روشن رہی پھر خود بخود بجھ گئی (تاریخ الخُلفاء ص ۳۲۴ وغیرہ)

ریگستانِ عرب میں باغ

حدیث ۱۹

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَکْثُرَ الْمَالُ وَیَفِیْضُ حَتّٰی یُخْرِجَ الرَّجُلُ زَکٰوۃَ مَالِہٖ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُ مِنْہُ وَحَتّٰی تَعُوْدَاَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًاوَّ اَنْھَارًا اَوْفِیْ رِوَایَۃٍ تَبْلُغُ الْمَسَاکِنُ اِھَابَ اَوْ یَھَابَ

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۹۰ باب اشراط الساعۃ)

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ رُسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مال کی کثرت ہو جائے گی اور اس حد تک دولت بہنے لگے گی کہ ایک آدمی اپنے مال کی زکواۃ نکالے گا تو کسی آدمی کو ایسا نہیں پائے گا جو اُس کی زکواۃ قبول کرے۔ اور عرب کی (ریگستانی) زمین میں باغات اور نہریں ہو جائیں گی اور ایک روایت میں ہے۔ کہ (مدینہ) کی "آبادی" اہاب تک یا یہاب تک پہنچ جائے گی۔

تشریح :۔ یہ حدیث مسلم میں بھی ہے۔ اور اس حدیث میں اِھاب اور یھاب، یہ دونوں

Marfat.com

مدینہ طیبہ کے قُرب وجوار امین دو گاؤں کے نام ہیں۔

اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ قُربِ قیامت میں مال و دولت کی کثرت و فراوانی اس قدر بڑھ جائے گی۔ کہ ہر آدمی دولت مند ہو جائے گا اور کوئی زکوۃ لینے والا نہیں ملے گا اور عرب کی ریگستانی اور بنجر زمین جو پانی کے قطرہ قطرہ کیلئے اور گھاس اور سبزہ کیلئے ترستی ہے اس زمین میں قسم قسم کے باغات اور ہری بھری چراگاہیں اور پانی کی نہریں جاری ہو جائیں گی اور مدینہ طیبہ کی آبادی اس قدر بڑھ جائے گی کہ اس شہر کے مکانات اھاب یا یھاب گاؤں تک پہنچ جائیں گے۔

تبصرہ :۔ قیامت کی اِن نشانیوں کا ظہور شروع ہو چکا ہے۔ کیونکہ عرب بلکہ ساری دنیا میں دولت کی کثرت و فراوانی ہوتی جارہی ہے اور عرب کی بنجر زمینوں میں باغ لگائے جا رہے ہیں اور نہروں کے پلان بنائے جارہے ہیں اور مدینہ طیبہ کی آبادی روز بروز بڑھتی چلی جارہی ہے۔

مدینہ کی ویرانی

حدیث ۲۰

عَنْ مَعَاذِبْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ خَرَابُ یَثْرِبَ وَخَرَابُ یَثْرِبَ خُرُوْجَ الْمَلْحَمَۃِ وَ خُرُوْجَ الْمَلْحَمَۃِ الْقُسْطُنْطُنْیَۃِ وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطُنْیَۃِ خُرُوْجَ الدَّجَّالِ (ابو داؤد ج ۲ ص ۲۴۲ مطبع مجتبائی)

ترجمہ :۔ حضرت معاذ بن جَبَل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رَسُولُ اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیتُ المُقدّس کا (بربادی کے بعد) آباد ہونا مدینہ کی ویرانی ہے اور مدینہ کی ویرانی جنگِ عظیم کا نکلنا ہے اور جنگِ عظیم کا نکلنا قُسطُنطُنیہ کا فتح ہونا ہے اور فتحِ قُسطُنطُنیہ دجال کا نکلنا ہے

Marfat.com

تشریح :۔ حدیث کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اِن تمام واقعات کا ظہور یکے بعد دیگرے آگے پیچھے ہوگا اور قیامت سے پہلے ایک مرتبہ مدینۂ منورہ کی آبادی ویران ہو جائے گی۔ چنانچہ اِس بارے میں طبرانی کی ایک حدیث ہے کہ مدینہ کی آبادی بڑھ کر سلع پہاڑ تک پہنچ جائے گی۔ پھر مدینۂ منورہ میں ایسا وقت بھی آئے گا۔ کہ مسافروں کی جماعت اِس شہر کے اطراف سے گزرے گی تو یہ کہے گی کہ کبھی اِس جگہ کوئی آبادی تھی کیونکہ عرصہ دراز تک ویران ہوتے ہوتے اس کے نشانات و آثار مٹ چکے ہوں گے۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۴۳)

تبصرہ :۔ ابھی تک یہ نشانی عالمِ وجود میں نہیں آئی۔

سونے کا پہاڑ

حدیث ۲۱

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَحْسُرُ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ یَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَیْهِ فَیُقْتَلُ مِنْ کُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ وَ یَقُوْلُ کُلُّ رَجُلٍ لَعَلِّیْ اَکُوْنُ اَنَا الَّذِیْ یَنْجُوْ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۹ اشراط الساعۃ)

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت نہیں قائم ہو گی یہاں تک کہ نہر فرات سونے کا پہاڑ ظاہر کر دے گی اور لوگ اس کو لینے کے لیے ایک دوسرے سے یہاں تک جنگ کریں گے کہ ہر سو میں سے ننانوے قتل ہو جائیں گے اور وہاں ہر شخص یہ کہتا ہو گا کہ شاید میں قتل ہونے سے بچ جاؤں گا!

تشریح :۔ یہ حدیث مسلم شریف میں ہے اور ایک دوسری حدیث میں یہ بھی آیا ہے

Marfat.com

عنقریب نہرِ فُرات سونے کے خزانوں کو ظاہر کر دے گی، اور جو لوگ اُس وقت وہاں موجود ہوں گے وہ اُس کو نہ لے سکیں گے۔ اسی طرح ایک حدیث میں یہ بھی وارد ہوا ہے کہ قُربِ قیامت میں زمین اپنے جگر کے ٹکڑوں کو جدا کر دے گی جو سونے چاندی کے ستونوں کی شکل میں پڑے ہوں گے ایک قاتل جب انھیں دیکھے گا تو کہے گا! ہائے افسوس اسی کے لیے میں نے لوگوں کا خون بہایا تھا اور جب رشتہ داری کاٹنے والا اس کے بعد آئے گا تو کہے گا کہ افسوس اسی کے لیے میں نے اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق کر لیا تھا اور چور جب وہاں سے گزرے گا تو افسوس کرتا ہوا کہے گا اسی کے بارے میں میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا پھر یہ سب ان خزانوں کو چھوڑ کر وہاں سے چل دئیں گے اور کوئی بھی اس میں سے کچھ نہیں لے گا نہرِ فُرات سے سونے کا پہاڑ اِس طرح نمودار ہو گا کہ اس نہر کا پانی خود بخود خشک ہو جائے گا اور زمین پھٹ جائے گی اور چاندی وغیرہ کی کانیں نظر آنے لگیں اسی طرح جابجا زمین میں بڑے بڑے شگاف ہو جائیں گے اور زمین میں گڑے ہوئے دفینے اور خزانے زمین کے اُوپر آجائیں گے۔

تبصرہ :۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے ابھی تک اِس نشانی کا ظہور نہیں ہوا ۔(واللہ تعالیٰ اعلم)

قَیصر و کِسریٰ کے خزانے

حدیث ۲۲

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذَاھَلَکَ کِسْرٰ ی فَلَاکِسْرٰی بَعْدَہٗ وَاِذَا ھَلَکَ قَیْصَرُ فَلَاقَیْصَرَ بَعْدَہٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتُنْفَقَنَّ کُنُوْ زُھُمَافِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

Marfat.com

(ترمذی ج ۲ ص ۴۴)

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہو گا، اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا۔ تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہو گا اور مجھے اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قُدرت میں میری جان ہے کہ یقیناً اِن دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کیے جائیں گے۔

تبصرہ :۔ قیامت کی یہ نشانیاں ظاہر ہو چکیں۔ کیوں کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایران کا بادشاہ کسریٰ اور روم کا بادشاہ قیصر دونوں ہلاک ہو گئے اور ان دونوں کی سلطنتیں ختم ہو گئیں اور ان دونوں کے خزانے اونٹوں پر لاد کر مدینہ منورہ لائے گئے اور امیر المومنین نے ان خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا اور پھر ان دونوں کے بعد نہ کوئی کسریٰ ہوا نہ قیصر۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

ٹڈیوں کی ہلاکت

حدیث ۲۳

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے برسوں میں جس سال اُن کی وفات ہوئی ٹڈیاں ناپید ہو گئیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی وجہ سے غمگین ہو گئے اور اُنھوں نے ایک سُوار یمن کی طرف ایک سُوار عراق کی جانب اور ایک سُوار شام کی طرف بھیجا۔ اور ٹڈیوں کے بارے میں لوگوں سے پوچھ گچھ کرنے لگے پھر یمن کی طرف جانیوالا ایک سُوار ایک مُٹھی ٹڈیاں لے کر آیا اور ان کو آپ کے سامنے بکھیر دیا۔ جب آپ نے ان ٹڈیوں کو دیکھا تو نعرۂ تکبیر بلند کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار جاندار مخلوق کو پیدا فرمایا ہے۔ جن میں سے چھ ہزار سُمندر میں اور چار ہزار خشکی میں ہیں اور سب سے

Marfat.com

پہلے ان جاندار مخلوقات میں سے ٹڈیاں ہلاک ہوں گی پھر ان کے بعد دوسری جاندار مخلوقات کی ہلاکت لگاتار اس طرح ہونے لگے گی جس طرح موتیوں کی لڑی کا دھاگہ کٹ جائے تو موتی لگاتار گرنے لگتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۷۲ اشراط الساعۃ)

تبصرہ :۔ ابھی تک ٹڈیوں کا وجود دنیا سے ختم نہیں ہوا ہے اس لئے ظاہر ہے کہ ابھی تک قیامت کی اس نشانی کا وجود نہیں ہوا ہے ہاں اتنی بات ضرور ہو گئی ہے کہ اب ٹڈیوں کی تعداد بہت کم ہو گئی ہے۔ حکومتیں ان کے انڈوں اور بچوں کے ہلاک کرنے میں بڑی جدوجہد کر رہی ہے جس کا انجام اس کے سوا اور کیا ہوگا کہ ایک نہ ایک دن ٹڈیوں کی نسل فنا ہو جائے گی اور قیامت کی ایک نشانی معرض وجود میں آجائے گی (واللہ تعالیٰ اعلم)

حُروفِ قُرآن کا مٹنا

حدیث ۲۴

عَن حُذَیفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی عَلَیہِ وَسَلَّمْ یَسرِیُ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ لَیلٌ فَیُصبِحُ النَّاسُ وَلَیسَ مِنہُ اٰیَۃٌ وَلاَ حَرفٌ فِی جَوْفٍ اِلاَّ نُسِخَتْ (حجۃ اللہ ج ۲ ص ۷۸۴ بحوالہ ابن ماجہ ص ۳۰۳)

ترجمہ :۔ حضرت حُذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قُرآن پر ایک ایسی رات گزرے گی کہ لوگ صبح کریں گے تو ہر جگہ سے قُرآن کی آیت اور حُروف مٹا دیئے گئے ہوں گے!

تشریح :۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت سے پہلے ایک ایسی رات آئے گی۔ کہ اچانک قُرآنِ پاک کی آیتیں اور حُروف قُرآنِ مجید کی جلدوں سے بھی اور حافظوں کے سینے سے بھی مٹ جائیں گے۔ چنانچہ ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے۔ کہ قیامت نہیں آئے گی

Marfat.com

یہاں تک کہ قرآنِ مجید جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ کر چلا جائے گا اور عرش کے گرد شہد کی مکھی کی طرح آواز کرے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھے کیا ہو گیا ہے؟ تو قرآن کہے گا کہ میں تیرے پاس سے نکلا تھا اور اب تیرے پاس لوٹ کر چلا آیا ہوں کیونکہ لوگ میری تلاوت تو کرتے ہیں مگر میرے احکام پر عمل نہیں کرتے۔ (حجۃ اللہ ج ۲ ص ۷ ۸۴)

تبصرہ :۔ ابھی تک قیامت کی اس نشانی کا ظہور نہیں ہوا ہے۔ یہ بالکل ہی قربِ قیامت میں ہوگا۔

خونریزی کی کثرت

حدیث ۲۵

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ لَا تَقُوْمُ السَّاعَتُہ حَتّٰی یَکْثُرَ الْھَرَجُ قَالُوْ اوَمَا الْھَرَجُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ قَالَ اَلْقَتْلُ اَلْقَتْلُ (مسلم ج ۲ ص ۳۹۰ کتاب الفتن)

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ ھَرَج بہت زیادہ بڑھ جائے گا تو لوگوں نے کہا کہ ہَرج کیا چیز ہے؟ یا رَسُولَ اللہ ﷺ تو آپ نے فرمایا قتل قتل۔

تبصرہ :۔ قتل اور خوں ریزی کی کثرت تمام دنیا میں بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور روزانہ اس کی تعداد میں اضافہ ہی ہوتا جاتا ہے لہذا قیامت کی یہ نشانی ظہور پذیر ہو چکی ہے (واللہ تعالیٰ اعلم)

مسجدوں میں دنیا کی باتیں

Marfat.com

حدیث ۲۶

عَنِ الْحَسَنِ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ حَدِيثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوهُمْ فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيهِمْ حَاجَةٌ (حجۃ اللہ ج۲ ص ۸۳۲ بحوالہ بیہقی)

ترجمہ:۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ ان کی مسجدوں میں ان کی دنیوی باتیں ہوں گی لہذا تم لوگ ایسے لوگوں کی صحبت میں نہ بیٹھو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

تبصرہ:۔ قیامت کی یہ نشانی پوری ہو چکی ہے کیونکہ تمام دنیا کے مسلمان اس بلا میں گرفتار ہیں کہ چند منٹوں کیلئے لوگ مسجدوں میں نماز کیلئے آتے ہیں تو خواہ مخواہ دنیا کی باتیں اور دھندے روزگار کی باتوں کا تذکرہ کرنے لگتے ہیں۔ حضورِ اکرم ﷺ نے اپنی امت کو یہ حکم فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کے پاس نہ بیٹھیں بلکہ ان لوگوں سے دور رہیں۔

تیس مدعیانِ نبوت

حدیث ۲۷

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عنقریب میری اُمت میں تیس جھوٹے ہوں گے۔ جن میں ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبین ہوں "میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے" اور ہمیشہ میری امت میں سے ایک جماعت حق پر رہے گی جو غالب رہے گی ان کے مخالفین ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں کے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) آجائے گا (اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے)

Marfat.com

(مشکوۃ ج ۲ ص ۴۶۵)

تبصرہ :۔ اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت سے پہلے تیس آدمی نبوت کا دعویٰ کریں گے لیکن امام احمد کی ایک روایت میں ہے کہ ستائیس آدمی نُبوت کا دعویٰ کریں گے اور طبرانی کی روایت میں یہ ہے کہ ستر کذاب ہوں گے۔ (حجتہ اللہ علی العالمین ص ۸۲۴)

ان روایتوں میں تطبیق کی ایک صورت تو یہ ہے کہ ستر کی تعداد میں ستائیس اور تیس دونوں داخل ہیں اس لئے کسی میں ستائیس کا ذکر آیا ہے اور کسی میں تیس کا اور کسی روایت میں پورے ستر کی تعداد مذکورہ ہوگئی۔

دوسری صورت تطبیق کی یہ بھی ہوسکتی ہے کہ کُل کذابوں کی تعداد تو ستر ہوگی جن میں سے ستائیس یا تیس تو نُبوت کا دعویٰ کریں گے۔باقی اِمام یا مَہدی ہونے کا دعویٰ کریں گے۔اور تطبیق کی ایک تیسری صورت یہ بھی ہے کہ ان گنتیوں کو تعداد و تحدید کیلئے نہ مانا جائے بلکہ اِن گنتیوں کو تکثیر اور بیانِ کثرت کیلئے مانا جائے یعنی حُضُور ﷺ کی ان گنتیوں سے یہ مُراد ہے کہ بہت سے لوگ نُبوت کا دعویٰ کریں گے۔

جیسے اُردو کے محاورے میں بولا جاتا ہے کہ "میں نے پچاس مرتبہ تم کو سمجھایا" تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ میں نے گن کر پورے پچاس مرتبہ سمجھایا بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مِیں نے بہت زیادہ مرتبہ تم کو سمجھایا تو اِسی طرح حُضُور ﷺ نے فرمایا کہ ستائیس آدمی یا تیس آدمی یا ستر ۷۰ آدمی نُبوت کا دعویٰ کریں گے اس کا مطلب یہ ہوا کہ نُبوت کا دعویٰ کرنے والے کذاب بہت زیادہ ہوں گے چنانچہ زمانۂ اقدس کے وقت سے آج تک نُبوت کا دعویٰ کرنے والے کذابوں کا شُمار کیا جائے۔ تو ان بد نصیبوں اور بید ینوں کی تعداد تیس سے کہیں زیادہ ہو چکی ہے بہر حال قیامت کی اس نشانی کا ظہور ہو چکا ہے۔

(واللہ تعالیٰ اعلم)

Marfat.com

کعبہ کو ڈھانے والا

حدیث ۲۸

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یُخَرِّبُ الْکَعْبَۃَ ذُوالسُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَۃِ

(مسلم ج ۲ ص ۳۹۴ کتاب الفتن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رَسُوْلُ اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو پتلی پتلی پنڈلیوں والا حبشہ کا ایک آدمی کعبہ کو برباد کرے گا۔

تبصرہ :۔ علامتِ قیامت کی اس پیش گوئی کا مصداق اب تک ظہور میں نہیں آیا ہے اور اس بارے میں اختلاف ہے کہ یہ انتہائی ہولناک واقعہ کب اور کس زمانے میں وقوع پذیر ہوگا حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس لوگ فریاد لے کر آئیں گے تو آپ آٹھ نو آدمیوں کی ایک جماعت کو تفتیش کیلئے مکہ شریف روانہ فرمائیں گے اور کعبہ کے برباد ہونے سے پہلے یاجوج وماجوج کی ہلاکت کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے لوگ حج اور عمرہ ادا کر چکے ہوں گے (واللہ تعالیٰ اعلم)

(حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۴۳)

29 آدمی قبر کے اُوپر لوٹے گا

حدیث ۲۹

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَذْہَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَی الْقَبْرِ فَیَتَمَرَّغُ عَلَیْہِ وَ یَقُوْلُ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَکَانَ صَاحِبِ ہٰذَا الْقَبْرِ وَلَیْسَ بِہٖ

Marfat.com

الدِّیْنُ اِلاَّ لْبَلاَ ءُ۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۹ اشراط الساعۃ)

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قُدرت میں میری جان ہے کہ یہ دنیا ختم نہیں ہو گی یہاں تک کہ آدمی قبر پر یہ کہتے ہوئے لوٹتا ہو گا کہ کاش میں اِس قبر والے کی جگہ ہو تا اور اس کے پاس مصیبت کے سوا دین نہیں ہوگا۔

تشریح :۔ یہ حدیث مسلم میں بھی ہے اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب قیامت قریب ہو جائے گی تو قسم قسم کے فتنوں کی وجہ سے ایسے ایسے مصائب اور تکالیف کے طوفان مومن پر آئیں گے کہ دین قائم رہنا اتنا ہی مشکل ہو جائے گا جتنا کہ آگ کا انگارہ ہاتھ میں اٹھائے رہنا اس قسم کی بلاؤں میں بہت سے مومنین کا دین برباد ہو جائے گا۔ اور آدمی رنج و غم و قلق سے بلبلا کر قبرستان جائے گا اور کسی قبر پر سر ٹپک ٹپک کر لوٹے گا اور یہ کہے گا کاش میں اس بُرے وقت سے پہلے ہی مر گیا ہو تا اور اس قبر والے کی بجائے میں اس قبر میں دفن ہو گیا ہو تا تو میں ان مصیبتوں اور بلاؤں سے بچ گیا ہو تا اور میرا دین و ایمان بھی سلامت رہ گیا ہو تا

تبصرہ :۔ ابھی یہ وقت تو نہیں آیا ہے کہ آدمی موت کو اپنی زندگی پر ترجیح دے کر قبروں پر لوٹتا پھرے۔ مگر یہ منزل تو آگئی ہے کہ دیندار مسلمان زمانہ حال کے الحاد سے بے دینی، اور دین و مذہب کی تحقیر و تذلیل اور عوام کے اسلام دشمن معاشرہ سے بیزار ہو کر قبر والوں پر رشک کرنے لگا ہے اور بعض دیندار مسلمانوں کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ جو لوگ ایمان کے ساتھ اس دنیا سے چلے گئے تو وہ ہم سے اچھے رہے۔ کیونکہ وہ لوگ اس دور کی ملحدانہ روش، اور دین و مذہب کی توہین و تذلیل کے جان سوز مناظر دیکھنے سے بچ گئے گویا یہ کہا جا سکتا ہے کہ قیامت کی اس نشانی کے ظہور کا وقت قریب آن پہنچا ہے اور اس کے آثار نظر آنے لگے اور اگر دین و مذہب سے عام بیزاری مسلم معاشرہ کی ایمان سوز خرابیوں کا یہی حال

Marfat.com

رہا تو رفتہ رفتہ چند برسوں میں قیامت کی یہ نشانی بھی اس طرح نظر آنے لگی جس طرح کھلے آسمان میں رات کے وقت چاند تارے نظر آیا کرتے ہیں۔(واللہ تعالیٰ اعلم)

لٹھ باز بادشاہ

حدیث : 30

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَان یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاہُ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۶ باب الملاحم)

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ قحطان سے ایک آدمی ایسا نکلے گا جو تمام انسانوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔

تشریح :۔ "قحطان یا تو یمنی اقوام کے مورثِ اعلیٰ کا نام ہے یا یمنی قبائل میں سے ایک قبیلہ کا نام ہے بہر حال اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ خاندانِ قحطان کا ایک بادشاہ ہوگا جو اپنی لاٹھی کے زور سے لوگوں پر اس طرح حکومت کرے گا۔ جس طرح کوئی آدمی اپنی لاٹھی سے جانوروں کو جہاں اور جدھر چاہتا ہے ہانک کر لے جایا کرتا ہے اور کوئی جانور سرتابی نہیں کر سکتا اسی طرح یہ ظالم بادشاہ امیر و غریب اور شریف و رذیل سب کو اپنی ایک ہی لاٹھی سے ہانکے گا۔ اس کی لاٹھی کے ڈر سے کوئی شخص چوں و چرا کرنے کی مجال نہ رکھے گا۔ جب تک یہ بادشاہ نہ ہوگا قیامت نہیں آئے گی۔

بعض محدثین نے فرمایا کہ بادشاہ کسی عرب کا آزاد کردہ غلام ہوگا اور اس کا نام جھجاہ ہوگا (مرقاۃ ج ۵ ص ۱۵۷)

تبصرہ :۔ تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ بہت سے اس قسم کے ظالم بادشاہ عرب میں

Marfat.com

پیدا ہو چکے۔ لیکن جہجاہ نام والا جہاں تک مجھ کم علم کی معلومات ہے۔ عرب میں اب تک کوئی بادشاہ نہیں ہوا ہے اس لیے میرے علم میں قیامت کی یہ نشانی ابھی عالمِ وجود میں نہیں آئی ہے (واللہ تعالیٰ اعلم)

فتح بیت المقدس

حدیث ۳۱

حضرت عوف بن مالک کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنگِ تبوک میں آیا اس وقت آپ چمڑے کے خیمہ میں تھے۔ تو آپ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے تم چھ (نشانیوں) کو گن لو (۱)۔ میری وفات (2)۔ پھر بیت المقدس کی فتح (3)۔ پھر ایک وبا (طاعون تم کو پکڑے گی جو بکریوں کی گلٹی کی بیماری کی طرح ہو گی (4)۔ پھر مال کی اس قدر زیادتی ہو گی کہ کسی آدمی کو ایک سو دینار دیئے جائیں گے پھر بھی وہ (اس کو کم سمجھ کر) ناراض ہی رہے گا (5)۔ پھر ایک ایسا فتنہ ہو گا جو عرب کے ہر گھر میں داخل ہو جائے گا (6)۔ پھر تمہارے اور رومیوں کے درمیان ایک صلح ہو گی مگر رومی کفار بد عہدی کریں گے اور اتنا بڑا لشکر لے کر تم پر حملہ آور ہوں گے کہ اس لشکر میں اسی ۸۰ جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ بارہ ہزار فوجیں ہوں گی (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۶۶ ۴ باب الملاحم)

تبصرہ:۔ قیامت کی یہ نشانیاں تقریباً سبھی ظاہر ہو چکی ہیں۔

پہلی نشانی:۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس عالمِ دنیا سے عالمِ آخرت کا سفر فرمانا یہ ۱۱ھ میں ہو چکا۔

دوسری نشانی:۔ بیت المقدس کا فتح ہونا یہ امیر المومنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں واقع ہوا۔

تیسری نشانی:۔ طاعون کی وبا یہ علامت بھی حضرت امیر المومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ

Marfat.com

عنہ کی خلافت کے ایام میں ظہور پذیر ہوئی زمانہ اسلام میں یہ سب سے پہلا طاعون ہے اس وبا میں تین دن کے اندر اندر ستر ہزار آدمی مر گئے چونکہ اس وقت اسلامی لشکروں کا پڑاؤ بیت المقدس کے قریب ایک گاؤں عمواس میں تھا۔ اس لئے تاریخوں میں اس وبا کا نام طاعون عمواس پڑ گیا۔

طاعون :۔ ایک وبائی بیماری ہے جس کو انگریزی میں "پلیگ" کہتے ہیں اس بیماری میں شدید بخار آتا ہے اور گردن یا بغلوں یا رانوں کی جڑوں میں کبوتر کے انڈے کے برابر گلٹیاں نکلتی ہیں۔ جس مین ناقابلِ برداشت درد کے ساتھ سخت جلن ہوتی ہے اِس مرض میں بہت جلد آدمی مر جاتا ہے اور بہت کم لوگ اس بیماری سے شفایاب ہوتے ہیں پہلے ہندوستان میں تقریباً ہر سال یہ وبا آتی تھی مگر چالیس برس سے یہ وباء نہیں آئی ہے۔

چوتھی نشانی :۔ یعنی مال و دولت کی کثرت و فراوانی۔ اس نشانی کا ظہور تاریخِ اسلام میں سب سے پہلے حضرت امیر المومنین عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوا اور اس کے بعد برابر ہی مالداری کی کثرت میں زیادتی ہی ہوتی گئی۔ اور ہوتی جارہی ہے یہاں تک علامہ مُلا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہمارے زمانے میں تو اس قدر مال و دولت کی کثرت ہوگئی ہے کہ ایک ہزار دینار کو بھی لوگ قلیل و حقیر ہی رقم شُمار کرتے ہیں اور اس کی کوئی قدر نہیں کرتے (مرقاۃ ج ا ص ۱۵۸)

پانچویں نشانی :۔ عرب کا فتنہ اِس سے مراد امیر المومنین حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت اور اس کے بعد کی لڑائیاں ہیں جن کے اثرات سے عرب کا ہر ہر گھر متاثر ہوا اور اس خانہ جنگی میں مسلمانوں کو بے شُمار جانی و مالی نقصان ہوا، اور چند دنوں کیلئے اسلامی فتوحات کا دروازہ بند ہوگیا۔ (مرقاۃ ج ۵ ص ۱۵۸)

چھٹی نشانی :۔ رومیوں سے صلح اور پھر ان لوگوں کی بد عہدی اس نشانی کا ظہور خلافت

Marfat.com

راشدہ کے بعد خصوصاً خلافتِ عباسیہ کے دور میں بار بار ہوا اور بار بار رومیوں نے بڑے بڑے عظیم لشکروں کے ساتھ مُسلم حکومتوں پر یلغار کی اور آئندہ بھی اس قسم کے حملے مسلمانوں پر ہوتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور حضرت امام مہدی کے ظہور کے بعد کُفار ہمیشہ کیلئے مَغلوب ہو جائیں گے اور ہر طرف اِسلام کا بول بالا رہے گا۔ ان شاء اللہ (واللہ تعالیٰ اعلم)

عرب میں دوبارہ بُت پرستی

حدیث ۳۲

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ لاَ تَقُوْمُ السَّاعَتُہ حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلْیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰی ذِی الْخَلَصَتِہٖ وَذُو الْخَلَصَۃِ طَاغِیَۃُ دَوْسٍ کَانُوْ یَعْبُدُ وْنَھَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ

(بخاری ج ۲ ص ۱۰۵۴ باب تغیر الزمان)

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رَسُولُ اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہو گی۔ یہاں تک کہ قبیلہ دَوْس کی عورتوں کے سُرین (طواف کرتے ہوئے ذُوالخَلَصہ قبیلہ پر ہلیں گے اور ذُوالخَلَصہ دَوْس کا ایک بت تھا۔ جس کو وہ لوگ زمانہ جاہلیت میں پوجتے تھے۔

تبصرہ :۔ اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ قُربِ قیامت میں عرب کے ایک قبیلہ دُوس کے لوگ بتوں کا طواف اور اُن کی پَرستش کرنے لگیں گے۔ ابھی تک یہ نشانی ظاہر نہیں ہوئی ہے اور عرب میں کہیں بھی اب تک بت پرستی نہیں ہو رہی ہے۔

چار فتوحات

Marfat.com

حدیث ۳۳

حضرت نافع بن عُتبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسُولُ اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم مسلمان جزیرۃُالعرب سے جنگ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو فتح عطا فرمائے گا۔ پھر تم لوگ فارس سے جنگ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو مفتوح بنادے گا۔ پھر دجال سے تم لوگوں کی جنگ ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کے مقابلہ میں بھی تم کو فتح دے گا (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۶ باب الملاحم)

تبصرہ :۔ قیامت سے پہلے ہونے والی مذکورہ بالا چاروں لڑائیوں میں سے صرف آخری جنگ ابھی نہیں ہوئی باقی تینوں لڑائیاں امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہو چکیں اور رسُولُ اللہ ﷺ کا فرمانِ بشارت ظاہر ہو چکا کہ ان لڑائیوں میں مسلمانوں کو فتحِ مُبین حاصل ہوئی۔

جوتے کا فیتہ بولے گا

حدیث ۳۴

حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسُولُ اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اُس ذات کی قسم جس کے قبضہء قُدرت میں میری جان ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ درندے، جانور انسانوں سے گفتگو کریں گے۔ اور آدمی سے اُس کا کوڑا باتیں کرے گا اور اس کے جوتے کا تسمہ کلام کرے گا۔ اور آدمی کو اس کی ران ان معاملات کی خبر دے گی جن کو اس کی بیوی نے اس کے پیچھے کیا ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۷۱ اشراط الساعۃ)

تبصرہ :۔ قُربِ قیامت کی یہ ہولناک نشانیاں ابھی تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں لیکن ہر مومن کو اس پر ایمان اور یقین رکھنا ضروری ہے کہ فرمانِ رسالت کے بموجب یہ نشانیاں عنقریب ظاہر ہو کر رہیں گی جیسا کہ دوسری نشانیاں جن کو پہلے سوچ بھی نہیں سکتے تھے وہ علی

Marfat.com

الاعلان کچھ ظہور میں آچکیں کچھ ظاہر ہو رہی ہیں۔

بصرہ کے بندر ہونے والے

حدیث ۳۵

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے انس! لوگ بہت سے شہروں کو بسائیں گے اور ان شہروں میں سے ایک شہر کو بصرہ کہا جائے گا اگر تو اس شہر کے پاس سے گزرے یا اس میں داخل ہو تو اس شہر کی نمکین زمین اور ندی کے ساحل اور کھجوروں کے باغات اور بازاروں سے اور اس شہر کے اُمراء کے دروازں سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا اور بصرہ کی ان زمینوں کو لازم پکڑنا جو "ضواحی" کہلاتی ہیں کیونکہ بصرہ میں زمین کا دھنس جانا اور پتھراؤ اور زلزلہ ہوگا اور ایک قوم رات کو سوئے گی اور صبح کو اُٹھے گی تو بندر اور سُور ہو جائے گی۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۸)

تشریح :۔ بصرہ عراق کا بہت مشہور اور تاریخی شہر ہے "ضواحی" وہ ریتلی زمین جو سورج کی روشنی میں چمکتی اور دُور سے صاف نظر آتی ہے۔ اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس امت میں بھی کچھ لوگوں کی صورتیں مسخ ہوں گی اور یہ جو مشہور ہے کہ حُضُور ﷺ کی اُمت کے لوگ مسخ نہیں کیئے جائیں گے اس سے مراد یہ ہے کہ اس امت میں مسخ عام نہیں ہوگا کہ بنی اسرائیل کی طرح پوری پوری بستیاں مسخ کردی جائیں۔ مگر مسخِ خاص یعنی خاص خاص چند افراد کا مسخ تو اس امت میں بھی ہوگا۔ جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے چنانچہ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ فرقہ قدریہ میں سے کچھ لوگ مسخ کئے جائینگے ممکن ہے کہ بصرہ میں کچھ لوگ فرقہ قدریہ کے آباد ہوگئے ہوں جنکو قہرِ خداوندی مسخ کر کے بندر اور سُور بنادے گا۔ (اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۳۰۸)

Marfat.com

مسخ کے تین واقعات

۱۔ مصر کے فاطمی دورِ حکومت میں ہر عاشورہ (دسویں محرم) کے دن رافضیوں کا ایک گروہ مدینۂ منورہ کے قبرستان جنۃُ البقیع میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قُبّہ مبارک کے اندر جمع ہو کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ ناگہاں ایک سائل اُس قُبّہ میں داخل ہوا۔ اور یہ کہا کہ کون ہے جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مَحبت میں مجھے کھانا کھلا دے؟ ایک بوڑھے خبیث نے اُس سائل کو اپنے گھر لے جا کر سائل کی زَبان کاٹ ڈالی اور اُس کے ہاتھ پر رکھ کر کہا کہ لے 'یہ ہے ابو بکر کی مَحبت کا بدلہ' سائل اپنی زَبان کو ہاتھ میں لئے مسجدِ نبوی کے دروازے پر بیٹھ کر رونے لگا اور روتے روتے سو گیا۔ خواب میں حُضُورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضراتِ شیخین رضی اللہ عنہم کی زیارت سے مُشرف ہوا۔ پھر یہ دیکھا کہ حُضُور علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ اِس شخص کی زَبان اِس کے مُنّہ میں رکھ دو۔ چنانچہ انہوں نے رکھ دی اِس کے بعد سائل بیدار ہوا تو اُس کی زبان اُس کے مُنّہ میں بدستور سابق تھی اور کوئی تکلیف بھی نہیں تھی۔ پھر سائل نے سال بھر کے بعد عاشورہ کے دن اسی قبہ میں جا کر کھانے کا سُوال کیا تو ایک نوجوان اُس کو اپنے گھر لے گیا اور سائل کو کھلا پلا کر اُس کا بہت زیادہ اعزاز کیا۔ سائل نے تعجب کے ساتھ پوچھا کہ گزشتہ سال جب اِس نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لے کر کھانے کا سُوال کیا تھا تو میری زَبان کاٹی گئی تھی اور اِمسال میرا اس قدر اعزاز کیا جا رہا ہے۔ آخر اِس کا سبب کیا ہے؟ جوان نے کہا کہ اے شخص جس نے تیری زبان کاٹی تھی وہ میرا باپ تھا تیری زَبان کاٹتے ہی اللہ تعالیٰ نے اُس کو مسخ کر کے بندر بنا دیا۔ چنانچہ دروازے کا پردہ ہٹا کر اُس جوان نے سائل کو دکھا دیا کہ گھر میں ایک بندر بندھا ہوا بیٹھا ہے اس کے بعد جوان نے سائل سے کہا تم نے جو دیکھا اس

Marfat.com

کو لوگوں سے چھپانا اور یہ کہا کہ اس کا انجام دیکھ کر ہم لوگوں نے رافضی مذہب سے توبہ کر لی ہے۔

اس واقعہ کو علامہ سمہودی نے اپنی کتاب زواجر میں اور علامہ ابن حجر نے اپنی کتاب الصواعق المحرقہ میں ذکر کیا ہے ان دونوں کے علاوہ علامہ قسطلانی نے بھی اس وقعہ کو تحریر کیا ہے۔

(حجتہ اللہ علی العالمین ص ۸۲۷ جلد ثانی)

۲۔ گُستاخِ صحابہ کی قبر میں سُور :۔ اسی طرح زوجرا میں لکھا ہے کہ حلب میں ایک آدمی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیا کرتا تھا جب وہ مر گیا تو شہر کے چند نوجوانوں نے اُس کی قبر کھود کر دیکھا تو قبر میں ایک سُور پڑا ہوا تھا نوجوانوں نے اُس کو گھسیٹ کر قبر سے نکالا اور اُس کو آگ میں جلا ڈالا

(حجتہ اللہ علی العالمین ص ۸۲۷ ج ثانی)

۳۔ چہرہ خنزیر کی شکل کا ہو گیا :۔ حلب میں ایک مسلمان نماز پڑھ رہا تھا ایک آدمی اس سے کھلواڑ کرنے لگا مگر اس مسلمان نے نماز نہیں توڑی اور نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ نماز پوری کر لی اور جیسے ہی اس نے سلام پھیرا فوراً ہی کھلواڑ کرنے والے کا چہرہ خنزیر کی شکل کا ہو گیا اور وہ جنگل کی طرف بھاگتا ہوا چلا گیا (حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۲۷)

تبصرہ :۔ قیامت کی اس نشانی کا بصرہ میں ابھی تک ظہور نہیں ہوا ہے (واللہ تعالیٰ اعلم)

پتھروں کی بارش

حدیث ۳۶

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَّ مَسْخٌ وَقَذْفٌ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلُ

Marfat.com

اللّٰہِ اَنُھلَکُ وَفِیْنَا الصَّا لِحُوْ نُ قَالَ نَعَم اِذَ ظَھَرَ الْخُبُثُ

(ترمذی ج۲ ص ۴۱)

ترجمہ :۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رَسُولُ اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس امت کے پچھلے لوگوں میں زمین کا دھنس جانا اور مسخ ہو جانا اور پتھراؤ ہو گا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یَارَسُولَ اللہ ﷺ کیا ہم لوگ ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ حالانکہ ہم لوگوں میں سے بہت سے صالحین بھی ہوں گے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ہاں جب علانیہ بدکاری ہونے لگے گی۔

تشریح :۔ مسخ کی طرح اس امت میں گناہوں اور بداعمالیوں کی نحوستوں سے خسف (زمین میں دھنسنا) اور قذف (پتھر برسنا) بھی ہو گا۔

چند خسف

۱۔ ۳۰۸ھ میں مغرب اقصیٰ کے تیرہ گاؤں زمین میں دھنس گئے ۲۔ ۳۴۶ھ میں مطیع کے دورِ خلافت میں اتنا بڑا زلزلہ آیا کہ شہر طالقان زمین میں دھنس گیا۔ اور ہزاروں شہریوں کی تعداد میں سے بہ مُشکل کُل تیس آدمی زندہ بچ سکے اور اس زلزلہ میں ایران کی ایک سو پچاس بستیاں زمین نیں دھنس گئیں۔ اور اس کا اثر حلوان تک پہنچا کہ آدھے شہر سے زیادہ حصہ زمین میں چلا گیا اور زمین اس طرح پھٹ گی کہ قبروں سے مُردے باہر نکل گئے اور پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور ایران میں ایک پہاڑ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور ایک گاؤں آدھے دن زمین اور آسمان کے درمیان مُعلق رہا۔ پھر پورے شہر والوں سمیت زمین میں دھنس گیا جیسا کہ علامہ جلال الدین سیوطی نے علامہ ابن جوزی سے نقل کیا ہے۔

۳۔ اسی طرح ۵۳۲ھ میں بصریٰ کا ایک گاؤں زمین کے اندر غائب ہو گیا ۴۔ اسی طرح ۵۳۳ھ میں بحیرہ شہر زمین کے اندر چلا گیا اور شہر کی جگہ سیاہ پانی کا تالاب بن گیا

Marfat.com

۵۔ اسی طرح آذربائجان کے اطراف میں چھے گاؤں زمین کے اندر دھنس گئے۔ علامہ برزنجی کا بیان ہے کہ یہ واقعہ ہمارے زمانہ میں ہوا۔ (حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۲۵،۸۲۶)

چند قذف

علامہ جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخُلفاء میں لکھا ہے کہ ۲۸۵ھ میں بصرہ کے قریب ایک گاؤں میں کالے اور سفید رنگ کے پتھروں کی بارش ہوئی تھی۔

۲۔ ۲۴۲ھ میں سویدا گاؤں میں اتنے بڑے بڑے پتھر برسے کہ لوگوں نے ایک پتھر وزن کیا تو وہ دس رطل (پانچ سیر) وزن کا تھا ۳۔ علامہ برزنجی کا بیان ہے کہ تخمیناً ۱۰۶۰ھ میں کردستان کے اندر ہیزان اور کفران دونوں شہروں کے درمیان انڈے کے برابر کالے پتھروں کی بارش ہوئی اور اس پتھراؤ کی آواز ایک دن کی مسافت کی دوری پر رہنے والوں نے سنی (حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۲۸)

پورا لشکر زمین کے اندر

حدیث ۳۷

حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک لشکر جنگ کیلئے بیتُ اللہ کا قصد کرے گا یہاں تک کہ یہ لشکر مقامِ بیداء کی زمین میں پہنچے گا تو اس لشکر کا درمیانی حصہ زمین میں دھنس جائے گا۔ پھر اگلا حصہ پچھلے حصہ کو پکارے گا تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اور ایک بجز شخص کے جو لشکر سے الگ چلتا ہوگا کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔ اور یہی شخص ان لوگوں کے بارے میں خبر دے گا یہ سن کر ایک شخص نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تو نے حضرت حفصہ پر جھوٹ نہیں بولا ہے۔ اور میں شہادت

Marfat.com

دیتا ہوں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ پر جھوٹ نہیں بولی ہیں

(مسلم ج ۲ ص ۳۸۰ کتاب الفتن)

تبصرہ :۔ قیامت کی یہ نشانی ابھی تک وجود میں نہیں آئی ۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

مسجد العشار کے شہداء

حدیث ۳۸

صالح بن درہم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حج کیلئے جا رہے تھے تو نا گہاں ایک آدمی (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) کھڑے ملے انھوں نے ہم سے فرمایا کہ تمھارے پہلو میں ایک گاؤں ہے جس کو اُبُلّہ کہتے ہیں ہم لوگوں نے کہا جی ہاں تو انھوں نے فرمایا کہ تم میں سے کون اس بات کی ذمہ داری لیتا ہے کہ وہ مسجد العشار میں دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھے اور یہ کہے کہ اس کا ثواب ابو ہریرہ کیلئے ہے۔

میں نے اپنے آقا ﷺ سے سُنا ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مسجد العشار سے ایسے شہیدوں کو اٹھائے گا کہ ان کے سوا کوئی بھی (قیامت کے دن شہداء بدر کی صف میں نہیں کھڑا ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۸ باب الملاحم)

تبصرہ :۔ اس حدیث میں سے چند مسائل ثابت ہوتے ہیں

۱۔ مقدس مقامات میں عبادت کرنے کا ثواب بہت زیادہ فضیلت رکھتا ہے ۲۔ عبادات مالیہ کی طرح نماز و روزہ وغیرہ بدنی عبادتوں کا ثواب بھی بذریعہ فاتحہ زندوں اور مُردوں کو پہنچانا صحابۂ کرام کا طریقہ ہے۔

۳۔ کسی شخص سے اپنے لئے فاتحہ اور ایصالِ ثواب کی فرمائش جائز اور درست ہے۔ مسجد العشار کے یہ شہداءِ کرام قیامت سے پہلے کب شہادت سے سرفراز ہوں گے یا شہید ہو چکے۔ کچھ

Marfat.com

معلوم نہیں ہو سکا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

یہودیوں کا قتل عام

حدیث ۳۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ کریں گے اور ان یہودیوں کو مسلمان قتل کریں گے۔ یہاں تک کہ کوئی یہودی کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپے گا تو وہ پتھر اور درخت پکارے گا کہ اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے ایک یہودی ہے تو آجا! اور اس کو قتل کر ڈال بجز ایک غَرقَد کے درخت کے کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۶)

تشریح :۔ اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اس قتل عام میں یہودیوں کو کہیں بھی پناہ نہیں مل گی ہاں صرف ایک درخت جس کا نام "غرقد" ہے اس کی آڑ میں یہودیوں کو پناہ مل سکے گی حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ غَرقَد ایک خاردار جنگلی درخت ہے۔ اور اس درخت کو یہودیوں سے کیا مناسبت اور کون سا خاص تعلق ہے اس کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم) کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۱۵۷)

تبصرہ :۔ قیامت کی یہ نشانی ابھی تک ظاہر نہیں ہوئی ہے بلکہ بعض روایتوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ دجال سے نکلنے کے بعد جو یہودی دجال کی فوجوں میں شامل ہو کر مسلمانون سے جنگ کریں گے۔ ان یہودیوں کا یہ حال ہو گا کہ مسلمان ان کا قتل عام کریں گے اور یہودیون کو درختِ غَرقَد کی آڑ کے سوا کہیں پناہ نہیں ملے گی (مرقاہ ج ۵ ص ۱۵۷)

Marfat.com

ایک برس ایک مہینہ کے برابر

حدیث ۴۰

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَتُه حَتّٰی یَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَکُوْنَ السَّنَۃُ کَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ کَالْجُمُعَةِ وَتَکُوْنَ الْجُمُعَةُ کَالْیَوْمِ وَیَکُوْنَ الْیَوْمُ کَالسَّاعَتِه وَ تَکُوْنَ السَّاعَةُ کَالضَّرْمَتِه بِالنَّارِ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۷۰ باب اشراط الساعۃ)

ترجمہ :۔ حضرت اَنَس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمانہ ایک دوسرے سے قریب ہو جائے گا (یعنی) ایک سال مثل ایک مہینہ کے گزر جائے گا اور ایک مہینہ مثل ایک ہفتہ اور ایک ہفتہ مثل ایک دن کے اور ایک دن مثل ایک گھنٹہ کے اور ایک گھنٹہ مثل آگ کی ایک چمک کے ہو جائے گا۔

تشریح :۔ یہ حدیث ترمذی میں بھی ہے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب قیامت قریب آجائے گی تو سال مہینہ اور دن جلدی جلدی گزر جانے لگیں گے اس کی یا تو یہ صورت ہوگی کہ زمانہ میں اس قدر بے برکتی ہو جائے گی کہ جلدی جلدی زمانہ گزر جائے گا۔ اور لوگوں کو خبر بھی نہ ہوگی کہ کتنے دن گزر گئے یا یہ صورت ہوگی کہ اس زمانے میں لوگ اس قدر قسم قسم کے شدائد و مصائب اور فتنوں کے ہنگاموں میں مشغول اور پریشان و بد حواس ہو جائیں گے کہ انھیں یہ احساس ہی نہیں ہوگا کہ کب سال گزر گیا اور میری عمر کتنی گزر گئی اور کس کام میں گزر گئی اور کون سا مہینہ آیا اور کون سا مہینہ گیا۔ کیونکہ ہر شخص کا یہ تجربہ ہے کہ سخت پریشان کن مصروفیات کی حالت میں بہت جلد وقت گزر جاتا ہے۔

تبصرہ :۔ قیامت کی اس نشانی کا ظہور بھی شروع ہو گیا۔ چنانچہ ہر شخص اس کو محسوس

Marfat.com

کرنے لگا ہے کہ دیکھتے ہی دیکھتے چٹ پٹ سال گزر جاتا ہے اور اب سال بھر میں بھی اتنا کام نہیں ہو پاتا جتنا پہلے چھ مہینے میں ہو جایا کرتا تھا (واللہ تعالیٰ اعلم)

پہاڑوں کا ٹل جانا

حدیث ۴۱

عَنْ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَتُه حَتّٰی تَزُوْلِ الْجِبَا لُ عَنْ اَمَا کِنِهَا (حجۃ اللہ ج۲ ص ۸۲۵ بحوالہ طبرانی)

ترجمہ :۔ حضرت سَمُرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ پہاڑ اپنی جگہوں سے ٹل جائیں گے۔

تبصرہ :۔ قیامت کی یہ نشانی ظاہر ہو چکی ہے کیونکہ زلزلوں میں پہاڑوں کا اپنی جگہ سے ٹل جانا بارہا واقع ہو چکا ہے چنانچہ دو واقعات تاریخوں میں مذکور ہیں۔ جو بہت ہی مستند اور مشہور ہیں جن کو علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے۔

۱۔ ۲۴۲ھ میں متوکل عباسی کے دورِ حکومت میں یمن کا ایک پہاڑ جس پر کچھ لوگوں کی کھیتیاں تھیں۔ وہ اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسرے لوگوں کے کھیتوں میں چلا گیا۔

۲۔ اسی طرح ۳۰۰ھ میں شہر دینور کا ایک پہاڑ زمین کے اندر دھنس کر بالکل غائب ہو گیا اور وہاں سے اس قدر زیادہ پانی نکل پڑا کہ بہت سی بستیاں غرق ہو گئیں۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ج ۳ ص ۸۳۵)

سُرخ آندھی

Marfat.com

حدیث ۴۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مال غنیمت کولوگ اپنی دولت اور امانت کو مال غنیمت اور زکوۃ کو تاوان بنالیں گے اور علم کو دین کے سوا کسی دوسرے مقصد سے پڑھیں گے۔ اور آدمی اپنی بیوی کا فرماں بردار اور اپنی ماں کا نافرمان ہوگا اپنے دوست کو قریب کرے گا۔ اور اپنے باپ کو دور کرے گا۔ اور مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں گی اور قبیلہ کا سرداران میں فاسق آدمی ہوگا اور قوم کا رہنما ان میں سب سے زیادہ کمینہ شخص ہوگا اور آدمی کی تعظیم اس کے شر کے خوف سے کی جائے گی اور گانے والیوں اور باجوں کا ہر طرف چرچا ہوگا اور قسم قسم کی شرابوں کو لوگ پینے لگیں گے۔ اور اس امت کے پچھلے لوگ امت کے اگلے لوگوں پر لعنت کرنے لگیں گے۔ اُس وقت تم لوگ سُرخ آندھی اور زلزلہ اور زمین کے دھنس جانے اور صورتوں کے بگڑ جانے اور پتھروں کی بارش کا انتظار کرو اور اس وقت (قیامت کی) ایک نشانیاں ایک کے بعد دوسری لگا تار اس طرح ظاہر ہونے لگیں گی جیسے موتی کی لڑی کا دھاگہ کاٹ دیا گیا ہو تو موتیوں کے دانے ایک کے بعد دوسرے لگا تار کرنے لگ جاتے ہیں (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۷۰ باب اشراط الساعۃ)

تبصرہ :۔ قیامت کی مذکورہ بالا تمام نشانیاں ظاہر ہو چکی ہیں سُرخ آندھیاں زلزلے ، زمین میں دھنسنا، صورت کا بگڑ جانا، پتھروں کی بارش۔ یہ سب نشانیاں بارہا ظاہر ہو چکی ہیں اور جس قدر قیامت قریب ہوتی جائے گی یہ نشانیاں اور ان کے سوا دوسری علامات اور نشانیاں لگا تار ظاہر ہوتی رہیں گی۔

چند رنگ کی آندھیاں

Marfat.com

۱۔ ۲۳۲ھ میں متوکل عباسی کے ابتدائی دور حکومت میں عراق کی سر زمین میں ایک ایسی گرم و سرخ آندھی آئی کہ کوفہ و بصرہ اور بغداد کی تمام کھیتیاں جل کر راکھ ہو گئیں اور ہزار وں مسافر مر گئے یہ آندھی ہمدان تک پہنچی اور وہاں کی کھیتوں کو بھی جلا ڈالا قافلوں کا چلنا، لوگوں کا بازاروں میں نکلنا بند ہو گیا، انسانوں کے سوا بے شمار حیوانات ہلاک و برباد ہو گے اور یہ آندھی مسلسل پچاس دنوں تک چلتی رہی۔

۲۔ ۲۰۸ھ میں معتضد عباسی کی حکومت میں ایک سیاہ رنگ کی آندھی آئی جس کے بعد ایک شدید زلزلہ آیا جس سے بعض شہر برباد ہو گئے۔

۳۔ ۲۳۵ھ میں ایک زرد رنگ کی آندھی آئی پھر وہ ہرے رنگ کی ہو گئی پھر بالکل کالی ہو گئی (حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۲۸)

نعرۂ تکبیر سے قلعہ فتح

حدیث ۴۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم لوگوں نے سنا ہے کہ کوئی ایسا شہر ہے جس کا ایک کنارہ خشکی میں ہے اور ایک کنارہ دریا میں ہے۔ لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہو گی یہاں تک حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اولاد میں سے ستر ۷۰ ہزار مسلمان اُس شہر میں جہاد کریں گے جب یہ لوگ اس شہر کے پاس پہنچ کر پڑاو ڈالیں گے۔ تو نہ ہتھیار سے جنگ کریں گے نہ کوئی تیر چلائیں گے صرف **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ** کہیں گے اور اس شہر کے قلعہ کا ایک کنارہ گر پڑے گا پھر دوسری مرتبہ جب **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ** کہیں گے تو دوسرا کنارہ گر پڑے گا پھر تیسری مرتبہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ** کہیں گے تو قلعہ کا پھاٹک کھل جائے گا اور یہ لوگ شہر میں داخل ہو کر مالِ غنیمت پائیں گے اور اس دوران میں کہ یہ لوگ مال

Marfat.com

غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے۔ کہ اچانک کوئی چیخ کر یہ کہے گا کہ یقین مانو دجال نکل پڑا یہ لوگ فوراً ہی ساری چیزوں کو چھوڑ کر اپنے گھروں کو واپس لوٹ جائیں گے

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۷)

تبصرہ :۔ یہ پیش گوئی ابھی پوری نہیں ہوئی غالباً امام مہدی کے ظہور کے بعد شام کے مسلمان یہ جہاد کریں گے اور یہ ان لوگوں کی کرامت ہوگی کہ نعرۂ تکبیر سے پورا قلعہ مسمار اور مفتوح ہو جائے گا اور یہ لوگ ایسے بہادر اور شیر دل مسلمان ہوں گے کہ دجال کے خروج کی خبر سن کر اس سے جنگ کرنے کیلئے اپنی بستیوں کی طرف لوٹ پڑیں گے نہ فرار کریں گے نہ مرغوب ہوں گے۔

سو میں سے ننانوے (99) مقتول

حدیث ۴۴

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ نہ میراث تقسیم کی جائے گی نہ مالِ غنیمت ملنے کی خوشی منائی جائے گی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اسلام کے بہت بڑے دشمن (کفار روم) اہلِ شام سے جنگ کرنے کیلئے جمع ہوں گے اور مسلمان بھی ان لوگوں سے لڑنے کے لئے لشکر جمع کریں گے۔ پھر اہلِ اسلام ایسی فوج کو منتخب کریں گے جو مرتے دم تک جنگ کرتی رہے گی اور اُسی وقت لوٹے جب غالب ہو جائے ورنہ مر مٹے چنانچہ یہ لوگ دشمنوں سے جنگ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ رات دونوں فوجوں کے درمیان حائل ہو جائے گی اُس وقت دونوں لشکر بغیر غالب آئے واپس چلے جائیں گے۔ اور مسلمانوں کی منتخب فوج (تقریباً) فنا ہو چکی ہوگی پھر مسلمان ایک دوسری فوج چنیں گے جو مرتے دم تک لڑتی رہے اور اُسی وقت لوٹے جب غالب ہو جائے۔ ورنہ قتل ہو جائے۔ چنانچہ یہ دوسری فوج بھی لڑتی رہے گی یہاں تک کہ رات حائل ہو

Marfat.com

جائے گی اور دونوں فوجیں بغیر غلبہ پائے واپس چلی جائیں گی۔ اور مسلمانوں کی یہ چنی ہوئی فوج (تقریبا) کٹ چکی ہوگی پھر مسلمان ایک تیسری فوج کا انتخاب کریں گے جو موت تک جنگ کرتی رہے اور اُسی وقت لوٹے جب غالب ہو جائے ورنہ مر مٹے چنانچہ یہ فوج رات تک لڑتی رہے گی پھر دونوں فوجیں بغیر غالب ہوئے لوٹ جائیں گی اور مسلمانوں کی یہ فوج بھی (تقریباً) ختم ہو چکی ہوگی یہاں تک کے چوتھا دن آئے گا جتنے مسلمان باقی بچے ہوں گے وہ سب ایک ساتھ اُٹھ کھڑے ہوں گے اور اُس وقت اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دے دے گا اور یہ ایسی شدید جنگ ہوگی کہ اس کی مثال کبھی دیکھنے میں نہ آئی ہوگی یہاں تک کہ اگر کوئی پرندہ میدانِ جنگ پر سے گزرے گا تو وہ بھی آگے نہ بڑھ سکے گا اور مر کر گر پڑے گا اس وقت جب مقتولین کی گنتی کی جائے گی تو سو آدمی ایک مورث اعلیٰ کی اولاد میں سے ہوں گے ان میں سے ایک آدمی زندہ باقی رہ گیا ہوگا تو اِس صورت میں بھلا مالِ غنیمت ملنے کی کیا خوشی ہوگی؟ اور کہاں سے میراث تقسیم ہوگی؟ ابھی یہ لوگ اسی حال میں ہوں گے۔ کہ اچانک یہ لوگ اس سے بھی بڑی جنگ کی خبر سنیں گے۔ اور کوئی چیخ کر یہ اعلان کرے گا۔ کہ دجال مسلمانوں کی غیر موجودگی میں ان کے بال بچوں پر حملہ آور ہو گیا ہے چنانچہ (یہ سن کر) یہ لوگ اپنے سارے مال واسباب کو چھوڑ کر اس طرف متوجہ ہو جائیں گے اور دس سواروں کو دشمن کی پوزیشن معلوم کرنے کیلئے بھیجیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ان سواروں اور ان کے باپوں کے نام معلوم ہیں۔ اور میں ان لوگوں کے گھوڑوں کے رنگ کو بھی جانتا پہچانتا ہوں یہ لوگ اس دن زمین کی پشت پر تمام دنیا کے سُواروں سے زیادہ بہترین اور افضل سُوار ہوں گے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۶ مسلم)

تبصرہ:۔ رومی کافروں اور شامی مسلمانوں کی جنگ تاہنوز نہیں ہوئی ہے بلکہ یہ جنگ بالکل ہی قُربِ قیامت میں ہوگی۔

Marfat.com

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی نگاہ نبوت اس جنگ کی تمام پوزیشنوں کو سینکڑوں برس پہلے دیکھ رہی تھی یہاں تک کہ سواروں کے گھوڑوں کا رنگ روپ بھی آپ کی نظروں کے سامنے تھا۔

سبحان اللہ! آپ کی چشم نبوت اور آپ کے علوم غیب کی وسعت و کثرت کا کیا کہنا! کاش حضور ﷺ کے علم غیب سے انکار کرنے والوں کیلئے یہ حدیثیں ہدایت کا سامان بن جائیں اور وہ اپنی گمراہیوں کے جہنم سے نکل کر صراطِ مستقیم کی جنت میں پہنچ جائیں مگر اس کا کیا علاج؟ کہ۔

تہید ستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل ؎ کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

فتح قسطنطنیہ

حدیث ۴۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ رومیوں کا لشکر مقام اعماق یا مقام وابق میں پڑاؤ کرے گا تو ان لوگوں کے مقابلہ کیلئے شہر (حلب یا دمشق) سے ایک لشکر نکلے گا جو اس دن اہلِ زمین کے سب سے بدترین لوگ ہوں گے۔ جب یہ لوگ صف بندی کریں گے تو رومی کہیں گے کہ (اے مسلمانوں) تم ہمارے اور ان مسلمانوں کے درمیان راستہ خالی کر دو جن لوگوں نے (جہاد کر کے) ہمارے آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔ ہم ان سے جنگ کریں گے تو مسلمان کہیں گے۔ نہیں خدا کی قسم ہم تمھارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان راستہ خالی نہیں کریں گے پھر یہ لوگ رومیوں سے جنگ کریں گے تو ایک تہائی مسلمان شکست کھا کر بھاگ جائیں گے۔ جن کی توبہ اللہ تعالیٰ کبھی قبول نہیں فرمائے گا اور ایک تہائی مسلمان قتل ہو جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام شہیدوں سے زیادہ افضل ہوں گے۔ اور ایک تہائی

Marfat.com

مسلمان فتح یاب ہوں گے یہ لوگ کبھی فتنوں میں مبتلا نہیں کئے جائیں گے۔اور یہی لوگ قُسطُنطُنیہ کو فتح کریں گے پھر اس دوران میں کہ یہ لوگ اموالِ غنیمت کو تقسیم کر رہے ہوں گے اور اپنی تلواریں زیتون کے درختوں پر لٹکائے ہوئے ہوں گے بالکل ہی ناگہاں شیطان چیخ کر اعلان کرے گا کہ مسیح دجال تمھارے پیچھے تمھارے گھر والوں پر حملہ آور ہو گیا ہے یہ سن کر لوگ اس جگہ سے نکل پڑیں گے حالانکہ یہ خبر بالکل غلط ہو گی لیکن جب یہ لوگ شام (بیت المقدس) میں پہنچیں گے تو اس وقت دجال نکلے گا یہ لوگ دجال سے جنگ کرنے کیلئے صف آرائی کر رہے ہوں گے تو اس وقت نماز کی اقامت کہی جائے گی اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان سے نُزول فرمائیں گے اور ان لوگوں کی امامت فرمائیں گے جب اللہ تعالیٰ کا دشمن (دجال) ان کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلنے لگے گا جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے اور اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو چھوڑ دیتے تو پگھل کر ہلاک ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل فرمائے گا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے نیزہ پر لگا ہوا دجال کا خون لوگوں کو دکھائیں گے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۶ باب الملاحم)

تشریح:۔اس حدیث میں مسلمان جس شہر سے نکل کر رومیوں سے جنگ کریں گے اسکے بارے میں اختلاف ہے کہ حدیث کے لفظ مِنَ الْمَدِیْنَۃَ سے کون سا شہر مراد ہے؟ تو ابن الملک کا قول ہے کہ اس سے مراد حلب ہے اور بعض شارحین حدیث نے فرمایا کہ اس سے مراد دمشق ہے اور بعض نے کہا کہ اس سے مراد مدینہ طیبہ ہے لیکن ازہار میں اس قول کو ضعیف بتایا ہے کیونکہ دوسری روایتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رومیوں سے لڑنے کے لئے نکلنے والا لشکر حضرت امام مہدی کا لشکر ہو گا اور ان دنوں مدینۂ منورہ کی آبادی ویران ہو چکی ہو گی۔ (مرقاۃ ج ۵ ص ۱۵۹)

Marfat.com

قُسطُنطُنیہ :۔ سلطنتِ روم کے شہروں میں سب سے بڑا اور نہایت مضبوط اور اہم قلعہ ہے

تبصرہ :۔ رومیوں کا یہ شہر قسطنطنیہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں پہلی مرتبہ فتح ہو چکا تھا اب دوسری مرتبہ بالکل قیامت قریب آجانے کے وقت امام مہدی کا لشکر اس شہر کو فتح کرے گا اس حدیث میں اسی دوسری فتح کا تذکرہ ہے۔

ہاتھ میں انگارہ

حدیث ۴۶

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِیْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ (ترمذی ج ۲ ص ۵۰)

ترجمہ :۔ حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ دین پر ثابت رہنے والا (مومن) مُٹھی میں انگارہ لینے والے کے مثل ہو گا۔

تشریح :۔ یعنی قُربِ قیامت میں فسق وفجور کی کثرت اور فتنوں کے طوفان اور ظالم حکومتوں اور بد دینوں کے ظلم وعُدوان کے سبب سے مومن اس قدر مصائب میں گرفتار ہو جائے گا کہ اس کیلئے اپنے دین پر قائم رہنا اتنا ہی مشکل ہو جائے گا جتنا کہ مُٹھی میں آگ کا انگارہ لینا مشکل ہوتا ہے۔

تبصرہ :۔ اس نشانی کا بھی مکمل طور پر ظہور نہیں ہوا ہے مگر اس کے آثار شروع ہو گئے ہیں خداوند کریم مومنین کے دین وایمان کی حفاظت فرمائے۔ (امین)

امام مہدی کا ظہور

Marfat.com

حدیث ۴۷

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِىْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِىْ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۷۰ باب اشراط الساعۃ)

ترجمہ :۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایک آدمی میرے اہلِ بیت میں سے عرب کا بادشاہ ہوگا اور وہ میرا ہم نام ہوگا۔

تشریح :۔ یہ حدیث ترمذی وابو داؤد میں بھی ہے اور حضرت امام مہدی کے بارے میں اس کے علاوہ بکثرت روایات وارد ہوئی ہیں آپ کا ظہور قیامت کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے پہلی نشانی ہے حضرت امام مہدی کا نام محمد، کُنیت ابو عبداللہ اور لقب جابر ہوگا اور یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے (حجۃ اللہ ج ۲ ص ۲۳۶)۔

اس میں اختلاف ہے کہ آپ حَسَنی سید ہوں گے یا حُسینی۔ اس بارے میں زیادہ ظاہر قول یہ ہے کہ آپ باپ کی طرف سے حَسَنی اور ماں کی طرف سے حُسینی ہوں گے۔

(مرقاۃ ج ۵ ص ۱۷۹)

چنانچہ اس بارے میں مندرجہ ذیل حدیث دلیل ہے کہ آپ حَسَنی سید ہوں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت حَسَن رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا کہ یقیناً میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام سید (سردار) رکھا ہے اور عنقریب اس کی پُشت سے ایک مرد پیدا ہوگا جس کا نام تمھارے نبی کے نام پر مشابہت رکھے گا لیکن جسمانی بناوٹ میں حُضور ﷺ کے مشابہ نہیں ہوگا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ قصہ ذکر فرمایا کہ وہ (امام مہدی) زمین کو عدل سے بھر دے گا۔

Marfat.com

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۷۱ باب اشراط الساعۃ)

حدیث مذکورہ بالا سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ شیعوں کا یہ قول کہ امام محمد عسکری قائم منتظر ہی مہدی موعود ہیں بالکل ہی غلط ہے کیونکہ امام محمد عسکری کے بارے میں شیعہ و سنی تمام مورخین کا اتفاق ہے کہ یہ حضرت امام حُسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں اور حُسینی سید ہیں۔ (مرقاۃ ج ۵ ص ۱۷۹)

امام مَہدی کی بیعت :۔ روایاتِ حدیث میں آیا ہے کہ جب تمام دنیا میں کفر پھیلنے لگے گا تو اس وقت تمام اولیاء اللہ بالخصوص ابدال حضرات سب جگہوں سے سمٹ کر مکۂ معظّمہ اور مدینۂ منورہ کو ہجرت کر جائیں گے کیونکہ صرف انہی دو مقامات پر اسلام رہے گا باقی ساری دنیا کفرستان بن جائے گی رَمضان شریف کا مہینہ ہو گا تمام ابدال اور اولیاء خانۂ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے اور اُسی مجمع میں حضرت امام مَہدی بھی ہوں گے اولیاء کرام ان کو پہچان کر ان سے بیعت کی درخواست کریں گے اور وہ انکار کریں گے اچانک ایک غیبی آواز سب لوگ سنیں گئے کہ یہ اللہ کا خلیفہ مَہدی ہے لہٰذا اس کی بات سُنو اور اس کا حکم مانو اس غیبی صدا کو سُن کر سب لوگ آپ کے دستِ مُبارک پر بیعت کریں گے۔ اس طرح آپ بادشاہ ن جائیں گے اور آپ سب مسلمانوں کو اپنے ہمراہ لے کر مُلکِ شام کی طرف تشریف لے جائیں گے اور کفار سے جہاد فرمائیں گے اور اپنے عدل و انصاف سے ساری دنیا کو بھر دیں گے اور روئے زمین پر ہر طرف خیر و برکت کا ظہور اور خوش حالی کا دور دورہ ہو گا۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام کا نُزول

حدیث ۴۸

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ

Marfat.com

يَنزِلُ فِيكُم ابنِ مَريَمَ حُكمًا مُقسِطًا فَيَكسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقتُلُ الخِنزِيرَوَيَضَعَ الجِزيَةَ وَيَفِيضُ المَالُ حَتّٰى لاَ يَقبَلَهُ اَحَدٌ

(ترمذی ج ۲ ص ۴۶)

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ یقیناً زمانہ قریب آگیا ہے کہ تمھارے اندر حضرت عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) نزول فرمائیں گے جو عدل کے ساتھ حکومت فرمانے والے ہوں گے وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ کو اٹھادیں گے اور (ان کے دور) میں اس قدر مال کثیر ہو جائے گا کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا۔

تشریح :۔ اس حدیث میں قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول کی خبر ہے۔

روایت ہے کہ دمشق کی جامع مسجد میں حضرت امام مہدی ہوں گے۔ اور نماز فجر کے لئے اقامت ہو چکی ہو گی کہ ناگہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی مسجد کے مشرقی منارہ پر آسمان سے نزول فرمائیں گے اور امام مہدی کے ساتھ دجال کی جنگ میں شریک ہو کر دجال کو قتل فرمائیں گے عیسائی جن صلیبوں کی پرستش کرتے ہیں آپ ان صلیبوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر توڑ ڈالیں گے۔ اور خنزیروں کو قتل کر ڈالیں گے اور کفار سے جزیہ ختم کر کے صاف اعلان فرمادیں گے کہ کفار یا تو اسلام قبول کریں یا جنگ کیلئے تیار ہو جائیں چنانچہ اس کا یہ اثر ہو گا کہ سب کفار مسلمان ہو جائیں گے اور تمام جہان میں دین صرف ایک دین اسلام ہو گا۔ چالیس برس تک اس دنیا میں رہیں گے نکاح کریں گے۔ صاحبِ اولاد بھی ہوں گے اور وفات کے بعد آپ مدینۂ منورہ میں روضۂ انور کے اندر دفن ہوں گے۔

Marfat.com

دجال کا نکلنا

حدیث ۴۹

حضرت حزیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور ہم لوگ آپس میں کچھ تذکرہ کرر ہے تھے تو ارشاد فرمایا کہ تم لوگ کس چیز کا تذکرہ کرر ہے تھے؟ ہم لوگوں نے کہا کہ ہم قیامت کا تذکرہ کرر ہے تھے! آپ نے فرمایا کہ قیامت ہرگز ہرگز قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم لوگ دس نشانیاں دیکھ لوگے پھر آپ نے (نشانیوں) کا تذکرہ فرمایا کہ۔

۱۔ دھواں ۲۔ دجال ۳۔ دَابہ ۴۔ سورج کا پچھم سے طلوع ہونا ۵۔ حضرت عیسیٰ کا نزول ۶ یاجوج ماجوج کا نکلنا ۷۔ مشرق میں زمین کا دھنسنا ۸۔ مغرب میں زمین کا دھنسنا ۹۔ جزیرۃ العرب میں زمین کا دھنسنا ۱۰۔ اور آخر میں ایک آگ جو یمن سے نکلے گی لوگوں کو محشر کی طرف ہانک دے گی۔ (مسلم ج ۲ ص ۳۹۳ کتاب الفتن)

تشریح :۔ اس حدیث میں جو دس نشانیاں مذکور ہیں ان کی مختصر تفصیل یہ ہے۔

1 دھواں :۔ قُربِ قیامت میں ایک ایسا دھواں اُٹھے گا جس سے زمین و آسمان میں ہر طرف اندھیرا ہو جائے گا۔

2 دجال :۔ یہ خبیث خدائی کا دعویٰ کرے گا اس کی پیشانی پر ک۔ف۔ر۔ یعنی کافر لکھا ہوا ہوگا جس کو ہر مسلمان پڑھ لے گا اور کافر کو نظر نہ آئے گا یہ چالیس دن مکۂ معظّمہ اور مدینۂ منورہ کے سوا تمام روئے زمین کا گشت کرے گا کیونکہ وہ اتنی تیزی کے ساتھ سفر کرے گا۔ جیسے ہوا میں اڑتا ہوا بادل۔ اسکا فتنہ بہت بڑا اور نہایت ہی شدید ہوگا ایک باغ اور ایک آگ اس کے ہمراہ ہوگی جن کا نام وہ جنت اور دوزخ رکھے گا مگر جو دیکھنے میں آگ ہوگی وہ

Marfat.com

حقیقۃً آرام کی جگہ ہوگی جو دیکھنے میں باغ ہوگا وہ حقیقت میں آگ ہوگی وہ مُردوں کو زندہ کرے گا آسمان سے پانی برسائے گا زمین سے سبزہ اُگائے گا اور طرح طرح سے لوگوں کو گمراہ کرتا پھرے گا جب وہ ساری دنیا میں پھر پھر کر ملکِ شام کی زمین میں پہنچے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی منارہ پر آسمان سے اُتریں گے وہ آپ کی خوشبو سے پانی میں نمک کی طرح پگھلنے لگے گا یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کی پیٹھ میں نیزہ مار کر اس کو قتل فرمائیں گے۔

3 دَابَّةُ الْاَرض یہ ایک جانور ہوگا جس کے ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی' عصا سے ہر مومن کی پیشانی پر ایک نُورانی نشان بنا دے گا اور انگوٹھی سے کافر کی پیشانی پر ایک سخت سیاہ دھبہ لگا دے گا اسوقت تمام مسلم و کافر علانیہ ظاہر ہوں گے یہ علامت کبھی بھی نہیں بدلے گی جو کافر ہے وہ ہرگز مسلمان نہ ہوگا اور جو مسلمان ہے وہ ہمیشہ ایمان پر قائم رہے گا۔

4 سورج کا پچھم سے طلوع کرنا :۔ قیامت کی اس نشانی کا ظہور ہوتے ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اسکے بعد کسی گناہ گار مسلمان کی توبہ قبول ہوگی نہ کسی کافر کا ایمان لانا معتبر ہوگا۔

5 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول :۔ اس کا تذکرہ گزر چکا ہے

6 یاجوج ماجوج :۔ دجال کے قتل ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم دے گا کہ وہ تمام مسلمانوں کو اپنے ساتھ کوہِ طور پر لے کر چلے جائیں کیونکہ اب ایسا گروہ نکلے گا جن سے لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں ہے چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمانوں کے کوہ طور پر چلے جانے کے بعد یاجوج ماجوج ظاہر ہوں گے یہ لوگ اس قدر کثیر تعداد میں ہوں گے کہ ان کا پہلا گروہ "بحیرہ طبریہ" پر (جس کی لمبائی دس میل ہوگی) جب

Marfat.com

گزرے گا تو یہ اس کا سارا پانی پی کر اس تالاب کو اس طرح خشک کر دے گا کہ جب ان لوگوں کا دوسرا گروہ آئے گا اور کہے گا۔ کہ کبھی یہاں پانی تھا؟ پھر یہ تمام دنیا میں قتل وغارت اور فساد برپا کریں گے۔ اور ان لوگوں کی سرکشی اس قدر بڑھ جائے گی۔ کہ یہ لوگ زمین والوں کو قتل کر کے کہیں گے کہ زمین والوں کو تو ہم قتل کر چکے۔ آؤ اب آسمان والوں کو قتل کریں یہ کہہ کر یہ لوگ آسمان کی طرف تیر چلانے لگیں گے یہ لوگ اپنی انہی شیطانی حرکتوں میں مشغول ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ہمراہیوں کے ساتھ دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی گردنوں میں ایک قسم کے کیڑے پیدا فرما دے گا جس سے وہ سب کے سب مر کر ہلاک ہو جائیں گے ان لوگوں کے مر جانے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو ساتھ لے کر پہاڑ سے اتریں گے تو یہ دیکھیں گے یہ تمام زمین ان لوگوں کی لاشوں اور بدبو سے بھری پڑی ہے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اللہ تعالیٰ ایک قسم کی چڑیوں کو بھیجے گا کہ وہ اُن کی لاشوں کو جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھینک دیں گی اور اُن لوگوں کے تیر وکمان اور دوسرے ہتھیاروں کو مسلمان سات برس تک جلاتے رہیں گے پھر اس کے بعد زوردار بارش ہو گی اور زمین اپنی برکتیں انڈیل دے گی یہاں تک کہ ایک انار کو ایک جماعت کھا کر آسودہ ہو جائے گی اور دودھ میں اس قدر برکت ہو گی کہ ایک اونٹنی کا دودھ ایک جماعت کو کافی ہو گا اور ایک گائے کا دودھ پورے قبیلہ کو اور ایک بکری کا دودھ خاندان بھر کو سیراب کر دے گا۔

قیامت کی ہوا

حدیث ۵۰

Marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَقُوْلُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارِ حَتّٰی تَعْبُدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِيْنِ الْحَقِّ اِلٰی قَوْلِهٖ وَلَوْكَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ تَامٌّ قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتُوَفِّیْ كُلُّ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَيَبْقٰی مَنْ لَّا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰی دِيْنِ اٰبَائِهِمْ (مسلم ج ۲ ص ۳۹۴)

ترجمہ :۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسُولُ اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رات اور دن ختم نہیں ہوں گے یہاں تک کہ لات وعُزیٰ کی عبادت کی جائے گی تو میں نے کہا کہ یارسُولَ اللہ ﷺ میں تو یہ گمان کرتی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی کہ

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِيْنِ الْحَقِّ (الخ)

تو یہ دین تام (ہمیشہ رہنے والا) ہے تو حُضُور ﷺ نے فرمایا کہ بے شک جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ دین ایسا ہی رہے گا لیکن پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا تو جس کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہوگا اس کی وفات ہو جائے گی۔ پھر وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں کوئی بھلائی نہیں رہے گی۔ تو وہ لوگ اپنے باپ داداؤں کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے (مسلم ج ۲ ص ۳۹۴)

تشریح :۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد جب قیامت ہونے میں صرف چالیس برس رہ جائیں گے۔ تو ایک نہایت ہی پاکیزہ اور خوشبودار ہوا چلے گی جو لوگوں کی

Marfat.com

بغلوں کے نیچے سے گزرے گی جس کا اثر یہ ہوگا کہ اس ہوا کے لگتے ہی مسلمانوں کی وفات ہو جائے گی۔ اور ساری دنیا میں کافر ہی کافر رہ جائیں گے جو اپنے باپ داداؤں کی طرح لات وعُزیٰ وغیرہ بُتوں کی پوجا کرنے لگیں گے اور انھی کافروں پر قیامت قائم ہوگی۔ حدیث مذکورہ بالا میں اُسی ہوا کا ذکر ہے جس کو ہم نے "قیامت کی ہوا" سے بیان کیا ہے

(واللہ تعالیٰ اعلم)

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

Marfat.com

۷۸۶ مدینہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

کاش! کہ میں دُنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا

نزع کی سختیوں، قبر کی ہولناکیوں، محشر کی دشواریوں اور جہنم کی خوفناک وادیوں کا تصوّر باندھ کر خوفِ خدا عزوجل سے لرزتے ہوئے اشکبار آنکھوں سے اس کلام کو پڑھیئے۔

کاش! کہ میں دُنیا میں پیدا نہ ہُوا ہوتا
قبر و حشر کا سب غم ختم ہوگیا ہوتا[1]
آہ! سلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاش! میری ماں نے ہی مجھکو نہ جنا ہوتا[2]

[1] علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں جب انسان قبر میں داخل ہوتا ہے تو وہ تمام چیزیں اُس کو ڈرانے کیلئے آجاتی ہیں جن سے وہ دُنیا میں ڈرتا تھا اور اللہ عزوجل سے نہ ڈرتا تھا۔ (شرح الصدور) حضرت سیدنا میسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر موت کی تکالیف کا ایک قطرہ تمام آسمان و زمین والوں پر ٹپکا دیا جائے تو سب مرجائیں لیکن قیامت میں ایک گھڑی کی تکلیف اِس تکلیف سے ستّر گُنا زائد ہوگی۔ (ایضاً)
امام اہلسنت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں ؎
فکرِ معاش بدبلا ہولِ معاد جانگزا!
لاکھوں بلا میں پھنسنے کو روح بدن میں آئی کیوں

[2] حضرت مولا علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے (انکساراً) فرمایا، کاش! میری ماں مجھے نہ جنتی۔ (المواعظ العصفوریۃ)

آ کے نہ پھنسا ہوتا میں لطورِ انساں کاش!

کاش! میں مدینے کا اُونٹ بن گیا ہوتا
اُونٹ بن گیا ہوتا اور عیدِ قرباں میں
کاش! دستِ آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نحر ہُوا ہوتا
کاش! میں مدینے کا کوئی دُنبہ ہوتا یا
سینگ والا چتکبرا مینڈھا بن گیا ہوتا
تار بن گیا ہوتا مُرشدی رضی اللہ عنہ کے کُرتے کا
مُرشدی رضی اللہ عنہ کے سینے کا بال بن گیا ہوتا

سے حضرتِ سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ وارضاہ حالانکہ قطعی جنتی ہیں مگر (انکساراً) فرماتے ہیں، کاش! میں کوئی دُنبہ ہوتا، مجھے خوب کھلا پلا کر فربہ کیا جاتا پھر مجھے ذبح کر دیا جاتا پھر کچھ گوشت کھا لیا جاتا اور کچھ سکھا لیا جاتا۔ (ازالۃ الخفا)

سے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کے دن دو مینڈھے سینگ والے چتکبرے خصی کیئے ہوئے ذبح فرماتے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۵ بحوالہ امام احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی رضوان اللہ علیہم اجمعین) اس حدیثِ مبارک کی روشنی میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے ذبح ہونے کا شرف پانے والے خوش نصیب مینڈھوں پر رشک کرتے ہوئے بے قرار آرزو کا اظہار کیا گیا ہے۔

Marfat.com

دو جہاں کی فکروں سے یوں نجات مل جاتی
میں مدینے کا سچ مچ کُتّا بن گیا ہوتا
کاش! ایسا ہو جاتا خاک بن کے طیبہ کی
مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں سے میں لپٹ گیا ہوتا
پھول بن گیا ہوتا گلشن مدینہ کا
کاش! اُن کے صَحرا کا خار بن گیا ہوتا
میں بجائے انساں کے کوئی پودا ہوتا یا
نخل بن کے طیبہ کے باغ میں کھڑا ہوتا

۵ے حضرتِ علامہ جامی رحمتہ اللہ علیہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوب کر اپنی بے تاب آرزو کا ذکر کتنے والہانہ انداز میں کر رہے ہیں ؎

سگت را کاش! جامیؔ نام بودے ؛ کہ آید بر زبانت گاہے گاہے

یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاش! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کُتّے کا نام جامیؔ ہوتا کہ اس بہانے کبھی کبھی میرا نام بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ اقدس پر آجاتا۔

۶ے سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ انکساراً فرماتے ہیں، کاش! میں کسی مومن کے سینے کا بال ہوتا۔ کاش! میں درخت ہوتا جو کھالیا جاتا، یا کاٹ لیا جاتا، کاش! میں سبزہ ہوتا جسے جانور کھا جاتے۔ (تاریخ الخلفا)

Marfat.com

گلشنِ مدینہ کا کاش! ہوتا میں سبزہ
یا بطورِ تنکا ہی میں وہاں پڑا ہوتا
مرغزارِ طیبہ کا کاش! ہوتا پروانہ
گردِ شمع پھر پھر کر کاش! جل گیا ہوتا
کاش! خر یا خچر یا گھوڑا بن کر آتا اور
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کھونٹے سے باندھ کر رکھا ہوتا
جاں کنی کی تکلیفیں ذبح سے ہیں بڑھ کر کاش!
مرغ بن کے طیبہ میں ذبح ہو گیا ہوتا

سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک بار زمین سے ایک تنکا اٹھا کر فرمایا، کاش! میں بھی ایک تنکا ہوتا۔ کاش! میں کچھ بھی نہ ہوتا، کاش میں پیدا ہی نہ ہوتا (ایضاً)

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں "موت دنیا و آخرت کی ہولناکیوں میں سب سے زیادہ ہولناک ہے۔ یہ آروں سے چیرنے، قینچیوں سے کاٹنے اور ہانڈیوں میں ابالنے سے بھی سخت تر ہے اگر مردہ زندہ ہو کر شدائدِ موت لوگوں پر ظاہر کر دے تو ان کی نیند اڑ جائے اور سارا عیش و آرام تلخ ہو جائے"۔ (شرح الصدور) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مرنے والے انسان کو فرشتے باندھ لیتے ہیں ورنہ تو وہ جنگلات میں بھاگتا پھرے۔ (ایضاً) سگِ مدینہ کہتا ہے بظاہر ذبح ہونے والے جانور کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ بے حد تکلیف میں ہے۔

(جاری ہے.....)

Marfat.com

آہ! کثرتِ عصیاں، ہائے! خوفِ دوزخ کا
کاش! اس جہاں کا میں نہ بشر بنا ہوتا

شور اُٹھا یہ محشر میں خُلد میں گیا عطارؔ
گر نہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم بچاتے تو نار میں گیا ہوتا

(حاشیہ کا بقیہ)

مگر آہ! انسان کی جانکنی کی تکلیفیں ذبح ہو کر تڑپنے والے جانور سے ہزار ہا گُنا زائد ہیں۔ اے کاش! بوقتِ نزع جلوۂ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہو جائے تو پھر تمام تکلیفیں ہیچ ہیں۔

Marfat.com

جہنم کی ہولناکیوں اور علاماتِ قیامت پر عبرت انگیز کتاب

جہنم کے خطرات

مع

قیامت کب آئیگی؟

شیخ الحدیث حضرت علامہ

مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ

مکتبۃ المدینہ

شہید مسجد کھارادر کراچی

2203311

2314045

Marfat.com